

از قلم: نوابزادی



انتقام ضد

انتقامِ ضد

از قلم : نوابزادی

قسط 1 تا 17

Novel ka shuroo ka hisa website se read kren

<https://primeurdunovels.com/intaqam-e-zid-by-nawabzaadi-complet-novel-download-pdf/>

ارش علی شاہ ایک بہت بڑے گھر سے تعلق رکھتے ہیں ارش علی ایک بھائی اور بہن ہیں جو ارش سے بڑی ہے اور شادی شدہ ہیں ثانیہ ارش کی بہن جس کی شادی دو مہینے پہلے ہوئی ارش کہ والد واجد علی شاہ جو سیاست میں ہے واجد علی شاہ ارش کو بھی سیاست میں لانا چاہتے تھے لیکن ارش نہ ماننا ارش کو اپنا بزنس کرنا تھا اور اب کچھ ہی سالوں میں ارش بزنس کی دنیا کا بے تاج بادشاہ بن گیا تھا ارش کے غصے کی وجہ سے سب اس ڈرتے تھے طاہرہ ارش کی والدہ جو اب بیمار رہنے لگی تھی اب کوئی کام نہیں کرتی تھی ارش نے انہیں سختی سے منع کر رکھا تھا ماجد علی شاہ واجد علی شاہ کے بڑے بھائی ان کی ایک بیٹی تھیں جو سب کی لاڈلی تھی نتاشہ سیکنڈ ایئر کی اسٹوڈنٹ تھیں۔ حاجرہ نتاشہ کے پیدائش کے وقت ہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملی تب سے نتاشہ کو ارش کی والدہ طاہرہ نے پالا طاہرہ اور واجد آپس میں کزن تھے واجد نے اپنے والد کے کہنے پر طاہرہ سے شادی کی تھی اور دونوں خوش تھے

خوشخبری رائٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

ماجد نے پسند کی شادی کی تھی حاجرہ سے ان کے جانے کے بعد اکیلے ہو گئے تھے سب نے دوسری شادی کا بہت کہا لیکن ماجد نے مانے۔۔۔۔

Nawabzaadi

ارش کہ جانے کے بعد آبی بھی چلی گئی تھی لیکن اکیڈمی نہیں گی تھی بے مقصد روڈو پر گھومتی رہی
 ارش کی باتیں یاد کر غصہ آرہا تھا آنسو بھی گال بگو رہے تھے اور اللہ سے سے شکایت بھی کر رہی تھی
 کہ اللہ کیوں غریب بنایا یہ امیر زادے ہم غریبوں کو کچھ سمجھتا ہی نہیں صرف اپنا غلام سمجھتے کیوں
 اللہ کیوں اب بس میں اپنا بدلہ لے کہ رہوں گی اور اوقات یاد کروا گئی اللہ نے سب کو ایک جیسا
 بنایا پھر بھی پتا نہیں کیوں اتنا گھمنڈ ہے سارا گھمنڈ پیسے کا میں بھی اسے روڈ پر نہ لائی میرا نام انابیہ
 نواب نہیں۔۔۔

Nawabzaadi

ارش بھی اپنے فلیٹ پہنچ کر اپنے روم کی حالت خراب ک چکا تھا جگہ جگہ پر فیوم کی بوتل ٹوٹی ہوئی ہر
 طرف کانچ تھا اب بھی غصے کم نہ ہوا شاور کھول کر اس کہ نیچے کھڑا ہو گیا شاور لے کر نکلا تو

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

موبائل کی رنگ ٹون نے اپنی طرف متوجہ کیا کال پک کی ہاں بولو سر ڈیل ہمیں مل چکی ہے۔ گڈ۔ اتنا بولتے ہی کال کاٹ دی اور موبائل دوسری طرف پھینک دیا۔

وسیع و عریض رقبے پر پھیلی شاہ حویلی اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ کھڑی تھی بوگن ویلیا کے پھولوں سے چاروں طرف سے ڈھکی شاہ حویلی صبح کے وقت بہت ہی خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی پنجاب میں موجود کئی ایکڑ پر پھیلی یہ شاہ حویلی اپنی مثال آپ تھی، جو دیکھنے والوں کو پہلی ہی نظر میں اپنی طرف متوجہ کر لیتی تھی،

Nawabzaadi

آج میرا بیٹا آرہا اتنے دنوں کے بعد سب کچھ اس کی پسند کا ہونا چاہیے طاہرہ بیگم سب ملازموں کو حدایت دیتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی۔ پتا نہیں شاہ جی کہا ہے پتا بھی ہے آج میرا بیٹا گھر آرہا پھر بھی پتا نہیں کہاں غائب ہے۔ ماما بھائی کب آئے گے۔ ناتشہ ارش کی والدہ سے پچھتے ہوئے طاہرہ بیگم نے ناتشہ کو پالا تھا اس لیے ناتشہ طاہرہ بیگم کو ماما کہے کر بلاتی تھی۔

بس میری جان آنے والے ہو گئے آپ کے بھائی۔ جاؤ دیکھو یہ ثانیہ کہاں رہے گی اب تک آئی کیوں نہیں

جی ماما۔

Nawabzaadi

ثانیہ کی شادی واجد علی شاہ نے اپنے دوست کے بیٹے سے کی تھی ثانیہ کو واجد کے دوست ابرہیم کے بیٹے صائم پسند کرتے تھے۔ جب صائم نے گھر میں بتایا تو سب بہت خوش ہوئے پھر ابرہیم نے واجد شاہ سے بات کی تو وہ مان گئے کیونکہ صائم اور ارش نے انٹر ساتھ کیا پھر پڑھائی کے لیے صائم باہر چلے گئے۔ اور پھر کچھ عرصہ بعد ارش بھی بزنس پڑھنے لندن چلا گئے۔ واجد نے طاہرہ بیگم سے بات کی وہ بھی مان گئی وہ گھر کا دیکھا بھالا بچہ تھا اور ڈاکٹر بھی تھا جب کہ ثانیہ نے گریجویشن کیا ہوا تھا پھر سب مان گئے اور شادی کر دی اور اب دونوں بہت خوش ☺ □۔

Nawabzaadi

جلدی کرے صائم بھائی آگئے ہوگے
 میری جان آنے دو پہلے زرہ مجھے تو اپنی بیوی کو آرام سے بیٹھ کر دیکھنے دو۔
 ڈارک براؤن آنکھیں بڑی بڑی گلابی ناک ہونٹوں پر لال کلر کی لب سٹک لگائے فوری رنگت پر کالی
 فرائک پہنے آسمان سے اتری ہوئی کوئی حور ہی لگ رہی تھی۔ صائم نے ثانیہ کی نازک کمر میں بازو ڈال
 لیئے اپنے قریب کیا۔
 صائم ایک بات پوچھو۔
 جی میری جان ایک نہیں دو پوچھ لو۔۔
 آپ کو مجھ میں کیا پسند ہے۔
 مجھے تم پسند ہو میری جان۔۔۔
 تمہارے چہرے کی مسکراہٹ پسند ہے۔۔
 تمہارا شرمناک پسند ہے۔۔
 گھبرانا پسند ہے۔۔
 اور یو اپنا آپ میرے سینے میں چھپانا پسند ہے۔۔
 تم مجھے پوری کی پوری پسند ہو جانم۔۔
 اسکے ماتھے پر لب رکھتا صائم مسکراتے ہوئے بولا۔۔
 مجھے بھی آپ پورے پسند ہو۔ وہ اسکے سینے میں سر چھپاتے شرماتی ہوئی بولی۔۔

Nawabzaadi

-ماما آپنی اور جج آرہے۔
 اوکے تم یہاں بیٹھو میں کیچن دیکھ کر آئی اور تمہارے بڑے بابا کو بھی۔
 اوکے ماما۔

اس وقت وہ اپنے لگژری آفس میں موجود تھا چھ فٹ سے نکلتا قد سرخ و سفید رنگت گرے رنگ کی آنکھیں جن میں ہلکے سرخ رنگ کے ڈورے تھے چاکلیٹی سلکی بال جو جیل سے سیٹ ہوئے تھے، بلیک رنگ کی تھری پیس سوٹ پہنے چئیر کی بیک سے پشت ٹکائے مسلسل سگریٹ نوشی کر رہا تھا آبی کی باتیں یاد کر کے جسم میں خون آگ طرح گردش کرنے لگا اور جسم کی نیلی رگیں تن گئی اور غصے سے چہرہ لال ہو گیا جبکہ آنکھوں میں اتنی خوفناک وحشت تھی کہ کوئی دیکھتا تو ڈر جاتا۔۔ ارش نے فون اٹھایا اور کسی کو کال ملائی۔ دو دو گھنٹے کے اندر اندر مجھے اس لڑکی کی ساری معلومات چاہیے

- اپنی بات کہ کر فون بند کر دیا۔ اور سگریٹ ختم کر کہ کرسی پر سر ٹکا دیا۔ سوچو کا مرکز پھر سے ابی تھی۔ جانے کتنی ہی دیر اپنی سوچوں میں ہی گزر گئی۔ ہوش تو تب آیا جب فون رنگ ہوا۔
سر آج آپ نے گھر کے لیے جانا۔
ہاں گاڑی تیار رکھوں آیا میں۔
اوکے سر۔

ارش اپنے افس سے نکل کر پارکنگ ایریا میں آیا جہاں ڈرائیور ارش کا انتظار کر رہا تھا۔
چلو جلدی۔

Nawabzaadi

ارش نے جب سے بزنس جوائن کیا تھا تب سے ارش اپنے اسلام آباد شہر کے فلیٹ میں ہی رہتا تھا
حویلی وہ مہینے بعد جایا کرتا تھا اس بار میٹنگ تھی تو کافی عرصے بعد حویلی جا رہا تھا۔

چیک کرو بیٹا آبی کہا رہے گئی پہلے تو کبھی اتنی لیٹ نہیں ہوئی اللہ خیر کرے میرا دل بھی گھبرا رہا ہے

کچھ نہیں ہوتا امی ابھی آجائے گئی ٹیشن نہیں لے۔
نہیں مانسہ تو کال کر کے چیک کر بہن کو پوچھ کب آئے گی۔
اچھا امی کرتی آپ ٹیشن نہیں لے۔
امی کال نہیں اٹھا رہی آبی۔

اللہ خیر کرے۔
اتنی دیر میں دروازہ بجا۔ ٹھک ٹھک ٹھک۔
جا مانسہ دیکھ بہن ہو گی۔
کون۔

آپی دروازہ کھولوں میں ہو۔
کہاں رہے گی تھی پتا ہے نہ امی پریشان ہو جاتی ہیں۔
یار آپي ایگزام ہونے والے اس لیے ایکسٹرا کلاس تھی۔
تو بتا نہیں سکتی تھی اور یہ تمہارے منہ پر کس نے تھپڑ مارا اتنے زور سے تمہارے منہ پہ نشان ہے۔
کیا آپي یار تھکی ہوئی آئی ہو پانی کا پوچھنے کے بجائے انویسٹی گیشن کرنا شروع کر دی۔
اگئی آبی کہا رہے گئی تھی پتا ہے نہ میں پریشان ہو جاتی۔
اب پانی لے بھی او۔

لائی مر نہیں۔

یہ منہ پہ کیسے نشان تیرے کیا ہوا ہے بتا مجھے میرا بیٹا۔
کچھ نہیں ہو امی دوست نے مذاق میں تھپڑ مر دیا۔
اتنی زور سے کیوں۔

امی کال جا کر خود پوچھ لیجئے گا ابھی میرے سر میں بہت درد ہے کھانا نہیں کھانا میں نے۔
لو پی لو پانی کہیں جان نہ نکلا جائے۔
نہیں مرتی اتنی جلدی فکر نہ کرو سونے جا رہی مجھے نیند آئی میرے سر میں درد۔
عائشہ بیگم: جا مائشہ بہن کو سر درد کی دوا دے۔
مائشہ: اچھا امی۔

مائشہ: امی یہ ماہی کب تک آئی گئی۔
بس بیٹا آتی ہو گی اور اس ماہی کے سسرال والے رخصتی کی تاریخ بھی مانگ رہے آئے گیے ایک دو
دن میں تاریخ لینے۔

Nawabzaadi

آبی کا دل کر رہا تھا کہ چیخے مار کر روے لیکن سب کے سامنے ہسنے والی زندہ دل لڑکی تھی وہ اس ٹائم اسے دیکھ کر یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ وہ لڑکی ہے جس سے سارا گھر پریشان رہتا ہے اس کی شرارتوں سے۔

یا اللہ کیا قصور میرا ہم غریب ہے تو اس میں ہمارا کیا قصور اتنے بھی نہیں غریب کہ ایسے کوئی دوٹکے کا لقب ہی دے دیں۔ اللہ جی میرے پاس تو کوئی دوست نہیں تیرے سوا جس کو اپنا دکھ سناؤ صرف تو ہی ہے جو میرا دکھ درد سنتا دیکھتا۔ تو میرا دوست ہے نہ تو میری دعا کیوں نہیں سنتا میں روز موت مانگتی ہوں لیکن تو نہیں دیتا۔ میرا دکھ تو میری ماں بھی نہیں دیکھ سکتی۔

ایک درد جو میں سہہ رہی ہوں میرے خدایا
ایک بات ہے جو تجھ سے مل کر کرنی ہے

اللہ جی میں تیرے پاس آ کے تیرے سارے بندوں کی شکایت لگانا چاہتی۔ میرے پاس تو ابو بھی نہیں جنہیں اپنا دکھ سناؤ۔

اللہ جی جینا بہت مشکل ہے۔

اللہ جی ابو جی کہا کرتے تھے

"خود کی دوست بن جاؤ اور اپنے اللہ کو دوست بنا لو

کسی کہ سہارے پر نہ جیو کسی کو کھونے سے نہ ڈرو تمہیں کسی دنیاوی سہارے کی ضرورت نہیں تم خود مضبوط ہو بہت خاص ہو اپنا خیال رکھا کرو اور اپنا دوست صرف اپنے اللہ کو بناؤ وہ ہمیشہ تھام رکھے گا تمہیں اور اللہ جی میں نے تو صرف آپ کو دوست بنایا اللہ جی۔۔۔

پھر حال دل سناتے ہوئے خدا کو۔۔

ہم بچوں کی طرح سسک پڑے۔♥

میرا سر درد اب نہیں ہوتا برداشت اللہ جی بس۔ ابی اٹھی اور اپنا بیگ اٹھایا آبی کہ سر میں ہمیشہ درد رہتا تھا اس لیے آبی اپنے بیگ میں پین کلر رکھتی تھی آبی نے گھر میں کسی کو نہیں بتایا تھا اپنے درد کا۔

اللہ جی میرا کام آسان کر دیں ان روز روز کے درد سے۔ ابی نے پین کلر لی اور آہستہ آہستہ نیم غنیدی میں چلی گئی

عنقریب دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی
میرے اندر چیخوں کا دم گھٹنے لگا ہے۔۔

Nawabzaadi

--

ماما لگتا بھائی آگے جلدی آے ارش چلتا ہوا آیا سب سے پہلے ناتشہ سے ملا سب کے ساتھ ساتھ ناتشہ ارش کی بھی بہت لاڈلی تھی۔

اسلام و علیکم میرا بچہ
و علیکم سلام بھائی۔
کیسا ہے میرا بچہ۔
ٹھیک ہو بھائی لیکن میں ناراض ہو آپ سے۔
وہ کیوں میرا بچہ۔ بھائی آپ اتنے ٹائم بعد آئے نہ آپ نے کال کی آپ کو پتا میں نے آپ کو بہت مس کیا۔

میں نے بھی اپنے بچے کو مس کیا گلے لگاتے ناتشہ سے کہا
آگیا میرا بیٹا ناتشہ بھائی کو اندر تو آنے دو باہر ہی کھڑے رہے کر ساری باتیں کرنی۔
ارش چلتا ہوا طاہرہ بیگم کے پاس گیا کیس ہے ماما آپ۔

میری جان آپ کو دیکھ لیا نہ بس بالکل ٹھیک ہو گئی۔

کہاں تھے بیٹا اتنے ٹائم بعد آئے ایسی بھی کون سی میٹنگ تھی جو ماں سے ملنے کا ٹائم ہی نہیں تھا۔

بس ماما تھوڑا کام زیادہ تھا اس لیے نہیں آسکا۔

اب آگے ہو نہ اتنی جلدی نہیں جانے نہیں دو گی۔

اوکے ماما اور کوئی حکم۔

ماما ثانیہ نہیں آئی کیا۔ بیٹا وہ کہے رہی تھی کہنے کے بعد آؤ گی۔ اور

یہ بابا کہاں ہے۔ اور چاچو نظر نہیں آرہے ویسے تو کال پہ روز ڈانٹے ہے اب اگیا ہو تو ملنے نہیں آئے

اب تک۔

ہو گی ماں سے شکایتیں باخودار۔

بابا کہاں تھے۔

بس بیٹا تھوڑا کام تھا۔

اچھا بابا جان۔ اور چاچو جان۔

لو اگئے تمہارے چاچو کیسے ہے آپ۔

میں ٹھیک ہوں بیٹا جی۔ اپ بتایا کیا حال ہے۔

میں آپ کے سامنے چاچو بالکل پرفیکٹ۔

ماشاء اللہ سب نے مل کر کہا۔

چلو بیٹا آپ فریش ہو جاؤ میں تب تک کھانا لگواتی ہوں۔ اوکے ماما۔

آپ بھی فریش ہو جائے۔ پھر مل کر کھانا کھاتے ہیں۔

چلے پھر میں آیا آپ لگائے کھانا۔

نتاشہ اپنے بابا سے بابا میں کو بھی حکم دو یا آپ جا رہے فریش ہونے۔ نہیں میری جان میں جا رہا آپ اپنی بڑی ماما کی مدد کروئے۔

Nawabzaadi

ارش روم میں آیا اپنا کوٹ اتار کر صوفے پر رکھا اور واش روم جانے لگا ہی تھا کہ ارش کا فون رنگ ہوا۔

ہاں بولو۔ حازم ارش کا خاص ملازم۔ ڈرتے ڈرتے بتانے لگا حازم جانتا تھا ارش کے غصے کو۔ سر ہم نے پتا کروایا ہے۔ سر لڑکی کا نام انابیہ نواب ہے زیادہ تو اسے کوئی نہیں جانتا وہ روز اس ٹائم اکیڈمی جاتی اور عمر بھی کم ہے سولہ سال فرسٹ ایئر کی اسٹوڈنٹ ہے۔ اور سر فینلی کے بارے میں کوئی بھی انفرمیشن نہیں ملی۔

کیا بکواس کر رہے وہ لڑکی سولہ سال کی کیسے ہو سکتی دیکھنے میں میں تو نہیں لگتی تھی۔ زبان تو کافی لمبی تھی اور تم پیسے کس چیز کے لیتے ہو ایک کام دیا وہ بھی ڈھنگ سے نہیں کیا۔ میں کچھ نہیں جانتا مجھے اس کی ساری معلومات چاہیے کچھ بھی کرو نظر رکھو اس پہ اور دیکھو کہیں کہاں جاتی کہاں سے آتی کس سے

ملتی کتنے دوست ہے اگر پھر بھی نہیں پتا چلتا تو اس کے اکیڈمی والوں کو پیسے دے کر سچ نکلوں۔ اور کل میں خود واپس آ رہا۔ ایڈیٹ آدمی۔

ارش نے زور سے موبائل دیوار پہ مارا غصے سے ارش پاگل ہو رہا تھا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے ارش شاور لینے چلا گیا۔

ڈنر کے لیے سب آگئے تھے سربراہی کرسی پر واجد علی شاہ شان سے برجمان تھے۔ انکی دائیں طرف انکی زوجہ طاہرہ بیگم اور بائیں طرف ان کے ارش علی شاہ۔ ارش کے ساتھ ماجد علی شاہ اور طاہرہ بیگم کے ساتھ ناتشہ تھی سب کھانا کھانے میں مصروف تھے جب ارش نے بات شروع کی ماما بابا میں میری ایک امپورٹ میٹنگ آگئی ہے مجھے آج رات ہی واپسی کے لیے جانا ہے پر بیٹا ابھی تو آپ آئے ہے طاہرہ بیگم نے کہا۔ سوری ماما میرا جانا ضروری ہے اس لیے جا رہا نہیں تو میں نہیں جاتا۔ پر بیٹا بابا ماما کو سمجھئے نا۔ طاہرہ بیگم جانے دے کام ختم کر کے واپس آجائے گا۔ ناتشہ بھی بولی بھائی آپ ہر بار ایسا کرتے میرا بچہ کہا نہ جانا ضروری ہے اس لیے جا رہا پکا جلدی واپس جلدی اجاؤ گا۔ وعدہ کرے وعدہ۔ اسلام و علیکم! ثانیہ نے شاہ حویلی میں آتے ہی سب کو اونچی آواز میں سلام کیا ساتھ صائم نے بھی کیا۔

وعلیکم السلام! واجد شاہ نے ثانیہ کے سر پر ہاتھ رکھا میں ٹھیک ہوں بابا آپ کیسے ہے میں بھی ٹھیک ہو میری جان۔ ثانیہ طاہرہ بیگم کے گلے لگی ماما کیسی ہے آپ۔ میں ٹھیک ہو میری جان۔ تم بتاؤ صائم

واجد علی شاہ اور سب کے گلے لگا اور سب سے حال پوچھا کیسے ہے آپ سب لوگ ہم ٹھیک ہے بیٹا آپ بتائیں کیسے ہے آپیں کھانا کھائے۔ نہیں ہم کھانا کھا کر آئے آپ لوگ کھائے۔
ثانیہ ناتشہ سے ملی کیسی ہو گڑیا۔

میں ٹھیک ہوں آپنی آپ کیس ہے اور جج آپ کیسے ہے صائم نے جواب دیا ہم ٹھیک ہے بیٹا آپ کیسی ہو میں بھی ٹھیک ہو اور سالے صاحب آپ بتائیں کیسے ہے کیسے ائے اتنے ٹائم بعد۔ صائم اور ارش کی آپس میں اکثر کال پہ بات ہو جاتی تھی۔ میں تو ٹھیک ہو صائم تم بتاؤ میں بھی ٹھیک۔ ثانیہ ماجد شاہ سے چاچو آپ کہا رہتے آپ تو مجھے بھول ہی گئے میں جب گھر آتی آپ ہوتے نہیں۔ طاہرہ بیگم آپ سب باتیں کرے میں چائے لائی سب کے لیے ماما میں بھی مدد کرتی آپ کی اوکے بیٹا۔ ثانیہ اپنے بابا اور چاچو سے باتوں میں لگ گئی۔ ارش اور صائم آپس میں باتوں میں لگا گئے۔ چاچو آپ نے بتایا نہیں بیٹا آج کل الیکشن ہونے والے تو بس آپ کے بابا اور میں وہاں بیزی ہوتے۔
اور صائم ہو سپیٹل کیسا چل رہا اللہ کا شکر ہے بہت اچھا۔

گڈ۔ اور تمہارا بزنس؟ الحمد للہ اچھا چل رہا اور گھر میں سب کیسے؟ ارش نے صائم سے پوچھا۔
اللہ کا شکر ہے سب ٹھیک۔

بھائی آپ ناتشہ سے کیا وعدہ کر رہے تھے؟

ارش ثانیہ سے دو سال بڑا تھا ارش چھبیس سال کا تھا جب کہ ثانیہ چوبیس سال کی۔ اور ناتشہ اٹھارہ سال کی ہونے جا رہی تھیں۔ میں ابھی تھوڑی دیر میں واپس جا رہا تو وہ مان نہیں رہی تھی تو بس جلدی واپس آنے کا وعدہ لے رہی تھی۔ یہ کیا بات ہوئی بھائی آپ پورے دو مہینے بعد آئے پھر واپس

جار ہے۔ ثانیہ کی شکل رونے والی ہو گی تھی ہاں میری جان ضروری کام اس لیے جانا ہے جلدی واپس آؤ گا۔ اوکے بھائی۔

Nawabzaadi

۔ ثانیہ بھی کراچی میں ہی رہتی تھی صائم ک۔ ساتھ صائم کا ہو سپیٹل کراچی کے علاقے ناظم آباد میں تھا۔ جب کے ارش اسلام آباد میں اپنا فلیٹ تھا۔ شاہ حویلی کراچی کے ایک پنجاب ٹائپ کے علاقے میں تھی۔

Nawabzaadi

طاہرہ بیگم اور نتاشہ چائے لے کر لاؤنچ میں آگئی تھی چلے سب چائے پی لے آج میری بیٹی نے پہلی بار بنائی ہے

ارش نے ناتشہ کو تنگ کرنے کے لئے کہا ماما پھر چائے واپس لے جائیں کہیں چینی کی جگہ نمک نہ ڈال دیا ہوں۔

ارش بہت سنجیدگی سے مزاق کرتا تھا کسی کو نہیں لگتا تھا یہ بندہ کبھی ہنستا بھی ہو گا۔ ماما بابا دیکھے نہ بھائی کو میں نے اتنی محنت سے بنائی ہے اور یہ ایسے بول رہے۔ ارش نہ تنگ کرو میری بیٹی کو سب ارش کی بات پر ہنسنے لگے شاہ حویلی میں سب کے قہقہے گوجنے لگے اور طاہرہ بیگم نے دل میں سب کی نظر اتاری ارش بہت کم ہنستا تھا ارش کے دائیں گال پہ ڈپل بھی تھا جو بہت کم لوگ جانتے تھے۔

بہت اچھی بنائی ہے چائے ہماری بیٹی نے واجد علی شاہ نے کہا انعام تو بنتا ہے واجد علی شاہ نے پانچ پانچ ہزار کے دو نوٹ ناتشہ کے ہاتھ پہ رکھے اور بابا آپ بتائیں ناتشہ نے اپنے بابا سے پوچھا ماجد شاہ سے ما شاء اللہ بہت اچھی بنائی ہے چائے آپ نے ماجد شاہ نے بھی دس ہزار ناتشہ کے ہاتھ پر رکھے اور بھائی آپ بتائیں؟۔

بس ٹھیک ہی ہے بھائی ناتشہ نے لاڈ سے بھائی کہا۔ اور آؤ ارش نے ناتشہ کو اپنے پاس بلایا ہاتھ آگے کرو ارش نے کہا۔ ناتشہ نے ہاتھ آگے کیا ارش نے ناتشہ کے ہاتھ پر گولڈ بریسلٹ رکھا۔ تھینک یو بھائی ناتشہ نے چہک کر کہا۔ ثانیہ نے ارش کو کہا بھائی میں بھی ہو۔

ارش نے ایک اور بریسلٹ ثانیہ کو دیا۔ بہت پیارا ہے بھائی۔ چلے اب میرے جانے کا ٹائم میری فلائٹ ہے گیارہ بجے کی۔

طاہرہ بیگم: اوکے بیٹا آرام سے جانا اور اپنا خیال رکھنا۔

ارش: اوکے ماما آپ بھی اپنا خیال رکھنا اور دوائی ٹائم سے لینا۔

اوکے بابا چاچو آپ سب بھی اپنا خیال رکھنا۔ ماجد شاہ ارش سے بولے بیٹا جی ہم آپ کو چھوڑنے آرہے۔

نہیں بابا آپ لوگ نہ آئے مجھے کچھ کام بھی راستے میں۔

اوکے بیٹا جیسے آپ کی مرضی۔

اوکے بچہ ناراض نہیں ہونا میں جلد واپس آؤں گا۔

اوکے بھائی۔

ثانیہ: بھائی آپ میرے گھر آنا اوکے۔ ثانیہ نے لاڈ سے کہا۔ جب سے ثانیہ کی شادی ہوئی تھی ارش نہیں گیا تھا ثانیہ کے گھر۔

اوکے سالہ صاحب اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ۔

اور تم بھی رکھنا میری بہن کا

ارش سب سے گلے ملتے آپ گاڑی میں روانہ ہو گیا اور ثانیہ رات کی تھی شاہ حویلی۔

چاروں جانب تجھ کی گونجتی آذانوں نے الگ ہی منظر باندھ رکھا تھا

ہر چرند پرند اپنے گھونسلے میں آرام دہ نیند لینے میں گمکن تھا

ایسے میں اس وقت بس انہیں لوگوں کی جاگ ہو جاتی ہے جس نے اللہ کو راضی کرنا ہو

جو جانتا ہو وہ انتظار میں ہے کہ بندہ کچھ مانگے اور وہ عطا کرے

اس خوبصورت وقت میں وہ وضو باندھ کر کمرے سے نکلی

چہرے پر پانی کی چھینٹے اس کے چہرے کو اور روشن کر رہی تھیں

سفید رنگ کا دوبٹہ نماز کے انداز میں اوڑھے اور گلابی رنگ کا سوٹ پہنے وہ وہ شرٹ کے بازو درست کرتی ہوئی جائے نماز اٹھا کر اسے بچھانے لگی

تجھی کمرے کا دروازہ کھلا اور اسکی ماں اسے دیکھ کر مسکراتی ہوئی چائے کا کپ لائیں
مگر اسے نماز شروع کرتے دیکھ وہ پلیٹ سے کپ ڈھانپ کر ٹیبل پر رکھتیں اسے ایک نگاہ دیکھ باہر
نکل گئیں

سیاہ روشن آنکھیں اور تیکھی خوبصورت ناک گلابی ہونٹ گورا رنگ بے شک اللہ نے اپنے ہر بندے
کو خوبصورتی سے نوازا تھا

وہ نیت باندھ کر اب نماز پڑھنے لگی

دوسری جانب ہر مصروف انسان دنیا میں مصروف تھا

جب کے دوسری جانب رفتہ رفتہ آج کی رات بھی نماز کا وقت ہمیشہ کی طرح گزرنے لگا

زندگی تو سبھی کے پاس تھی

بس راستے دو تھے

کوئی دنیا کو خوش کر رہا تھا

تو کوئی اللہ کو

آبی کی عادت تھی صبح نماز پڑھ کر چائے پینے کی۔
نواب فیملی میں عائشہ بیگم نے سب کو نماز فجر پڑھنے کی عادت ڈال رکھی تھی ابی ماہی ارو مہاویر تینوں نماز کے بعد سو جاتے تھے۔ عائشہ کے یونیورسٹی چلی جاتی اور عائشہ بیگم گھر کے کاموں میں لگ جاتی۔
ماہی ناشتہ بنا رہی تھی جب عائشہ بیگم نے ماہی کو کہا ماہی بیٹا جا دونوں بہن بھائی کو اٹھا دیکھ صبح کے دس بج رہے اور دیکھ آبی کی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ کل کہے رہی تھی سر میں درد۔
اچھا امی دیکھتی ہوں۔

مہاویر نے انٹر کر لیا تھا اب آگے ایڈمیشن لینا تھا۔
امی میرا ناشتہ نہ بنائیں میں باہر ہی کر لو گا ابھی جا رہا ہوں ایڈمیشن کے لیے دعا کیجیے گا ایڈمیشن ہو جائے۔

اللہ میرے بچے کو کامیاب کرے آمین خیر سے جا خیر سے آ۔ فی امان اللہ۔
آبی: ہیلو اماں جان آپ۔
اٹھ گئی میری بچی۔ کیسی طبیعت ہے۔

بلکل ٹھیک ہو میں بس کل ذرہ سا درد تھا سر میں۔ اب ٹھیک ہو میں۔
آپی میرا ناشتہ۔ ابی نے آواز لگائی ماہی کو۔
لے کر آئی۔

عائشہ بیگم: آبی بیٹا تیاری کرنا شروع کر دو شادی کی آج آرہے ماہی کے سسرال والے رخصتی کی تاریخ لینے۔

جو بھی لینا لے کو کپڑے وغیرہ ماہی کا تو سب کچھ پہلے ہی لے لیا تھا۔ اور ساتھ میں مانٹھ نے بھی کر لی تھی تیاری اب صرف تم دو بہن بھائی ہی رہے گے ہو۔
ماہی ناشتہ لے آئی تھی۔ لو آبی ناشتہ کر لو پھر میری مدد کر دینا شام کی تیاری میں اوکے آپی کر دو گی۔ امی میں نہ اکیڈمی جانا ہے آج ضروری ٹیسٹ میرا جلدی آ جاؤ گی۔
اچھا ٹھیک ہے بیٹا۔
چلو ناشتہ کرو ٹھنڈا ہو جائے گا نہیں تو۔
آبی کو کل کا کچھ یاد نہیں تھا وہ ایسی ہی تھی گزرے ہوئے کل کو بھول جاتی تھی۔

زندگی میں آنے والے اندھیرے تا عمر کے لئے نہیں ہوتے۔ کوئی بھی راستہ ایسا نہیں ہوتا، جس کی کوئی منزل نہ ہو۔ تو بس اپنے تاریک دن کی صبح کا انتظار کریں اور اس وقت کو رو دھو کے ضائع نہ کریں، بلکہ اس بات کو یاد رکھیں کہ آپ کے رب نے آپ کو اکیلا نہیں چھوڑا۔ □

آبی کو بھی اپنے دن کا انتظار تھا جو بہت جلد انا تھا۔

Nawabzaadi

ارش رات میں ہی اپنے فلیٹ کیچ چکا تھا اور بہت تکھا ہوا تھا جس کے بعض وہ اپنے کمرے میں آتے ہی سو گیا تھا

اور اب صبح ہوتے ہی وہ اپنے کام میں مشغول تھا ارش کک روٹن میں تھا جم کرنا ارش نہ اپنے فلیٹ میں ہی جم بنا رکھا تھا اور اب وہ جم میں شرٹ لیس پسینے میں شرابور ٹریڈ میل پر بھاگ رہا تھا۔۔۔ ماتھے پر بھکرے ہوئے بال پسینے میں بھیگے ہوئے تھے۔۔۔ سیاہ آنکھوں میں سرد پن تھا۔۔۔ جو اسے بہت پرکشش بنا رہا تھا۔

سرناشتہ تیار ہے۔۔۔ ملازم نے اندر آتے اسے بتایا اور چلا گیا۔۔۔ وہ ٹریڈ میل کو اوف کرتا نیچے اتر۔۔۔ پاس رکھی تولیہ سے پسینہ پوچھتا جم سے باہر نکل کے فرش ہونے کی غرض سے رخ اپنے کمرے کی طرف کیا۔۔۔

تقریباً دس منٹ بعد وہ فریش ہو کے بلیک پینٹ پر وائٹ شرٹ پہنے کندھے پر بلیک ہی کوٹ لٹکائے ڈانگ ٹیبل پر آیا جہاں گرما گرم ناشتہ اس کا منتظر تھا۔۔۔ وہ کوٹ برابر والی کرسی کی بیک پر ڈالتا اپنی کرسی پر بیٹھتا ناشتہ کرنے لگا۔

وہ ناشتہ مکمل کرتا اور اب وہ حازم کو فون ملایا جو پہلی ہی بیل پہ اٹھا لیا گیا۔۔۔ مجھے ساری معلومات اپنے ٹیبل پر چاہیے کچھ دیر میں۔۔۔ ارش نے یہ کہتے ہی کال بند کر دی۔

Nawabzaadi

ٹھک ٹھک ٹھک۔۔۔۔۔

جا ابی دیکھ مائشہ آئی ہو گی پڑھ کر۔ دروازہ بج رہا ہے۔

اچھا امی دیکھتی ہوں۔

کون اب بول بھی دو کون ہے یا زبان نہیں منہ میں

آبی کب سے پوچھ رہی تھی دروازے پر کون لیکن کسی نہ جواب نہیں دیا۔

دروازے کھولتے ہی آبی نہ مائشہ کو دیکھا۔

یار آپنی تم بہری ہو سنائی نہیں دیتا کب سے پوچھ رہی تھی کون ہے کون ہے لیکن مجال جو تم جواب دے جاؤ لگتا زبان یونیورسٹی چھوڑ کر آئی ہوں۔

پیچھے ہٹو یار آبی بندہ تکھا ہوا ہوتا اور تم سوال جواب کرنا شروع کر دیتی جاؤ پانی لاؤ۔ لیکر آئی۔

امی اسلام و علیکم!

مائشہ نے اونچی آواز میں سلام کیا۔

وعلیکم السلام بیٹا۔

کھانا کھا کر تھوڑا آرام کر لو پھر تیار ہو جانا ماہی کے سسرال والے آرہے اس کی مدد بھی کر دینا۔ اچھا امی۔

آبی پانی لے آئی تھی۔ لو پانی پی لو۔

شکریہ میڈم تمہارا۔

Nawabzaadi

ارش آفس میں بیٹھا تھا میٹنگ کی فائل اسٹڈی کر رہا تھا۔

آفس کا دوڑ نوک ہو (come) ارش نے انڈر آنے کی پرمیشن دی۔

سر۔ حازم نے ارش کو بلایا۔ حازم ڈر رہا تھا کیونکہ آج کل ارش زیادہ غصے میں رہتا تھا۔

بولو ارش نے سر اٹھائے بغیر جواب دیا۔

سر اس لڑکی کی زیادہ انفرمیشن نہیں ملی جتنا آپ کو بتایا اتنا ہی پتا لگا ہے۔

ارشپ نے غصے سے اپنا ہاتھ ٹیبل پر مارا

کیا بکواس کر رہے ہو تمہیں ایک کام دیا تھا وہ بھی نہیں کر پائے۔ ایک چھٹنگ بھر لڑکی کی انفرمیشن نہیں نکل سکے۔

سوری سر حازم نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ سر میں نے اس جگہ بندے کھڑے کیے ہیں کچھ دیر میں انفرمیشن مل جائے گی۔

اب ایک کام کرو اس لڑکی کو اٹھا لو کچھ بھی کر کے اگر اس بار کام نہیں ہوا تو یاد رکھنا تم لوگوں کا

حشر بگاڑ دو گا۔ میں جا رہا میٹنگ میں جب واپس آؤ تو میرا کام ہو جا چائے۔ اوکے سر۔

ارش یہ کہے کر جا چکا تھا۔

آبی پورا دن کی بھوک تھی ابی نے دن میں بھی کھانا نہیں کھایا تھا اور صبح بھی صرف چائے پی تھی ابی

کو اتنی بھوک اتنی نہیں لگ رہی تھی پانی کی زیادہ پیاس لگ رہی تھی لیکن آبی نے ہارنا نہیں سیکھا تھا

آبی بیٹھی تھی جب اچانک آبی کی نظر کیمرے پر پڑی۔ اچھا جی کیمرہ لگا کر نظر رکھا ہوا ہے۔ آبی

کیمرے کے سامنے کھڑی ہوئی ...

پانی ہی رکھ جاؤ یہاں۔

نوابزادی

Whatsapp : 03335586927

تمہیں تو میں پانی بھی دیتا اور ٹائم پاس بھی کرواتا ہوں عجیب لڑکی ہے کسی چیز کا خوف ہی نہیں (interesting) مزہ آئے گا تمہارے ساتھ کھیلنے میں لٹل گرل۔ (very interesting) جسٹس ویٹ ایڈ واچ۔۔

نوابزادی

دو دن گزر چکے تھے آبی کا کوئی آتا پتا نہیں چلا تھا۔ مہاویر نے بہت تلاش کیا لیکن اسے نہیں ملی عائشہ بیگم نے پولیس میں جانے سے منا کر رکھا تھا انہیں ڈر تھا کہ ان کی بدنامی ہو جائے گی اور ان کی بیٹی کی شادی بھی ٹوٹ جائے گی ایک بیٹی کی وجہ سے وہ اپنے دوسرے بچوں کی خوشیاں نہیں برباد کرنا چاہتی تھی۔

ماہی مائشہ، عائشہ بیگم کو تسلیاں دے رہے تھے کہ آبی مل جائے گی مہاویر بھی اب تھک چکا تھا آبی کو تلاش کر کر کے ہر ہوسپتیل ہر روڈ ہر جگہ دیکھ چکا تھا اب سب صرف اللہ سے دعا کر رہے تھے کہ آبی مل جائے۔

ماہی نے عائشہ بیگم کو نیند کی دوائی دے کر سلا دیا تھا۔ ماہی اور مائزہ کا حال بہت برا تھا دو دن سے کسی نے ڈھگ سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ مائشہ نماز پڑھ کر دعا کر رہی تھی۔ یا اللہ آبی کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا۔

محلے کی کچھ عورتوں نے بھی گھر آکر پوچھا تھا کہ کوئی مسئلہ ہے تو نہیں ماہی اور مائشہ نے جھوٹ بول کر انہیں بھیج دیا تھا کہ بس امی کی تھوڑی سی طبیعت خراب۔

محلے میں ان کا کسی کے گھر آنا جانا نہیں تھا اتنا اس لیے کسی کو آبی کا پتا نہیں لگا۔

نوابزادی

ارش کی والدہ کی طبیعت خراب تھی جس کی وجہ سے وہ آبی کو بھول گیا تھا ارش دو دن سے سب گھر والوں کے ساتھ مصروف تھا اب طاہرہ بیگم کی طبیعت ٹھیک تھی تو ارش واپس جانے والا تھا۔ سب لالچ میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے ناتشہ بولی بھائی آپ روز آیا کریں نہ اس طرح دیکھے کتنا مزہ آیا ہے۔

جی میرا بچہ جب بھی میرا کام ختم ہوا کرے گا میں آ جاؤ گا۔۔۔

- پرومیں کرے۔۔

پرومیں بچے۔۔

اما چائے بناؤئے میں روم سے ہو کر آیا۔

اوکے بیٹا۔

ارش روم میں اکر جیسے لیپ ٹاپ اٹھایا سب سے پہلا خیال آبی کو آیا جو دو دن سے بھوکی پیاسی تھی۔
ارش نے دیکھا۔ ابی بے ہوش تھی ارش نے حازم کو کال ملائیں
حازم روم میں جا کر لڑکی کو دیکھو۔

- اوکے سر۔

ارش آبی کو مارنا نہیں چاہتا تھا بس سبق سکھانا چاہتا تھا۔
اس لئے اس کی فکر ہونے لگی تھی ارش کو آبی کی عمر بھی کم تھی یہ سوچتے ہوئے حازم کو کال کی تھی
- کال ابھی بھی جاری تھی۔

سر لڑکی بے ہوش ہے لیکن بے ہوشی میں بھی پانی مانگ رہی۔

اچھا ٹھیک ہے تم واپس جاؤ میں آ رہا خود دیکھتا ہوں۔

اوکے سر۔

ارش نے بول کر کال کٹ کر دی اور جانے کے لیے تیار ہونے لگا ارش کو حازم کا آبی کو ہاتھ لگانا اچھا نہیں لگا اس لیے آبی کو پانی پلانے کا نہیں کہا۔ خود جا کر پانی پلانا چاہتا تھا اور آبی کا غرور تھوڑنا چاہتا تھا۔

نوابزادی

آبی بیڈ پر لیٹ کر اللہ سے باتیں کرنے لگی اور اللہ سے دعائیں مانگنے لگی آبی رونے والوں میں سے نہیں تھی بس دل میں ایک ڈر تھا جو بیٹھا ہوا تھا۔ یہ تو وقت نے بتانا تھا کہ آبی کا ڈر سہی ثابت ہوتا کہ نہیں۔

آبی اللہ سے باتیں کرتے کرتے وہی سوگی تھی بھوکے پیٹ ہونے کی وجہ سے آبی پر غندگی طاری ہو رہی تھی۔

صبح جب آبی کی آنکھ کھلی تو آبی کو چکر آنے لگے آبی نے روم چیک کیا لیکن آبی کو روم میں واش روم بھی نہیں ملا آبی نماز پڑھنا چاہتی تھی پورا روم ایک بار پھر چیک کرنے کے بعد بھی ابھی کو کوئی امید نہیں ملی گرمی کی وجہ سے آبی کا برا حال تھا پھر واپس اپنی جگہ پر آکر بے ہوش ہو گئی۔ کافی ٹائم ہو گیا تھا آبی کو بے ہوشی ہوئے اب آبی بالکل ناڈھال ہو گی تھی بار بار پانی مانگ رہی تھی جب کمرے کا دروازہ کھالا اور کوئی اندر آیا آبی نے حازم کے آتے ہی پانی مانگنا شروع کر دیا پانی پانی۔

حازم نے جب آبی کو دیکھا ابی کی معصومیت حازم کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی حازم کا دل کیا کہ پانی پلا دے لیکن کیمرہ دیکھ کر چھوڑ دیا۔ اور آبی کی نبض چیک کی جو ٹھیک چل رہی تھی پھر ارش کو جواب دے کر کمرے سے باہر آگیا اور ارش کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔

نوابزادی

ارش تیار ہو کر نیچے آیا تو طاہرہ بیگم نے ارش سے پوچھا۔ بیٹا کہاں جا رہے چائے تیار ہے۔۔
 نہیں ماما میں چائے نہیں پیو گا ایک ضروری کام آگیا ہے۔۔ اس لے واپس جا رہا بابا کو بھی بتا دینا۔ پر
 بیٹا۔ طاہرہ بیگم نے کچھ کہنا چاہا جب ارش نے انہیں گلے لگا کر طاہرہ بیگم کے عقیدت سے پیشانی چومی
 چلو ٹھیک ہے بیٹا اللہ آپ کو اپنے امان میں رکھے۔

اوکے بچہ اپنا خیال رکھنا۔
ارش نے ناتشہ سے کہا۔
اور اما کا بھی۔
اوکے بھائی ارش یہ بول کر نکل گیا۔

نوابزادی

رات ہو چکی تھی اور اب آبی کے غائب ہونے کی بات آہستہ آہستہ لوگوں کو پتا چلنے لگی تھی۔
لوگوں باتیں بنانا شروع کر دی تھی۔ یہ بات اب تک ماہی کے سسرال والوں ک نہیں پتا تھی۔
عائشہ بیگم کو خاندان کا بھی کوئی سہارا نہیں تھا کیونکہ یہ لوگ غریب تھے عائشہ بیگم کے والد نے دو
شادیاں کیں تھیں پہلی بیوی سے ایک ہی بیٹی تھی جو عائشہ بیگم تھی۔

عائشہ بیگم جب پانچ سال کی تھی تو ان کے والد نے عائشہ بیگم کی والدہ کو طلاق دے دی تھی پھر
عائشہ بیگم کی والدہ نے انہیں محنت سے پال پوس کر بڑا کیا اور ان کی شادی نواب صاحب سے کر دی
عائشہ بیگم کے والد نے دوسری شادی کر لی جس میں سے ان کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔

جو عائشہ بیگم کو نہیں پوچھتی تھی۔ نواب صاحب کی بھی دوسری شادی تھی انہوں نے گھر میں نہیں بتایا تھا اور جب گھر میں پتا لگا تو ان کے والد نے انہیں گھر سے نکال دیا ان کی پہلی بیوی سے دو بیٹے تھے۔ عائشہ بیگم کی والدہ کا بھی انتقال ہو گیا اب وہ اکیلی تھی اس لیے نواب صاحب کے ساتھ ہی رہیں وقت گزرتا گیا۔۔۔

-----حال-----

مائشہ نے عائشہ بیگم سے بات کی امی اب تو یہ بات ہر جگہ پھیل گئی ہے اور لوگ الزام لگا رہے کہے رے بڑی بہنیں بیٹھی اور چھوٹی اپنے عاشق کے ساتھ بھاگ گئی۔

لوگوں کو شرم نہیں آتی معصوم بچی پر الزام لگا رہے پتا نہیں کس حال میں ہو گی ہماری آبی۔ ابھی وہ رو رو کر روٹی مانگتی تھی ہم سے۔ بس کر مائشہ امی کی طبیعت پہلے نہیں ٹھیک اور تو ایسی باتیں کر رہی دعا کر ہماری آبی ٹھیک ہو۔ اس سے اچھا ہوتا میں آبی کو پیدا ہوتے ہی مار دیتی۔ عائشہ بیگم بولی۔

امی یہ کیسی باتیں کر رہی آپ جانتی ہے نہ ہماری آبی ایسی نہیں اور اسے تو شادی کرنی ہی نہیں تھی اسے تو امیر ہونے کا شوق تھا اپنے خواب پورے کرنا چاہتی تھی پھر آپ نے اس کے بارے میں کیسے یہ سوچ لیا۔ کیا آپ کو بھروسہ نہیں اپنی تربیت پر اور اپنی اولاد پر ماہی بولی۔

۔ نہیں بیٹا ایسی بات نہیں میں جانتی ہو اپنی آبی کو وہ تو آبی معصوم بچوں والا دماغ رکھتی تھی۔ پھر امی ایسا کیوں بول رہی۔

مائشہ بولے۔ بیٹا میں آبی کے پیچھے تم سب کی خوشیاں برباد نہیں کر سکتی اور آبی اب تک نہیں ملی آج دوسری رات ہو گئی آبی کو باہر بیٹا یہ دنیا والے اسے نہیں جینے دے گے لڑکی اگر ایک دن بھی گھر سے باہر ہو نہ تو دنیا والے اس کی کردار کشی کرنا شروع کر دیتے اور آبی تو دو راتیں ہونے کو ہے۔

اب اگر کوئی پوچھے تو کہہ دینا کہ مر گئی آبی ہم کچھ دن کے لیے پنجاب جا رہے تیاری کرو تم لوگ میں مہاویر کو بولتی ٹکٹ کروائے۔

امی کیسی باتیں کر رہی وہ بہت چھوٹی ہے کہا جائے گی اگر ہم اسے یہاں نہ ملے وہ واپس آئی تو۔

یہ بول کر تینوں ماں بیٹی زور زور سے رونے لگی۔

مہاویر گھر میں داخل ہو رہا تھا کہ اسے اپنی ماں بہنوں کی رونے کی آوازیں آنے لگیں۔
 مہاویر جلدی سے کمرے میں آیا اور پوچھا امی کیا ہوا کیوں رو رہی امی کچھ بتائیں نہ بیٹا پنجاب جانے
 کی تیاری کرو ہم پنجاب جا رہے۔
 پر کیوں امی وجہ تو بتائیں آبی تو ابھی نہیں ملی۔
 مرگئی ابھی اب ہمارے لیے کوئی پوچھے تو کہنا گاڑی مار گئی اور ہم نے اسے پنجاب ہی دفنایا اپنے باپ
 کے پاس
 نواب صاحب کی قبر پنجاب ہی تھی کیوں آخری ٹائم انہوں نے سب سے معافی مانگ لی تھی اور ان
 کے بہن بھائیوں نے انہیں معاف بھی کر دیا تھا پنجاب میں نواب صاحب کا ایک چھوٹا سا گھر بھی تھا
 -

پر امی ہم آبی کہ ساتھ ایسا نہیں کر سکتے وہ ہماری چھوٹی بہن ہیں امی میں نہیں رہے سکتا اپنی چھوٹی
 بہن کے بغیر امی ایسا نہ کہے مہاویر بولتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔
 بھائی بہن کا رشتہ ہی انوکھا ہوتا سب سے الگ ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے پھر ایک جیسے ہو
 جاتے بھائی کی ہم راز ہوتی۔ اور بھائی تو بہنوں کا مان ہوتا۔

یہ سن کر عائشہ بیگم نے ماہی مائشہ اور مہاویر کو گلے لگا لیا اور سب رونے لگے۔

ضروری نہیں مرد صرف اپنی من پسند عورت کے لیے ہی روئے بھائی بھی روتے بہنوں کے لیے جب بہن رخصت ہوتی۔

ارش اپنے فارم ہاؤس پہنچ چکا تھا حازم راستے میں ہی کھڑا تھا۔ جب ارش نے اندر آتے آبی کا پوچھا۔
کہا ہے لڑکی؟

سر روم میں ہی ہے۔

ٹھیک ہے میں روم میں جا رہا تم پانی لاؤ۔
اوکے سر۔

ارش روم میں آیا آبی ابھی ابھی ابائے میں تھی اتنی گرمی کے باوجود ابی نے آبیا نہیں اتارا تھا ڈبٹا بھی
آبی نے کر رکھا سر پر نماز کی طرح۔

حازم بھی روم میں آیا پانی لے کر۔

سرپانی۔ ایک کام کرو لائٹ جلاؤ روم کی۔ روم کی لائٹ باہر سے جلتی تھی۔

ارش نے آبی کو دکھا اب روم میں لائٹ بھی جل رہی تھی ابی کا منہ پہلے ہی گرمی پسینہ کی وجہ سے
گیلا تھا اور لال بھی ہو رہا تھا ارش بہت سنجیدگی سے ابی کو دیکھ رہا تھا جو بے ہوش تھی بڑی بڑی

پلکیں جو بند تھی تیکھی ناک گلابی ناک معصومیت سے بھرا منہ دیکھنے میں چھوٹی سی بچی ہی معلوم ہو رہی تھی۔ حازم نے آواز دی پھر سے۔ سر پانی۔
ارش ہوش میں آیا۔ ہاں دو پانی۔

ارش نے آبی کے منہ پہ ہلکے ہلکے پانی آبی پر پھینکا آبی نہیں آئی ہوش میں۔
اے لڑکی اٹھو ارش نے سرد لہجے میں آواز دی لیکن آبی نہیں اٹھی ارش نے پورا گلاس آبی کے اوپر پھینک دیا۔ آبی کو ہوش آیا۔
اے لڑکی اٹھو۔

آبی نے آہستہ آہستہ آنکھ کھولنے کی کوشش کرنے لگی لائٹ کی وجہ سے پھر نہیں کھل رہی تھی۔ آبی کو ارش کی آواز سنی سنی لگی۔ ارش پھر بولا۔ کیا ہوا تم تو بڑی بڑی باتیں کر رہی تھی اب صرف دو دن بھوکی پیاسی رہی تو مرنے والی ہو گئی۔

آبی نے اب پوری آنکھ کھول لی ارش طنزیہ ہنس رہا تھا آبی پر ارش ہستے ہوئے بہت پیارا لگ رہا تھا ارش کا ڈپل واضح ہو رہا تھا حازم نے پہلی بار ارش کو ہستے ہوئے دیکھا تھا۔
اوہ تو تم ہو بزدل انسان۔

ابی مغرور لہجے میں بولی۔

لگتا ہے ابھی تک غرور نہیں ٹوٹا۔ ارش بھی اسی لہجے میں بولا۔

ہاں نہیں ٹوٹا کیوں کہ تم جیسے لوگ نہیں توڑ سکتے میرا غرور۔

اچھا تمہیں کس بات کا غرور ہے یہ بتاؤ۔ چھوٹے گھر کی لڑکی ہو۔ پیسہ بھی نہیں تمہارے پاس۔

تمہیں غرور ہے کس بات کا اپنے اس حسن کا۔ تم ہو سولہ سال کی ابھی میرے سامنے بچی ہو اور تمہاری اوقات بھی نہیں مجھ سے مقابلہ کرنے کی۔ میں چاہوں تو ابھی تمہاری عزت دو ٹکے کی کر دو پر وہ کیا ہے نائل گرل کے ایک تو تم چھوٹی بہت ہو اور دوسرا تمہاری اوقات نہیں میرے بستر کی زینت بنے کی۔

یہ سن کر جیسے آبی ہاتھ اٹھانے لگی ارش نے ہاتھ پکڑ لیا۔ نہیں بیبی ڈول ایک بار پہلے ہی تم یہ غلطی کر چکی ہو بار بار ہی مزاک نہیں ہوتا۔

اور اس کا انجام بھی دیکھ رہی۔ اب یہ غلطی نہیں کرنا نہیں تو میں وہ کچھ کر جاؤ گا جو میں کرنا نہیں چاہتا۔

ویسے لٹل گرل تمہیں تو داد دینے پڑے گی بہت ہمت ہے تم میں۔
یہ کہے کر ارش آبی کو بیڈ پر لیٹا دیا۔ اور ای۔ سی چلا دیا۔
آبی بے ہوشی میں پانی مانگ رہی تھی۔ ارش نے آبی کو پانی پلایا۔ اب میں اتنا بھی بے رحم نہیں کے
کوئی پانی مانگے اور میں نہ دو۔

سر ڈاکٹر آگیا ہے۔

اندر لے آؤ۔

ڈاکٹر چیک کرنے لگا اور ارش موبائل میں بیزی ہو گیا۔

جب ڈاکٹر نے پوچھا۔

یہ آپ کی کیا لگتی۔

ڈاکٹر اپنا کام کرو خاموشی سے جو بھی لگتی میری۔

بٹ سر۔

بکواس بند کرو ارش ایک دم غصے سے دھاڑا۔

جو کہاں وہ کرو نہیں تو ابھی تمہاری بوٹیاں کر کے اپنے کتوں کو کھلا دو گا۔

یہ سن کر ڈاکٹر کے پسینے چھوٹ گئے۔

ڈاکٹر ڈرتے ڈرتے بولا سر انہیں بہت ویکنس ہو گئی ہے لگتا دو یا تین دن سے انہوں نے کچھ کھایا پیا نہیں اس لیے یہ بے ہوش ہو گئی ہیں ان کا بی پی بہت لو ہو گیا ہے ان کے کھانے پینے کا خاص خیال رکھے اور کچھ میڈیسن سے انہیں ٹائم پہ دے دیجئے گا ٹھیک ہو جائے گی۔
حازم ڈاکٹر کو باہر چھوڑ کر جلدی آؤ۔

ڈاکٹر کو چھوڑ کر حازم آیا۔

جی سر۔

حازم اس لڑکی کے گھر والوں کا کچھ پتا لگا۔
نہیں سر اسے زیادہ لوگ نہیں جانتے۔
تمہیں ایک کام دیا ہے وہ بھی نہیں کر پا رہے۔
سر وہ۔

حازم جیسے ہی کچھ کہنے لگا آبی ہوش میں آگئی۔
حازم جاؤ کچھ کھانے کو لاؤ ارش بولا۔ حازم جا چکا تھا۔
لٹل گرل دو دن میں اپنا کیا حال بنا لیا ہے دیکھ لیا مجھ سے ٹکر لینے کا انجام۔
چلو جلدی اپنے گھر کا ایڈریس بتاؤ
تمہارے گھر والوں کا حال دیکھیں ہم بھی۔

بہت افسوس ہوا یہ جان کر اتنا امیر آدمی میرے گھر کا پتا نہیں لگا پایا ہا ہا ہا یہ بول کر آبی ہسنے لگ گئی۔

اور ارش کو طیش ڈلا گئی۔

چٹاخ۔۔۔ ارش نے ایک زور دار تھپڑ رسید کیا آبی کو آبی کے ہوٹ کے پاس سے خون نکال۔ آبی بولی تم کچھ نہیں کر سکتے صرف مجھے پر ہاتھ اٹھانے کے علاوہ میرے بابا کہتے تھے جو مرد عورت پر ہاتھ اٹھائے وہ نامرد ہوتا اور تم بھی ہو۔ چٹاخ۔۔۔ چٹاخ۔۔۔

ارش کے ایک ساتھ دو تھپڑوں نے آبی کے چودہ طبق روشن کر دے۔

ارش کی رگے تن گی آبی کی باتیں سن کر۔ تمہیں پتا میں تمہارا لحظ کیوں کر رہا کیوں میری ماں کی تربیت بار بار آگے آجاتی نہیں تو تم جانتی نہیں ہو میں تمہارا حال کیا کرتا۔

ابی جو پہلے ہی کمزور تھی کچھ نہ کھانے پینے کی وجہ سے ارش کے تھپڑ کھا کر بالکل ہی گر گئی۔ حازم کھانا لے آیا تھا۔ سر کھانا۔

اسے کھانا دو اور چلتا کرو۔ اور آج کے بعد میرے راستے میں نہیں انا نہیں تو بہت برا حال کرو گا ارش یہ کہتے ہی چلا گیا۔

حازم ارش سے مخاطب ہوا یہ کے کھانا کھا لیے پھر آپ کو گھر چھوڑ آؤ گا۔

نہیں کھانا کوئی کھانا نہیں چاہیے کوئی احسان۔

اور خود چلی جاؤ گی گھر۔

حازم بولا دیکھے میں نہیں جانتا آپ کی کیا دشمنی سر سے لیکن سر بہت برے بزنس مین ہیں اب ان سے دور رہنا اس بار آپ کو چھوڑ دیا لیکن اگلی بار نہیں چھوڑے گے نہ آپ کو نہ آپ کی فیملی کو۔ اور تم کون ہو جو میری فکر کر رہے۔

دیکھے آپ ابھی بہت چھوٹی ہے۔ چلے جلدی کھانا کھائے پھر گھر چھوڑ آؤ گا۔ نہیں کھانا کوئی کھانا نہیں مرتی میں اپنا بدلہ لے بغیر۔

اور یاد رکھا ایک دن میں اس جاہل آدمی سے زیادہ امیر ہو کر آؤ گی کمزور نہیں ہو میں ہارنا نہیں سیکھا میں نے اگر اس کے پاس طاقت ہے تو میرے پاس دماغ اور اللہ ہے۔ یہ کھانا میری طرف سے اپنے جاہل سر کو کھلا دینا۔ اور ہاں اسے کہنا تھپڑ کھا کر رونے والوں میں سے نہیں ہو۔ یہ کہے کر ابی جانے لگی۔

حازم ابی کی اتنی دلیری پر حیران ہوا۔

نوابزادی

رات کے دو بجے رہے تھے جب مہاویر آیا امی کل کی نہیں دو دن بعد کی ٹکٹیں ملی ہے۔ اچھا ٹھیک ہے مل توگی نہ جاو میرے بچے سو جاؤ تھک گئے ہو گئے میں تہجد پڑھ لو۔

ماہی اور مائشہ اپنے روم میں سونے کی کوشش کر رہے تھے جب مائشہ بولی ماہی یاد ہے جب ہم دو مہینے پہلے ایک شادی پہ گے تھے تو آبی نے کیا کیا تھا۔

ماہی بولی یاد ہے جب آبی اکیلے بیٹھی کھانے میں مصروف تھی اور ایک لڑکی ائی تھی ابی کے پاس آئی تھی اور ابھی نے ایسے بات کی جیسے وہ اسکول ہی نہیں گئی۔

ایک لڑکی آبی کے پاس آئی اور ابی سے باتیں کرنا شروع ہو گئی جب کے آبی جانتی بھی نہیں تھی پہلے لڑکی بولی

لڑکی " Hy

آبی _ "اسلام علیکم

لڑکی _ "Ohhh وعلیکم سلام۔؟ How are you

آبی _ "میں سمجھی نہیں کیا کہا آپ نے محترمہ؟

لڑکی _ "کسی ہو؟

آبی _ "الحمد للہ ٹھیک ہوں ☺ □

لڑکی _ "آپ کو انگلش سمجھ نہیں آتی؟

آبی _ "نہیں جی میں کبھی اسکول ہی نہیں گئی

لڑکی _ "لیکن آپ کے لہجے سے ایسا نہیں لگتا کہ آپ اسکول نہیں گئی کبھی

آبی _ "خاندانی لہجہ ہے اس لئے ایسا ہے

اتنے میں پتا نہیں ایک اور لڑکی آئی شاید اس لڑکی کی دوست تھی اس نے آبی کو دیکھ کر کہا یہ کون ہے؟
لڑکی نے جواب دیا

She is so stupid girl just looking good from their face but You know what
dear ..! She is ignorant

آبی کا (دل تو میرا کیا کہ سنا دے۔۔۔۔۔) پھر آبی نے کہا کوئی بات نہیں اتنا کہنا تو بنتا تھا ان کا

پھر دونوں نے ہنسنا شروع کیا

آبی _ "آپ نے کیا کہا؟ اردو میں اس کا ترجمہ کیجئے

لڑکی _ "میں نے کہا ہے آپ بہت خوبصورت ہیں انگلش میں خوبصورت کو stupid کہتے ہیں اور
بہت ذہین کو ignorant کہتے ہیں۔۔

آبی _ "اچھا شکریہ آپ نے میری تعریف کی لیکن میں کسی کا احسان نہیں لیتی اس لئے بدلے میں
آپ کی تعریف بھی کرنا چاہتی ہوں۔ آپ بھی ماشاء اللہ سر سے پاؤں تک بہت زیادہ stupid لگ

رہی ہیں ویسے آپ روز ہی stupid لگتی ہیں؟ یا صرف آج Makeup کی وجہ خاص stupid لگ رہی ہیں؟

اور آپ جیسی تو ignorant بندی تو میں نے کبھی اپنی زندگی میں نہیں دیکھی اور ماشاء اللہ آپ کی یہ دوسری دوست very ignorant ہیں جو شکل اور حرکتوں سے لگ رہی ہیں ماشاء اللہ ماشاء اللہ اللہ

لڑکی ___ "Just shut up"

آبی۔ "اب اس کا کیا مطلب ہے؟ اچھا اچھا سمجھ گئی آپ مجھے انگلش میں شکریہ کہہ رہی ہیں ☺ □ کوئی بات نہیں شکریہ والی کیا بات اب stupid کو stupid ہی کہوں گی کچھ اور تو کہہ نہیں سکتی

اور ___ "اللہ آپ دونوں کو ہمیشہ ignorant اور Stupid رکھے
آمین ثم آمین۔۔

لڑکی غصے سے اٹھ کے چلی گئی۔

تم اور میں پیچھے سے سب دیکھ دیکھ کر ہنس رہے تھے
اور آبی بھی ہستے ہوئے ائی اور مجھ سے پوچھنے لگی مائزہ آپ اس میں ناراض ہونے والی تو کوئی بات نہیں تھی۔

اور پھر ہم تینوں ہسنے لگے پتا نہیں کس کی نظر لگ گئی ہماری فیملی کو۔ یہ کہے کر دونوں بہنیں رونے لگی۔

ارش غصے سے اپنے فلیٹ آگیا تھا اتے ہی اپنے کمرے کو تھس نہس کر کے رکھ دیا تھا پورے کمرے میں کانچ ہی کانچ تھے غصہ کم کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ تبھی دروازے بجا اور ملازم نے آواز دی۔ سر۔۔ ضامن سر ائے ہے انہیں روکنے کی کوشش بھی کی لیکن وہ نہیں مانے رہے۔ آنے دو۔ اوکے سر۔

ضامن ارش کا یونی فیلو تھا دونوں کی بہت گہری دوستی تھی جہاں ارش بہت سنجیدگی مزاج تھا وہاں ضامن بہت نرم شوخی چنچل شرارتی مزاج تھا۔
ضامن اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا ہے ضامن کے والد بہت بڑے بزنس مین ہیں اور والدہ ہاؤس وائف۔۔

یاسر ضامن کے والد اور رابعہ ضامن کی والدہ کچھ عرصہ پہلے ہی دبئی میں شفٹ ہوئے۔

ارش یہ کیا حال بنا رکھا اپنا کیا ہوا ہے۔

کچھ نہیں یار تم بتاؤ آج اتنے دنوں بعد کیسے آنا ہوا۔

یار میں نے سوچا تم تو آؤ گے نہیں مجھ سے ملنے میں ہی آجاؤ۔ ویسے آج یہ کس کا غصہ روم پہ نکالا ہے۔۔

کچھ نہیں یار چھوڑو بتاؤں کیا کھاؤ گے۔

یار باہر چل کر کھاتے گھر کا کھا کھا تھک گیا ہوں۔

تم نے کبھی گھر کا کھانا کھایا بھی ہے۔ ضامن گھر کا کھانا کم ہی کھاتا تھا۔

گھر کا کھانا تب کھاؤ گا جب تیری بھابی آئے گی۔ ضامن نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ تو نہیں سدھرے گا۔

جو سدھر جائیں وہ ضامن ہی کیا۔

ضامن کے آتے ہی ارش نارمل ہو گیا تھا۔ یار یہ تو بتا ہوا کیا ہے جن کس بات پر آے تھے تجھے۔ لمبی کہانی ہے کھانا کھاتے ہوئے بتاتا ہوں۔

چل ٹھیک۔

نوابزادی

آبی کھانا کھائے بغیر نکل تو آئی تھی لیکن سب اسے راستے میں چکر آرہے تھے اور اسے گھر کا راستہ بھی نہیں پتا تھا۔ یا اللہ میری مدد کر مجھے بس میرے گھر تک پہنچا دیں۔

آبی کے پیچھے حازم بھی آیا تھا آبی کا پیچھا کرتے ہوئے۔ آبی چل رہی تھی کہ ایک گاڑی آئی اور آبی کو مار گئی۔ آبی کی ایک زور دار چیخ سنائے میں گونجی۔

حازم کے دل کو کچھ ہوا اسے آبی کی معصومیت بہت پسند آئی تھی حازم بھاگتے ہوئے آبی کے پاس آیا۔

انابیہ آنکھیں کھولوں انابیہ حازم کا دماغ شل ہو گیا اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا کرے آبی نیم غندگی میں جا رہی تھی اور ساتھ بڑبڑا رہی تھی۔

میں تم لوگوں کو کبھی معاف نہیں کروں گی تم لوگوں سے جلد بدلہ لوگی۔ ٹھیک ہے نہیں کرنا معاف لیکن پلینز آنکھیں نہیں کرنا بند پلینز میں اپنے کیے کی معافی مانگوں گا لیکن پلینز مجھے چھوڑ کر نہیں جانا۔ حازم نے رونا شروع کر دیا تھا اتنے میں ایک گاڑی ان کے پاس آ کر رکی۔

حازم یہ کیا ہوا ارش بھاگتا ہوا حازم کے پاس آیا۔ سر پلینز انابیہ کو بچالے پلینز سر اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے۔ ارش ایک دم ڈارہا تم پیچھے ہٹو ضامن جلدی کرو اسے ہسپتال لے کے جانا۔ یہ ہے کون۔ ضامن سوال کرنے لگا۔ میں کہہ رہا نہ جلدی چلوں ارش سرد لہجہ میں پھر بولا۔

ارش آبی کو اٹھائے گاڑی میں بیٹھ گیا اور ضامن ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا حازم ضامن کے ساتھ بیٹھا تھا۔ ابی کا سر ارش کی گود میں تھا آبی بھی ہوش میں تھی۔ ارش علی شاہ میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرو گی۔ دعا کرنا میں مر۔۔۔ جا۔۔۔ نہیں تو ت م بہت تڑپو گے۔ کبھی معاف نہیں کروں گی آبی اٹک اٹک کر بات کرتے ہی بے ہوش ہو گئی۔

ضامن جلدی چلاؤ۔ حازم تمہیں کہے کر گیا تھا نا خود چھوڑ کر انا گھر اگر اسے کچھ ہوا نہ تو تمہیں میں زندہ نہیں چھوڑو گا تمہارا عہ حشر کرو گا یاد رکھوں گے۔

سر اپ کو اب کس بات کی اگ لگ رہی تھپڑ مارتے ہوئے تو تو اپ کو کچھ یاد نہیں تھا اور اب اپ مجھے کہے رہے مجھے نہیں چھوڑے گے چھوڑوں گا تو میں نہیں اپ کو اگر اسے کچھ ہوا۔

ظلم کرتے ہوئے آپ کو اس ٹائم کچھ یاد نہیں تھا۔

جسٹ شٹ اپ اپنی بکواس بند کرو تم میرے مالک نے میں تمہارا مالک ہو اپنی اوقات مت بھولوں۔

یار تم دونوں تو مڑنا بند کرو۔ بعد میں لڑ لینا میں تو کہتا مار بھی لینا ایک دوسرے کو۔

تم اپنی بکواس بند کرو اور جلد ہسپتال پہنچو

بس آگیا۔

ضامن ہو سپیٹل پہنچ چکا تھا ارش آبی کو اٹھائیے بھاگتا ہوا ہو سپیٹل کے اندر پہنچا اور زور زور سے چلانے لگا۔

ڈاکٹر ڈاکٹر۔ اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے اسے کچھ بھی کر کے بچائے۔ دیکھے مسٹر ارش ہم اپنی پوری کوشش کرے گے۔ باکی اللہ کی مرضی۔ اپ دعائیں کرے یہ کہتے ہی ڈاکٹر آبی کے علاج کے لیے چلے گئے اور ارش حازم کے پاس آیا دھاڑتے ہوئے تمہیں کہا تھا نا اسے کھانا کھلا کے سہی سلامت اس کے گھر چھوڑ کر آنا۔

اور تم کیوں رو رہے تمہاری کیا لگتی جو آنسو بہا رہے۔
دفعہ ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے۔

یار ریلیکس کرو کچھ نہیں ہو گا ضامن نے پہلی بار ارش کو کسی لڑکی کے لیے اتنا پریشان ہوتے دیکھا تھا۔

ارش یہ کون ہے چھوٹی سی لڑکی۔ اور تم کیوں اس کے لیے اتنا پریشان ہو رہے۔

پتا نہیں یار اسے اس حالت میں دیکھ کر مجھے درد ہو رہا ایسا لگ رہا جیسے میری سانسیں اکھڑ رہی۔ ارش یہ کیا بول رہے وہ ہے کون ارش نے ساری بات ضامن کو بتا دی۔

ارش یہ تم نے ٹھیک نہیں کیا معصوم بچی کے ساتھ تم اپنی عمر دیکھو اور اس کی وہ تو تمہاری ناتشہ سے بھی ایک سال چھوٹی ہے۔ تم نے یہ ٹھیک نہیں کیا غصے میں بہت بڑا اور غلط قدم اٹھایا تم نے۔ یار میں کیا کرتا مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی۔ کہیں تمہیں اس سے پیار تو نہیں ہو گیا۔

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم مجھے اور پیار ممکن ہی نہیں میرے یار۔ تو حازم کے اس طرح ریکٹ کرنے پر تم کیوں غصہ ہوئے۔

پتا نہیں یار بس دعا کروں وہ ٹھیک ہو جائے پھر میں اس سے معافی مانگ لو گا
ارش کیا بول رہے تم اور معافی۔
اتنی دیر میں ڈاکٹر آئیں۔

ارش بھاگتا ہوا ڈاکٹر کے پاس آیا۔ ڈاکٹر وہ ٹھیک تو ہے نہ۔

جی مسٹر ارش وہ ٹھیک ہے انہیں سر پر گہری چوٹ لگی ہے اور ایک بازو بھی فیکچرز ہوا ہے۔ کچھ دن ہسپتال رہی گی تو جلدی ٹھیک ہو جائے گی۔

لیکن ارش اس کے گھر والے ضامن کچھ بولنے لگا کہ ارش نے ہاتھ اٹھا کر بولنے سے منہ کر دیا۔
تم گھر جاؤ میں یہاں ہوں اسے گھر چھوڑ کر چلا جاؤ گا اور ہاں کچھ سیکورٹی گاڑد بھی حفاظت کے لیے
کھڑے کر دو ویسے ہی آج کل بہت دشمن کھڑے ہوئے مجھے ہرانے کے لیے۔ ارش سنجیدگی سے کہتا
آبی کے پاس چلا گیا۔ ضامن بھی کا کے لیے نکل گیا۔

نوابزادی

گہری رات کا پہر تھا جب اچانک عائشہ بیگم گھبرا کر اٹھی عائشہ بیگم تہجد کی نماز پڑھ کر وہی مصلے پر ہی سو گئی تھی۔ سب اپنے اپنے کمرے میں تھے جب عائشہ بیگم کی آواز سن کر باہر آئے۔

کیا ہوا امی آپ اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہے اور آپ کو اتنا پسینہ کیوں آیا ہوا۔ ماہی ایک ہی سانس میں سارے سوالات کر رہی تھی کہ مہاویر بولا پہلے امی کو اپر تو بٹاؤ پھر سوال کرتی رہنا۔ اور عائشہ تم جاؤ امی کے لیے پانی لاؤ۔

اب بتائیں ہوا کیا ہے کیوں رو رہی۔ بیٹا میں نے آبی کو دیکھا اس کی حالت ٹھیک نہیں تھی اور وہ کہے رہی تھی کہ امی میں نے نہیں رہنا دنیا میں یہ بہت گندی پوری خون میں لت پت تھی ابی یہ کہے کر عائشہ بیگم نے پھر سے رونا شروع کر دیا۔

امی آپ دعا کرے اسے کچھ نہیں ہو گا اس کی سلامتی کے لئے نفل پڑھے اللہ سے دعا کرے اور اللہ پر بھروسہ رکھے۔ اپ تو کہے رہی تھی پنجاب کا اور آپ کا یہ حال ہے خواب سے ڈر رہی۔

کچھ نہیں ہوتا اللہ ہے اس کے ساتھ۔ ماہی بولی۔

چلے امی آپ آرام کرے اور آپ نے دوائی بھی نہیں لی چلے پہلے کچھ کہا لے پھر میں آپ کو دوائی دیتی اس کے بعد آرام کرے۔ ماہی عائشہ بیگم کو کمرے میں لے گئی۔

مائشہ نفل کے لیے چلی گئی اور مہاویر بھی مسجد چلا گیا کیوں کہ کچھ ٹائم میں فجر ہونے والی تھی۔

نوابزادی

اپنی مشکلات، آزمائشوں، خواہشات اور ناممکن حالات کو بتادیں کہ آپ کا رب سب سے بڑا ہے اس کی دسترس میں سہارا جہاں ہے اور اس کا ایک کن ساری کائنات کو ہلا کر رکھ سکتا ہے تو پھر کیا ممکن اور ناممکن؟؟

سب کچھ بس آپ کے دعا کے فیصلے پر ہے پھر آپ نے صبر کرنا ہے۔ اور کن کے معجزات دیکھنے پھر اللہ آپ کو وہاں سے نوازے گا اور آپ حیران رہ جائیں گے۔

زندگی کو یوں بنا دے اللہ،
خوشی ملے تو سجدہ کر لوں غم ملے تو صبر۔

بے شک اللہ کی آزمائش سخت ہوتی ہے
مگر وہ بندے کو اُس کے صبر سے زیادہ نہیں آزماتا ♥□

نوابزادی

حازم کو جب ارش نے غصے سے باہر نکل دیا تھا تو حازم مسجد میں چلا گیا تھا۔ اے اللہ میں جانتا ہوں کہ میں نے غلط کیا آج وہ جس بھی حال میں میری وجہ سے اللہ مجھے معاف کر دے میں نے ایک معصوم کو برباد کر دیا۔ اللہ میں نے اپنی بائیس سالہ زندگی کبھی کچھ نہیں مانگا نہ کبھی کوئی گلہ شکوہ کیا

تو نے جو عطاء کیا مجھے میری اوقات سے بڑھ کر کیا۔ لیکن آج میں تجھے سے انابیہ کی خوشیاں مانگتا ہوں اللہ اسے رسوا نہ کرنا۔ اللہ پتا نہیں پر وہ مجھے اچھی لگنے لگی ہے اللہ جی میرے دل میں اس کے لئے کوئی جزبات نہ ڈال کیوں کہ میری اوقات نہیں اسے پانے کی۔ اللہ مجھے پر رحم فرما اور مجھے معاف کر دے۔ حازم دعائیں مانگتے ہوئے سجدے میں چلا گیا۔ مسجد میں سب حازم کو دیکھ رہے تھے حازم اونچی آواز میں رو رہا تھا تبھی مسجد کا امام حازم کے پاس آیا۔ کیا ہوا برخوردار کیوں اتنا رو رہے۔ میرا دل ایک معصوم پر آگیا پر میں نے چاہتا کہ اے میرے پاس کچھ نہیں اسے دینے کو۔ برخوردار اگر اس نے تمہارے دل میں جزبات ڈالے ہیں تو سب بہتر کرے گا اور نوازے گا بھی بس اس سے سچے دل سے مانگوں وہ دے گا۔

"اور جب وہ کُن فرماتا ہے !

تو ہم جیسے ٹوٹے پھوٹے دلوں کو بھی چین، سکون اور اطمینان نصیب ہوتا ہے۔" □ ♥

نوابزادی

ارش کو حازم ایک جنگل میں ملا تھا بے ہوشی کی حالت میں تو ارش حازم کو ہسپتال لے گیا تھا اس کا علاج کروایا۔

ارش نے جب حازم سے اس کے گھر والوں کا پوچھا تو حازم نے بتایا اس کا اس دنیا میں کوئی نہیں وہ اپنے چاچو کے پاس رہتا تھا۔ اس کے چاچو نشہ کرتے تھے اور پیسوں کی خاطر اسے بیچ دیا۔ حازم کو وہ لوگ غلط کام کے لیے لے جا رہے تھے حازم نے موقع دیکھتے ہی وہاں سے فرار ہو گیا۔ اس ٹائم حازم کی عمر سترہ تھی اس لے ارش نے اسے اپنا چھوٹا بھائی اور رائٹ ہینڈ بنا لیا ارش کا ہر کام حازم کرتا تھا۔

آبی بے ہوشی تھی جب ارش آبی کے پاس آیا پہلی بار ارش کسی لڑکی کو اتنے غور سے دیکھ رہا تھا آبی کی بڑی اور مڑی ہوئی پلکے جو بند تھی تیکھی ناک جس پہ نتلی پہن رکھی تھی لال پھولے ہوئے گال گلابی ہونٹ ٹھوڑی پر گہرا ڈپل جو آبی کو سب سے الگ اردو پرکشش بناتا تھا آبی کے گال پے بھی ڈپل تھا لیکن آبی جب روتی تھی تب ہی واضح ہوتا تھا اور آبی کے پاس ڈپل یہ بات بھی کوئی کوئی جانتا تھا۔ آبی دیکھنے میں بڑی لگتی تھی قد کی وجہ سے۔

ارش آبی کو دیکھ ہی رہا تھا جب ارش کا فون رنگ ہوا۔ ہاں حازم بولوں۔ سر آبی کیسی ہے۔ ٹھیک ہے تم اس کے گھر کا پتا کرواؤ اوکے سر۔ کال کٹ چکی تھی تبھی ایک نرس اندر آئی۔ ارش نے نرس سے پوچھا اسے کتنی دیر میں ہوش آئے گا۔ سر انہیں کچھ دیر میں ہوش آجائے گا۔ ٹھیک ہے میں اس کا خیال رکھنا میں گھر سے فریش ہو کر آیا اور اسے کہیں جانے نہیں دینا اگر یہ گئی تو تم لوگوں کی خیر نہیں۔ ارش نرس کو سمجھا کر جا چکا تھا نرس کافی ڈر گئی تھی اس لیے آبی کے پاس ہی رہی۔ جب اچانک آبی جو ہوش آیا۔ ابی نے ارش کی باتیں سن لی تھی اس لیے نرس کو پتا نہیں لگنے دیا کہ آبی ہوش میں۔ ابی کے ہاتھ میں ڈرپ لگی تھی ابی کو بھوک کا احساس ہوا تو آبی نے نرس کو آواز دی۔ اپ ہوش میں آگئی اب کیسا محسوس کر رہی۔ ٹھیک ہو ایک اتنا بول کر ابی چپ ہوئی پھر سے نرس بولی۔ اپ کو کچھ چائیے۔ جی مجھے بھوک لگی۔ اچھا آپ رکے میں آپ کے لیے کھانے کے لیے کچھ لائی۔

نرس بول کر باہر چلی گئی آبی نرس کا انتظار کر رہی تھی جب نرس آبی کے لیے فروٹ لے کر آئی۔ آپ یہ کھائے آپ کو ان کی ضرورت ہے کافی کمزور لگ رہی۔ میں آپ کو کٹ کر کے دیتی۔ نہیں رہنے دیں میں ایسے کھا لوگی۔ اوکے۔

آبی اب کسی طرح ارش کے آنے سے پہلے جانا چاہتی تھی۔ ابی ایک سیب کھایا جب اچانک نرس کو آواز دی۔ مجھے پانی چاہیے۔ اوکے میں لا کر دیتی ہو آپ رکے روم میں پانی نہیں تھا اس لیے نرس باہر سے لینے گئی۔

آبی نے جلدی سے ڈرپ نکلی جس کی وجہ سے ہاتھ سے خون نکلنا شروع ہو گیا لیکن آبی کو نرس اور ارش کے آنے سے پہلے نکلنا تھا اس لیے جلدی جلدی کرتے باہر آئی آبی نے عبایا نہیں پہنا تھا گھر کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ابی کا ڈپٹا اب بھی آبی کے پاس تھا آبی دبے پاؤں چلنے لگی آبی نے منہ پر نقاب کر لیا تھا۔ ابی چھپتے چھپاتے ہاسپٹل سے باہر آگئی تھی ابی کے پاس گھر جانے کے پیسے نہیں تھے اس لیے آبی پیدل چلنے لگی آبی چلتے چلتے کافی دوڑ آگئی تھی۔ جب اچانک آبی کے پاس دو لڑکے آئے

کہا جا رہی رہی جانے من اکیلے اکیلے آؤ ہم چھوڑ آئے آپ کو آپ کے گھر۔
اپنی بہن کو چھوڑ کر آؤ پہلے پھر مجھے بھی چھوڑ کر آنا۔
ہماری تو کوئی بہن نہیں ہے۔

لڑکا خباست سے ہستے ہوئے بولا۔ دفعہ ہو جاؤ خبیثوں نہیں تو میں نے تمہاری ٹانگیں توڑ کر ہاتھ میں دے دیں۔

ارے باجی آپ تو برا ہی مان گئی ہے۔

دونوں لڑکے ہسنے لگے۔

آبی نے جھک کر پھتر اٹھائے اور ان لڑکوں کو مارنا شروع کر دیا۔

او بھائی جلدی کر یہ لڑکی پاگل ہو گئی۔

بغیر توں رکوں مار کھا کر جاؤ۔

اللہ جی پلیز میری مدد کر۔

آبی چل رہی تھی کہ ایک رکشہ والا آیا۔ آبی نے آواز دے کر روکا۔

بھائی پلیز مجھے میرے گھر چھوڑ دے آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔

بی بی جی پیسے لگے گے۔

بھائی میرے پاس پیسے نہیں۔

بی بی جی معاف کرو۔ اچھا روکو بھائی۔

آبی نے اپنی نوز پن اتار کر رکشے والے کو دے دی۔

بیٹھ جاؤ بی بی۔ ابی نے ایڈریس بتایا اور بیٹھ گئی۔

نوابزادی

نرس جیسے ہی پانی لے کر اندر آئی آبی کو نہ دیکھ کر ڈھونے لگی۔ اف یہ لڑکی کہاں چلی گئی ابھی تو یہ ہی تھی۔ نرس رونے والی ہو گئی تھی ارش کی باتیں یاد کر کے۔ باہر سکیورٹی گارڈ سے پوچھنے گئی۔

اندر جو لڑکی تھی آپ لوگوں نے اسے باہر جاتے دیکھا کیا؟
نہیں میں تو واش روم گیا تھا۔ تم یہاں تھے نہ تم نے نہیں دیکھا کیا۔ ایک گارڈ نے دوسرے والے سے پوچھا۔ نہیں میں کال سننے گیا تھا یہاں سنگز نہیں آرہے تھے۔

دو منٹ انتظار نہیں کر سکتے تھے کیا۔ اب سر بتائے گے۔
میں سر کو کال کر کے بتاتی ہوں۔ نرس یہ کہے کر کال کرنے لگی تھی کہ حازم آگیا۔

کیا ہوا تم لوگوں اتنے پریشان کیوں ہو انابہ تو ٹھیک ہے نہ حازم بولے ہوئے جلدی سے اندر روم میں گیا۔

نرس۔ حازم اتنی اونچی آواز میں چلایا کہ ڈاکٹر بھی آگے۔
سر کیا ہوا کیوں شور کر رہے۔ یہ ہو اسپٹل ہے۔ گھر نہیں۔
میں جانتا ہوں یہ گھر نہیں ہو اسپٹل ہے۔ حازم ڈاکٹر سے بول کر نرس اور گارڈ کی طرف متوجہ ہوا تم لوگوں کو ذمہ داری دے کر گئے تھے نہ سر۔

بتاؤ کہا ہے انابیہ۔

بولوں۔ حازم اتنی اونچی آواز میں دھڑا کہ حازم کو دیکھ کر سب دڑ گے

سر میں تو ان کے لیے پانی لینے گئی تھی انہوں نے پانی مانگا تھا۔

اور سر میں واش روم گیا تھا۔ بکواس بند کرو اپنی۔ حازم نے جلدی سے ارش کو کال ملائی۔

سر۔ انابیہ کہیں چلی گئی ہے۔

اوکے سر۔

کال کٹ چکی تھی۔ پورا ہوسپیٹل چیک کرو۔ اتنی جلدی زیادہ دور نہیں گئی ہوگی۔ مجھے سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھو۔ ہر جگہ شور مچ گیا تھا صرف ایک آبی کے غائب ہونے پر۔

نوابزادی

ارش روم میں بیٹھا آبی کا سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک فون بجا۔

ہاں حازم بولوں۔ کیا بکواس کر رہے تم یہ کیسے ہو سکتا۔ میں تھوڑی دیر میں پہنچ رہا جب تک پتا کرو کہا گی نہیں تو سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اپنے کتوں کو ڈالوں گا یاد رکھنا۔ ارش جلدی سے گاڑی کی چابی اٹھاتے نیچے بھگا تھا۔ اور تیز ڈرائیونگ کرتے جارہا تھا۔ کہیں بار گاڑی کا ایکسیڈینٹ ہوتے ہوتے رہے گیا۔ ارش ہو اسپتال پہنچ چکا تھا۔ اور پورا ہو اسپتال سر پر اٹھا رکھا تھا۔ اس کے بازوؤں کی ابھری نسین اس کے شدید غصے میں ہونے کا پتہ دے رہی تھیں۔

ایسے کیسے غائب ہو گئی تم سب مر گئے تھے کیا ایک لڑکی نہیں سنبھال سکے۔ اگر لڑکی نہیں ملی تو میں نے یہ ہو اسپتال بند کرو دو گا۔ کچھ بھی کرو لڑکی ڈھونڈوں۔
حازم کچھ پتا لگا
- سر انابیہ -

کیا انابیہ انابیہ لگا رکھی ہے تم نے تمہاری بہن لگتی کیا ارش کی غصے سے رگیں تن گئی تھی ارش کا غصہ ساتویں آسمان پر تھا۔

نہیں سر جلدی بکواس کرو۔ سر کیمرے میں ایک لڑکی دیکھائی دی ہے اس نے اپنے آپ کو بلیک ڈپٹے میں چھپا رکھا تھا۔

کچھ بھی کرو مجھے آدھ گھنٹے میں لا کر دو اسے نہیں تو اپنا حشر یاد رکھنا۔ اور تم دونوں کو تو میں اپنے کتوں کے آگے ڈالتا۔ سر پلیز ایسا نہ کرے ہم سے غلطی ہوئی گئی ہمیں معاف کر دے۔ ارش ان سنی کرتا لات مار کر آگے چلا گیا اور کال ملانے لگا۔ ہلو ہاں ایک ہو سپیٹل کا نام بتا رہا اسے بند کرواؤ۔

ارش بول کر جانے لگا کے ڈاکٹر آگے نہیں سر آپ ایسا نہیں کر سکتے ہمارے ساتھ پلیز سر ہم پر رحم کرے۔ سر آپ کو اللہ کا واسطہ ایسا نہ کرے ارش نے کسی کی نہیں سنی اور باہر چلا گیا۔ ارش نے آبی کے پیچھے پورے شہر کا نظام درہم برہم کر دیا تھا صرف منٹوں میں۔

نوابزادی

آبی گھر پہنچ گئی تھی اب آبی اپنے گھر کے پاس کھڑی تھی رات کے اس وقت دس بج رہے تھے۔ ٹھک ٹھک

آبی نے دروازہ بجایا۔ کون ہے اندر سے مائشہ کی آواز آئی۔ کون ہے کوئی بولے گا بھی مائشہ نے اپنے دیہان میں دروازہ کھولا آگے آبی کو دیکھ کر مائشہ کے آنسو نکلنے لگ گئے مائشہ نے سب کو آواز دینا شروع کر دی۔

امی ماہی۔ مہاویر دیکھوں کون آیا ہے۔

مائشہ بیگم نے جیسے آبی کو دیکھا اسے جلدی سے گھر کے اندر کر لیا۔

ماہی اور مائشہ رونے لگی گئی تھی بہن کو دیکھ کر مہاویر آبی کے پاس آیا۔ ابی کہا چلی گئی تھی تجھے ہم نے کہا کہا نہیں ڈھونڈا۔ اور تجھ ہوا کیا ہے اتنی چوٹے کیسے لگی بول نہ۔ آبی تو ماں کی آنکھوں میں بے گانی دیکھ کر کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی۔

ماہی جیسے آبی کے پاس جانے لگی مائشہ بیگم بول پڑی۔

آبی جہاں سے آئی ہے واپس چلی جا تو ہمارے لیے مر گئی ہے ہم تجھے دفنا چکے اور سب کو یہ ہی بتایا ہے کہ تو مر گئی۔

آبی ماں کی باتیں سن کر ہوش میں آئی۔

امی کیا بول رہی امی میں خود کہی نہیں گی تھی مجھے اغوا کیا گیا تھا امی۔ اسے نابولے میں تو آپ کی سب سے چھوٹی لاڈلی بیٹی ہوں نہ ایسے نہ کرے آپ عائنہ بیگم کے ہاتھ پکڑنے لگے انہوں نے آپ کی جھٹک دیا۔

نہیں اب تو ہمارے ساتھ نہیں رہے سکتی پوری دو راتیں باہر گزاری ہے تیرا کون یقین کریں گا تیری باتوں پر میں ایک تیری وجہ سے ماہی مائنہ اور مہاویر کی خوشیاں برباد نہیں کر سکتی۔ کاش جب تو پیدا ہوئی تھی میں تب ہی مار دیتی تو اچھا ہوتا آج اتنی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا ہمیں۔ تو ہے ہی منہوس۔ جا چلی جا ہماری زندگی سے دور۔

آپ تو ماں کی باتیں سن کر پاگل ہونے کو تھی ابی کے کان سیسی سئی کرنے لگے تھے۔ امی کیا بول رہی ہے اس کی حالت دیکھے اس پر رحم کرے۔ اس کی اتنی عمر نہیں ہے کہ وہ کہیں رہے ہمارے بنا۔ اور وہ بول رہی نے کے اسے اغوا کیا تھا پھر۔ مہاویر بولا میں نے بول دیا نا بس اب یہ تماشا ختم کرو اسے جلدی واپس بھجو کہیں محلے سے کو دیکھ نہ لے۔

امی ماہی بولی۔ امی ایسا نہ کرے وہ کہا جائے گی کیسے رہے گی اتنی ظالم نہ بنیں۔ مائنہ بھی آپ کی حق میں بولنے لگی جب عائنہ بیگم بولی۔ ٹھیک ہے ایک شرط پر اسے میں گھر رکھو گی۔

کون سی شرط امی تینوں بہن بھائی ساتھ بولے۔ ابی تو زبان کو فقل لگے کھڑی تھی اسے تو بس ماں کی باتیں سنائیں دے رہی تھی کہ وہ پیدا ہوتے مار دیتی منہوس ہے۔

آبی کو شادی کرنی ہو گی جس سے بھی میں بولوں اور شادی کے بعد آبی کبھی گھر نہیں آئے گی نہ کوئی رابطے رکھے گی ہم سے تم میں سے جس کو ملنا ہوا تم اس کے گھر چلے جانا ملنے۔

امی یا کیا بول رہی اس کی عمر نہیں شادی کی۔ ماہی مائشہ اور مہاویر عائشہ بیگم کو سمجھا رہے تھے جب آبی بولی۔

رہنے دو تم لوگ امی آپ سہی بول رہی کہ کاش میں پیدا ہوتے مر جاتی۔ جب بچپن میں پیدا ہوتے ہی ماں سے دھتکار ملی تو ایسی اولاد کو تو مار دینا چاہیے۔

بچپن سے ہی دتکار مل رہی آج کون سی نئی بات ہے جب کبھی ماہی اور مائشہ مزاق میں بولتی تھی نہ کہ جب میں پیدا ہوئیں تو مجھے آپ نے اپنانے سے منا کر دیا آپ کو بیٹا چاہیے تھا تو مجھے لگتا تھا جیسے کوئی میرے دل پر مار رہا میں بہت مشکل سے یہ بات برداشت کرتی تھی۔ میں سوچتی تھی کہ میرا کیا قصور ہے کہ میں لڑکی پیدا ہوئی میں نے تو نہیں کہا تھا کہ مجھے پیدا کرو۔

ہر بار مزاق میں میں دل کے ٹکڑے ہوتے تھے لیکن میں برداشت کر جاتی تھی مجھے لگتا تھا میں ابھی مر جاؤ گی لیکن نہیں مری آج کے دن کے لیے میں اکثر نماز میں اپنے لیے موت مانگتی تھی لیکن نہیں آتی تھی میں اللہ سے پوچھتی تھی کہ اللہ کیوں نہیں دیتا موت کیا اللہ کہ پاس بھی میرے لیے جگہ نہیں۔ میں وہ بد نصیب ہو جو حسرت کرتی رہے گی اپنی ہی موت کی لیکن موت نہیں ملی۔ ابی روتے روتے فرش پر بیٹھ گئی۔

سہی کہتی ہے آپ میں ہو منہوس مجھے تو کسی گاڑی کہ نیچے آکر مر جانا چاہیے۔ نہیں بلکہ زہر کھا کر مر جانا چاہیے میری ضرورت ہی نہیں جب کسی کو تو زندہ رہے کر کیا کرنا۔

میں راتوں کو اٹھ کر اپنے لیے موت مانگتی لیکن نہ ملی مجھے تو میری اپنی ماں نے نہیں اپنایا۔ میں نے ایسا کون سا گناہ کر دیا لڑکی بن کر میرے بس میں ہوتا تو میں پیدا ہی نہیں ہوتی۔ مجھے تو یاد بھی نہیں کہ میں نے کبھی آپ کی گود میں سر رکھا ہو۔ جب ماہی یا مائشہ آپ کی گود میں سر رکھتی تو میرا بھی دل کرتا میں رکھو لیکن جب آپ کے پاس آتی تو آپ کہتی جا دفعہ ہو جا ڈرامے بعد میں کرنا۔ پھر میں اپنی جھوٹی ہنسی سنا دیتی آپ کو۔ آپ تو میری جھوٹی ہنسی بھی نہیں سمجھ سکتی۔

میں تو ایک ان چاہی اولاد ہوں۔ کاش مر جاتی میں۔

آبی کی حالت دیکھ کر سب ڈر گئے تھے عائشہ بیگم کو بھی کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔ ماہی اور عائشہ جیسے آبی کے پاس آنے لگے آبی نے مناکر دیا اپنے پاس آنے سے۔

بس بہت رو لیا میں نے اپنی زندگی میں اب نہیں۔ مرگئی نہ میں آپ سب کے لیے تو ٹھیک ہے پھر ایسے تو ایسے سہی۔ مر کر بھی اپنی شکل نہیں دیکھاؤ گئی میں آپ سب کو۔ بھول جائیں کہ کوئی انابہ تھی۔ اللہ جی کیوں میں تو نہیں تھی لاڈلی کسی کی پھر میری اتنی زندگی مشکل کیوں۔

آبی کی آوازیں دل دہلانے والی تھی۔ عائشہ بیگم کا تو آبی کو دیکھ کر سر چکرا گیا اور ہو بے ہوش ہو گئی۔

آبی جا کمرے میں جا۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ ماہی عائشہ امی کو اندر لے جاؤں۔ نہیں بھائی میں اب نہیں رہوں گی آپ لوگ امی کا خیال کرنا۔ بکواس بند کر اور کمرے میں جا پہلے تیری وجہ سے بہت پریشانی اٹھائی ہے۔ مہاویر امی کو حوش نہیں آرہا جا ڈاکٹر لے کر ا۔

ماہی بھاگتی ہوئی کمرے سے باہر آئی مہاویر کو بتانے۔

ماہی مائشہ عائشہ بیگم کے ساتھ لگ گئی۔ اور مہاویر ڈاکٹر کو لینے چلا گیا۔

آبی آسمان کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگی۔ اللہ جی اتنی عمر نہیں جتنی آزمائش ڈال رکھی مجھ پر تیرے بندے تو رحم نہیں کرتے تو ہی کر لے۔ ابی اللہ سے بولتی ہوئی گھر سے باہر نکل گئی جس طرح آئی تھی اسی طرح واپس چلی گئی۔

نوابزادی

حازم ہر جگہ تلاش کر چکا تھا لیکن آبی نہیں ملی حازم کو ارش نے پورے شہر کی پولیس کو آبی کے پیچھے لگا رکھا تھا لیکن انہے بھی نہیں مل رہی تھی۔ ارش بیٹھا سگریٹ نوشی کر رہا تھا جب ارش کا فون رنگ ہوا۔

بولوں افسر کچھ پتا لگا۔ سر ایسے مشکل پیش آ رہی ہمیں تلاش کرنے میں آپ کے پاس کوئی تصویر ہو گئی اگر وہ مل جائے تو آسانی ہوگی۔

میرے پاس ہوتی تو تم لوگوں کو بولتا ڈھونڈنے کا۔ اس کے اکیڑمی جاؤ اور وہاں سے اس کے گھر کا پتا کرو مجھے چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر لڑکی چاہیے نہیں تو تم لوگوں کی وردیاں اتروا دو گا۔ گوٹ اٹ۔ ارش بول کر کال کاٹ دی۔

ارش کا غصے سے بڑا حال ہو رہا تھا۔ ایک بار تم مل جاؤ لٹل گلر پھر تمہیں بتاؤں گا ارش علی شاہ سے دور جانے کا انجام قید کر لو گا پھر دیکھتا ہوں کیسے مجھے سے بھگاتی۔

نوابزادی

حازم کو آبی کے گھر کا پتا لگا گیا تھا حازم ارش کو بتائے بنا آبی کے گھر جا رہا تھا۔ حازم نے ایک دوکان دار سے پوچھا نواب صاحب کا گھر کون سا۔

کیا ہوا تعزیت کیلئے آئے ہو۔ دکان دار بولا۔

تعزیت کس چیز کی۔ تمہیں نہیں پتا کیا؟ کیا رشتہ ہے تمہاراں سے۔

حازم کو غصہ اگیا۔ اپ بتا رہے یہ نہیں۔ ارے جوان غصہ کیوں ہو رہے۔ نواب صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی کا انتقال ہو گیا۔

کیا بکواس کر رہے۔

جی نہیں۔ میں بکواس نہیں کر رہا کل ہی پتا لگا ہے کی اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور اسے پنجاب ہی دفنا دیا گیا۔

پتا نہیں ایسا کون سا کارنامہ کیا ہے کہ گھر والے گئے ہی نہیں اسے دیکھنے بھی۔

حازم کو تو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ دکان دار بول رہا تھا۔ لیکن حازم سن ہی نہیں رہا تھا۔ حازم وہاں سے بھاگتا ہوا گاڑی میں بیٹھا اور ارش کے پاس پہنچا۔
حازم کا تو رنگ فق ہو گیا تھا۔

نوابزادی

ضامن اور ارش بیٹھے تھے جب ضامن بولا۔ ارش کیوں پاگلوں کی طرح ڈھوڈن رہا۔ اس سے بدلہ لے کر چین نہیں آیا کیا جو اب پھر اسے ڈھونڈ رہا۔ تمہیں جو کام کہا وہ کرو میرے معاملات میں مداخلت کرنے کی ضرورت نہیں۔

اتنے حازم بھی پہنچ گیا۔

حازم کچھ پتا لگا۔

بولوں نہ تمہارا رنگ کیوں اڑا ہوا۔ بتاؤ گے کیا ہوا ہے۔

سر وہ۔ وہ۔ کیا وہ وہ لگا رکھا ہے جلدی بولو بھی۔

سر مجھے انابیہ کے گھر کا پتا لگا گیا ہے۔

کیا اور تم اب بتا رہے۔ بتاؤ ایڈریس۔

سر میں گیا تھا گھر دیکھنے وہاں ایک دوکان دار سے پوچھا تو اس نے بتا اس کی فیملی والے بول رہے کہ اس کا اکیسڈیٹ ہو گیا اور اسے پنجاب میں دفنا دیا گیا ہے۔

کیا بکو اس کر رہے آج ہی تو وہ غائب ہوئی۔ ایسے کیسے مر گئی اور دفنا دیا۔ ارش کا تو غصے سے برا حال تھا آبی کے بارے میں بات سن کر اور ضامن کو تو صدمہ ہی لگ گیا ہو جیسے۔

ارش دیکھ تو نے اچھا نہیں کیا اس معصوم کے ساتھ اس فیملی نے اسے مار دیا۔ صرف تیری ضد کی وجہ سے۔ تجھی میں سوچو کہ ایک لڑکی گھر سے غائب اور اس کے غائب ہونے کی کوئی رپورٹ درج کیوں نہیں۔ انہوں نے بدنامی کے ڈر سے رپورٹ نہیں کروائی۔ صرف تیری وجہ سے تو نے ایک معصوم کی زندگی برباد کر دی ارش۔

کیا بکو اس کر رہے ہو اتنے جاہل لوگ ہیں کہ اس مار ہی دیا۔ ڈیم ڈٹ۔ حازم وہ ابھی اپنے گھر ہی گئی ہو گئی۔

جلدی گاڑی نکالوں۔

میں تم لوگوں کے ساتھ نے جا رہا ایک معصوم کی زندگی برباد کر کے کیسے چین سے بیٹھے ہو اور اب اس کا تماشا دیکھنے اس کے گھر جا رہے یار شرم کرو ارش تمہارے گھر بھی ایک بہن ہے یہ سب کرتے تمہیں نتاشہ یاد نہیں آئی۔

کل کو یہ ہی سب آگر تمہاری بہن کے ساتھ ہوتا تو کیا کرتے۔

ضامن بکو اس بند کرو میری بہن کہا سے اگی بیچ میں میں صرف اسے سبق سکھانے کے لیے یہ سب کیا تھا اس کی زندگی برباد کرنے کے لیے نہیں۔

تم نے جس بھی مقصد کے لیے کیا ہو لیکن اس کی زندگی تو ہو گئی نہ برباد تمہیں نہیں پتا نہ چھوٹے گھروں میں کیا ہوتا اگر ان کی بیٹی صرف دو گھنٹے بھی اگر گھر سے باہر رہے وہ تو پھر دو دن گھر سے باہر رہی ہے اسے اب اپنائے گا کون۔

اسے میں اپناؤ گا بس اب ٹائم مت برباد کرو نہیں انا نہ آؤ میں جا رہا۔

ارش تیرا تو اللہ مالک ہیں

آبی چلتے چلتے گھر سے بہت دور نکل آئی تھی اسے نہیں پتا تھا س نے کہا جانا بس چلتی جا رہی تھی ابی سنسان روڈ پر اکیلے چلتے چلتے تھک گئی تھی اس لیے سڑک کے کنارے بیٹھ گئی ابی رو نہیں رہیں تھیں...

اپنے انسان کو اتنا مجبور کر دیتے کہ وہ نہ تو رونے کے قابل ہوتا نہ کچھ بولنے کے انسان کبھی کبھار اتنا مجبور ہو جاتا کہ اپنے ہاتھوں سے ہی رابطوں کی ڈوریاں کاٹ دیتا ہے۔ چاہے کسی سے اسکی اپنی زندگی ہی کیوں نا جڑی ہو۔ لیکن یہ سب بھی وہ دوسروں کے لئے کرتا ہے تاکہ وہ آگے بڑھ سکیں۔ اگر اس کا بوجھ پیاروں کے لیے دشواریاں پیدا کر رہا ہے تو وہ خود ہی اپنا بوجھ اتار دیتا ہے۔ مسکراتا ہوا۔ سینے پر بے وفائی، باغی اور تہمتوں کے ستارے سجاتا ہوا خود کو تاریک گھاٹیوں کے سپرد کر دیتا ہے۔

ابی نے بھی کچھ ایسا ہی کیا
آبی بیٹھی تھی سڑک کے کنارے جب ابی کے پاس ایک بزرگ خاتون آئی۔

بیٹا اتنی رات کو یہ کیوں بیٹھی ہو۔ گھر کہاں ہے تمہارا بیٹا۔ میرا کوئی گھر نہیں۔ اچھا نام کیا ہے بیٹا۔ میرا نام انابہ ہے۔ گھر میں کون کون ہے۔ کوئی نہیں میرا اس دنیا میں اللہ کے سوا۔ بیٹا کوئی تو ہو گا۔ کس کے پاس رہتی تھی اب تک۔ نہیں میرا کوئی نہیں کسی کے پاس نہیں رہتی۔ ابی غیر نقتہ حالت میں زمین کو دیکھی جا رہی تھی۔

اچھا بیٹا رات کو تمہارا یہاں رہنا ٹھیک نہیں میرے ساتھ چلوں میرے گھر۔ ا جاؤ بیٹا میں تمہاری ماں کی طرح ہی ہو۔ ابی اچانک بولی نہیں میری ماں کی طرح نہیں ہے آپ۔ اچھا بیٹا میرے ساتھ چلوں۔ بوڑھی عورت آبی کو اپنے ساتھ لے گئی اپنے گھر۔

پاس میں ہی تھا ان کا گھر۔ چوٹا سا ایک کمرے کا مکان تھا جس میں وہ اکیلی رہتی تھی گھر بھی کچا تھا۔ بیٹا یہ میرا گھر ہے چھوٹا سا میں اکیلی رہتی میری کوئی اولاد نہیں۔ تم یہاں آرام سے رہے سکتی ہوں میں زمین پر سو جاؤ گی تم چارپائی پر سو جانا۔ تب تک تم منہ۔ دھو لو میں کھانا لاتی تمہارے لیے۔

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔

میرا بچہ کھانے سے کیسی ناراضگی۔ گناہ ہوتا کھانے کو منا کرنا اللہ ناراض ہوتا۔ چلو شاباش میرا بچہ منہ دھو میں کھانا لاتی ہوں۔

نوابزادی

ارش اس دکان دار سے ابی کے گھر کا پتا کر کے آبی کے گھر کے پاس پہنچ گیا تھا۔

عائشہ بیگم کو جب سے ہوش آیا تھا تب سے وہ آبی کو بلا رہی تھی مہاویر آبی کو بلانے اس کے کمرے میں گیا تھا لیکن وہ نہ ملی پورے گھر میں تلاش کیا لیکن نہیں ملی۔ مہاویر آبی کو ڈھونڈنے باہر چلا گیا تھا۔ ماہی اور عائشہ بیگم کو سنبھال رہی تھی اور خود بھی رو رہی تھی۔ جب اچانک دروازہ بجا۔

میری آبی آگی جا ماہی بہن کو لے کر آ۔ جا میری آبی کو لے اس کی طبیعت نہیں ٹھیک پتا نہیں کھانا بھی کھایا ہے کہ نہیں۔

اچھا امی میں دیکھتی ہوں پلیز آپ رونا بند کرے۔ عائشہ بولی۔ ماہی جا دروازہ کھول میں امی کو سنبھالتی۔

ماہی نے جیسا دروازے کھولا آگے سے آنجان شخص کو دیکھ کر گھبرا گئی۔
 جی آپ کون آپ کو کس سے ملنا۔
 یہ نواب صاحب کا گھر ہے۔ ارش نے گھبرایا آواز میں پوچھا۔

جی یہ ان کا گھر ہے آپ کون ہے۔

انابیہ کھا ہے اسے بلاؤ۔ یہ کوئی انابیہ نہیں رہتی۔ آپ جاسکتے ماہی نے گھبرا کر جیسے دروازہ بند کرنا چاہا
 ارش نے دروازے کے نیچے پاؤں رکھ دیا۔

دروازے کی آواز سن کر عائشہ بیگم اور عائشہ بھی آگے تھیں۔ عائشہ بیگم بولی۔ کہاں ہے میری آبی اور یہ
 لوگ کون ہیں۔ انابیہ کہاں ہے اسے بلاؤ نہیں تو آپ سب کے لیے اچھا نہیں ہو گا۔

انابیہ نہیں ہے گھر آتا بول کر عائشہ بیگم رونے لگی۔

تو کہاں ہے انابیہ وہ گھر آئی تھی نہ اور آپ نے لوگوں سے جھوٹ کیوں بول رکھا کہ وہ مر گئی۔

بتائیے کون ہے آپ ارش اتنی اونچی آواز میں ڈھاڑ رہا تھا کہ ماہی اور مائشہ عائشہ بیگم کے پیچھے سہم کر کھڑی ہو گئی۔

اپ ہے کون کیوں بتائیں ہم آپ کو اپنے گھر کی باتیں دیکھے ہم آپ کو نہیں جانتے اور آپ اپنی آواز آہستہ رکھ کر بات کریں۔

ماہی اپنا ڈر خوف سائیڈ پر رکھ کر ارش سے بولی۔

لڑکی آرام سے بول رہا ہوں بتاؤ مجھے کہاں ہے انابیہ نہیں تو تم سب کے لیے اچھا نہیں ہو گا

دیکھے آپ ہم سے اس طرح بات نہیں کر سکتے۔

میں کس طرح بات کر سکتا ہوں اور کسی طرح نہیں مجھے مت سکھاؤ جو پوچھا اس کا سیدھی طرح جواب دو ارش دھاڑا۔

ماہی تو چپ کر جا میں بتاتی ہوں۔۔

میں انابیہ کی ماں ہوں۔ وہ آئی تھی گھر لیکن میں نے اسے باتیں سنا کر گھر سے نکال دیا۔ عائشہ بیگم بول کر اونچی آواز میں رونے لگی۔ ارش عائشہ بیگم کی باتیں سن کر غصے سے پاگل ہو گیا ارش کی رگے تن کی آنکھوں میں وحشت آنے لگی تھی ارش کو دیکھ کر اب عائشہ بیگم بھی ڈر گئی تھی۔

۔ محلے والے بھی سب دیکھ رہے تھے مہاویر جیسے گھر آنے لگا باہر رش اور گھر سے کسی مرد کی آواز سن کر بھاگتا ہوا گھر میں داخل ہوا۔

میں پوچھ رہا تھا ہے انابیہ تم لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی اسے گھر سے نکلنے کی اگر وہ مجھے نہیں ملی تو یاد رکھنا اس دن تم سب کا اس دنیا میں آخری دن ہو گا۔

ارش کی بات سن کر مہاویر کو بھی غصہ آنے لگے غصے سے تن فن کرتے ہوئے ارش کے پاس پہنچا۔ تم ہو کون اور تمہاری ہمت کیسے ہوئی میں گھرا کر میری ماں بہن کو دھمکی دینے کی۔

سارے گاڈ مہاویر کو دیکھ کر اس کے سر پر گن رکھ دی۔ گن مہاویر کے سر پر دیکھ کر ماہی اور مائشہ نے چیخے مارنا شروع کر دی اور عائشہ بیگم نے رونا شروع کر دیا۔

چپ بلکل چپ مجھ آواز نہ آئے کسی کی بھی ارش سرد لہجے میں بولا۔ اگر مجھے انابیہ نہیں ملی تو یاد رکھنا میں تم سب کا حشر کیا کرتا ہوں۔

ارش دھمکی دیتے باہر چلا گیا۔

عائشہ بیگم کی طبیعت خراب ہو گئی انہیں مائشہ اور ماہی کمرے میں لے گئی مہاویر بھی پیچھے آیا تھا کمرے میں جب عائشہ بیگم بولی۔

بیٹا یہ بندہ بہت خطرناک لگ رہا ہے ایک اولاد کھو چکی ہو اب تم لوگوں کو نہیں کھو سکتی کل ہی پنجاب چلتے یہاں رہے گے تو لوگوں کی باتیں اور اس انسان نے ہمیں مار دینا ہے۔

عائشہ بیگم کی باتیں سن کر مہاویر کو غصہ آگیا۔

امی صرف آپ کی وجہ سے آبی گی ہے آپ سے اگر یہ سب نہ بولتی تو کبھی نہیں جاتی۔ آپ نے اسے مجبور کیا۔

عائشہ بیگم بیٹے کی باتیں سن کر گر گئی۔

غصے سے بولتا مہاویر باہر چلا گیا۔ ماہی عائشہ بیگم کو دوائی دے کر باہر آگئی اور عائشہ بیگم کا سر دبانے لگی امی اپ پریشان نہ سب ٹھیک ہو جائے گا اپ ٹینشن نہیں لے اپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔

نوابزادی

آبی نے کھانا کھا لیا تھا آبی اماں کے پاس بیٹھی تھی جب اماں نے بولنا شروع کیا۔ بیٹا اپنے بارے میں کچھ بتاؤ نہ تمہاری عمر تو اتنی نہیں لگتی۔ گھر کہا ہے گھر میں کون کون۔ اماں میرا اس دنیا میں کوئی نہیں میں اکیلی ہوں۔ نہیں بیٹا ایسے نہیں بولتے اللہ ہے تمہارے ساتھ۔

تمہیں پتا میں بھی پہلے اکیلی تھی کوئی نہیں تھا میرا اپنا میرے اماں اباں کا انتقال ہو گیا تھا۔ پھر میں اپنی مامی کے پاس رہنے لگی انہوں نے میری جلدی شادی کر دی۔ پھر میں اپنے شوہر کے ساتھ رہنے لگی۔ پانچ سال تک اولاد نہیں ہوئی تو انہوں نے شادی کر لی دوسری پھر جب ان کی دوسری بیوی سے اولاد ہوئی تو انہوں نے اپنی دوسری بیوی کے کہنے پر مجھے طلاق دے دی۔ پھر میں اکیلی ہو گئی۔ اپنی

مائی کے گھر گئی تو انہوں نے نہیں رکھا پھر میں نے کام کرنا شروع کیا اور بس اب بھی میں اللہ کے اسمارے ہوں اب تک اس پاک ذات نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ تم بھی اللہ پر یقین رکھو وہ اپنے پیاروں کو ہی آزماتا ہے اور پھر اسے اس کی چاہت سے بڑھ کر نوازتا ہے دیکھو آج مجھے اس نے ایک اولاد سے نواز دیا آج سے تم میری بیٹی ہوں۔

ابی اب تک خاموشی سے انہیں سن رہی تھی۔ چلو بیٹا تم آرام کرو۔ تھک گئی ہو گی اور فکر نہیں کرنا تم

اماں وہ اٹھنے لگی تھی جب آبی بولی۔ اماں جب اپنے ہی چھوڑ دے تو بندہ کیسے غیروں پہ یقین کریں۔ اپ کو پتا مجھے بہت برا لگا تھا جب میرے اپنوں نے مجھے نہیں اپنایا مجھے پیدا کرنے والی نے نہیں اپنایا تو دوسروں سے کیسے امید رکھوں۔ لیکن پھر ہی سوچ کر پر سکون ہو گی کہ میرا رب جانتا مجھے میرے حالات سے واقف ہے میرے دل کو جانتا پھر مجھے لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں یا تک کہ ماں کی بھی نہیں۔ اب میں نے وہ مقام حاصل کرنا کے دنیا دیکھے گی ہر وہ چیز اپنے قدموں میں لاؤ گی جس کی میں نے تمنا کی اور میرا بدلہ میرا اللہ لے گا پہلے موت مانگتی تھی اب کامیابی مانگوں گی اور مجھے یقین ہے وہ مجھے کبھی اکیلا نہیں کرے گا اگر آج اس نے ایک ماں لی تو مجھے اس سے بڑھ کر نوازا مجھے آپ سے ملوایا۔ بس میرا بچہ ہر حال میں اللہ پر یقین رکھنا۔

چلو سو جاؤ رات بہت ہو گئی۔

ٹھیک ہے اماں آپ پر سو جائے میں نیچے سو جاتی آرام سے۔ ٹھک ہے بچا۔

نوابزادی

ارش آبی کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر پاگل ہو چکا تھا پر اسے آبی نہیں ملی۔ ارش شراب پی رہا تھا جب ضامن آیا ارش کے پاس۔ ارش کیا ہو گیا ہے تجھے کیوں یہ سب کر رہا چھوڑ دے اس کا پیچھا اب نہیں ملنی تجھے کیوں نہیں سمجھ رہا اور ویسے بھی وہ تیری کچھ نہیں لگتی بہت چھوٹی ہے تجھ سے پورے گیارہ سال چھوٹی ہے محبت تو تجھے ہو نہیں سکتی اس سے پھر کیوں اس کے پیچھے پورا شہر بند کروا کر بیٹھا۔

بہت کر لی بکواس تو نے اب دفعہ ہو جا اسے تو میں ڈھونڈ کر رہوں گا کچھ بھی ہو جائے۔ اور آج کے بعد پیار محبت کا نام نہیں لینا میرے سامنے کچھ نہیں ہوتا یہ سب صرف ٹائم پاس ہوتا سمجھ آئی اب دفعہ ہو جا۔۔

نوابزادی

حازم مسجد میں بیٹھا اللہ سے فریاد کر رہا تھا حازم کو بھی پتا لگ گیا تھا کہ آبی نہیں مل رہی حازم اپنے کیے کی معافی مانگ رہا تھا۔ اللہ ہمیشہ میں تیری رضا میں راضی رہا لیکن اس بار نہیں ہو رہا صبر مجھے سے

کاش میں نہیں کرتا اغوا اسے۔ میری وجہ سے معصوم کی زندگی برباد ہو گئی۔ اللہ اگر اسے تو نے مجھے دینا نہیں تھا تو میرے دل میں جذبات کیوں ڈالے اللہ میں مر رہا ہوں مجھے وہ چاہیے ہیں اللہ اس کی حفاظت کرنا۔

وہ بہت معصوم میں اللہ بس ایک بار مل جائے میں معافی مانگ لو گا اپنے کیے کی۔

بہت سے دکھ ہماری قسمت میں لکھے ہوتے ہیں، وہ ہمیں ملنے ہوتے ہیں۔ بعض سچائیاں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ چاہے ہمیں جتنی بھی ناگوار لگیں مگر ہمیں انہیں قبول کرنا پڑتا ہے۔ انسان ہر وقت خود پر ترس

کھاتا رہے، اپنی زندگی میں آنے والے دکھوں کے بارے میں سوچتا رہے تو وہ دکھ اس پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ پھر اگر اس کی زندگی میں خوشیاں آتی بھی ہیں تو وہ انہیں دیکھ نہیں پاتا۔ میرا ساتھ بھی کچھ ایسے ہی ہے اب اور سانس جب تک ہے ایسے ہی رہے گا۔

نوابزادی

آبی کی فیملی گھر چھوڑ کر جا چکی تھی جب ارش کو پتا لگا تو اسے بہت غصہ آیا لیکن ضامن کے سمجھنے پر ارش نے آبی کی فیملی کی جان چھو دی تھی۔ ارش اب بھی آبی کو تلاش کر رہا تھا ارش کو اب راتوں کو نیند نہیں آتی تھی۔ جب بھی آنکھیں بند کرتا آبی اسے لڑتی ہوئی دیکھائی دیتی۔

ارش چلتا ہوا آفس میں آیا جب ارش کے پاس ارش کا سیکرٹری آیا سر آج آپ کی میٹنگ ہے بہت امپورٹ۔
کینسل کر دو۔ بٹ سر۔

میں نے کہا نہ کے کینسل کر دو پھر میرے سر پر سوار کیوں ہو رہے ہوں دفعہ ہو جاؤ۔

ارش ابی کے بعد بہت زیادہ غصے میں رہنے لگا تھا آبی کو غائب ہوئے دس دن سے اوپر ہو گئے تھے۔ لیکن اس کا کچھ پتا نہیں لگا تھا۔

ارش نے حازم کو کال ملائی حازم بھی اس دن سے غائب تھا۔ کہاں مر گئے ہو کس چیز کا سوگ منانا رہے دو منٹ میں میرے آفس پہنچوں۔ جلدی۔

ارش کو شک ہونے لگا تھا کہ حزم کو آبی پسند آگئی تھی اور یہ بات ارش کو برداشت نہیں ہو رہی تھی ارش اپنے خیالوں میں گم تھا جب حازم آیا۔

جی سر آپ نے بلایا۔

کہاں غائب ہو آج کل۔ سر وہ انابیہ کو ڈھونڈ رہا۔ تم کس خوشی میں ڈھونڈ رہے جب میں نے اپنے بندے لگائے ہوئے۔ سر وہ۔ کیا ہاں میں تمہیں پہلی اور آخری بار وارن کر رہا اس سے دور رہوں اسے بھول جاؤ۔ جس چیز پر ارش علی شاہ کی نظر پر جایئے پھر مرتے دم تک ارش علی شاہ کی رہتی ہے

۔ سر میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتا مجھے انابیہ لا دے۔ ارش آبی بول ہی رہا تھا جب حازم ارش کے قدموں میں بیٹھ گیا ارش تو حازم کی حالت دیکھ کر ہی زبان ہی بند ہو گئی۔

اس شک تھا پر یہ نہیں پتا تھا کہ اس کے پیچھے حازم پاگل ہو جائے گا۔

کیا بکواس کر رہے حازم۔

ارش دھاڑا۔

ارش کا اوفس ساونڈ پروف تھا اس لیے آواز باہر نہیں جا رہی تھی۔
سر مجھے نہیں پتہ یہ سب کیسے ہو گیا۔ سر میں جانتا ہوں آپ کے بہت احسان مجھ پر پر سر میں اسے نہیں بھول سکتا۔
تمہیں بھولنا پڑے گا۔

حازم ایک دم غصہ سے ڈھارا۔

یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا نہ آپ مجھے بولتے اسے اغوا کرنے کا نہ وہ کہیں جاتی۔ آپ زمرہ دار ہے اس کی بربادی کے۔ اب میں اسے ڈھونڈو گا اور اس کی حفاظت بھی کرو گا اور نکاح بھی۔

نکاح کی بات سن کر ارش کا دماغ گھوم گیا۔ ارش حازم کو مارنے لگا۔

مار لے جتنا مانا۔

سالے ایک تو میں نے تجھے زندگی دی تجھے رہنے کے لیے گھر دیا نوکری دی۔ میرے احسانات کا یہ بدلہ دے رہا مجھے۔

سر میں جان دے دو گا لیکن انابیہ نہیں۔

ارش نے مار مار کر حازم کی حالت خراب کر دی تھی۔

ابھی ارش مار رہا تھا جب ضامن آیا۔

ارش تیرا دماغ خراب ہے کیا کیوں مار رہا حازم کو۔

سالے کا دماغ خراب ہو گیا وہ سہی کر رہا ہوں۔۔

ضامن نے ارش کو دور کیا حازم سے۔

حازم جاؤ یہاں سے۔

ارش یار ریلیکس کرو کیا ہو گیا ہے ایک بچی کے پیچھے کیوں اتنا دماغ خراب کر رہا تمہارے گھر سے کال آرہی تم نے شہر بند کروا کر انکل کا کتنا نقصان کر رہے تمہیں پتا۔

ابھی الیکشن ہونے والے اور تم سارے نیوز والے پیچھے پر گے ہیں کہ ایسی کون سی وجہ کے شہر ہی بند کر دیا۔

بعد میں بات کرتے میں گھر جا رہا ہوں میں۔

ضامن کی بات سنے بغیر ارش کہے کر نکل گیا۔

یہ صاحب زادے بھی ٹھیک ہے پیار محبت پر یقین بھی نہیں رکھتے اور مجنوں کی طرح حال بھی بنا رکھا ہے

فقیر کی طرح گلی گلی ڈھونڈ بھی رہے

اور دوسرے جو ہے پہلے ہیرو بنتے ہیں اور پھر فقیروں کی طرح مانگتے بھی ہے وہ بھی جو اسی کے پیچھے پاگل ہے۔

ویسے بچی ہے بڑی توپ چیز اکڑ خان کی اکڑ توڑ دی۔

شکر ہم نہیں پڑے پیارِ محبت میں۔

ضامن یہ کہتا افس سے نکلا گیا۔

نوابزادی

آبی کو ایک مہینے ہو گیا تھا اماں کے پاس رہتے ہوئے۔ ابی نے پاس ہی اسکول میں پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ اور شام میں بچوں کو ٹیوشن بھی پڑھاتی تھی۔ اور خود پرائیویٹ ایڈمیشن بھی لے لیا تھا۔ اماں صبح کام پہ چلی جاتی اماں حویلی میں کام کرتی تھی اس لیے رات میں آتی تھی ابی صبح گھر کا کام کر کے اسکول چلی جاتی پھر واپس آ کر کھانا پکاتی۔ ابی نے قرآن بھی حفظ کرنا شروع کر دیا تھا۔

پھر مدرسے جاتی شام میں بچوں کو ٹیوشن پڑھاتی۔
اور پھر اماں بھی ا جاتی رات میں آبی اپنا پڑھتی تھی۔
آبی نے خود کو مصروف کر لیا تھا۔ آبی نے اپنے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا تھا اماں کو۔

انسان کو اپنوں کی ٹھوکر مضبوط کر دیتی ہے جیسے اب ابی کو کر دیا۔ انسان سوچتا ہے اگر اپنوں سے دور ہو گیا تو زندہ نہیں رہے پائے گا لیکن پھر ایک وقت اتا انسان اپنوں سے دور ہو جاتا لیکن وہ نہیں مرتا وہ جیتا ہے کیوں اللہ نے اسے کی زندگی میں امتحان لکھے ہوتے۔

جو کچھ تمہارے پاس ہے، وہ سب ختم ہو جائے گا، اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے، وہ باقی رہنے والا ہے۔
اور جن لوگوں نے صبر سے کام لیا ہوگا، ہم انہیں ان کے بہترین کاموں کے مطابق ان کا اجر ضرور عطا کریں گے۔

﴿سورة النحل، ۹۶﴾

اپنوں سے دوری انسان کو تنہائی پسند بنا دیتی۔
اور ہم تنہائی پسند ہرگز نہیں ہوتے، بس جب ہمارے پسند کے لوگ ہمارے پاس نہیں ہوتے تو ہم تنہائی کو ترجیح دیتے ہیں۔

خاموشی بھی اس لیے اوڑھ لیتے ہیں کیونکہ من پسند آوازیں کھو گئی ہوتی ہیں!!»،

نوابزادی

ماہی کی شادی تھی دو دن بعد سادگی سے رکھی گئی تھی۔ ماہی کی شادی کے بعد نواب فیملی نے کراچی شفٹ ہو جانا تھا مہاویر کو اسکولر شپ مل گئی تھی امریکہ کی مہاویر نے ماہی کی شادی کے بعد چلے جانا تھا۔ اور عائشہ نے نوکری کرنا شروع کر دی تھی۔ عائشہ بیگم بہت بیمار رہنے لگی تھی۔ اس ہوں نے سب سے جھوٹ بولا دیا تھا آبی کے مرنے کا۔

اس ٹائم تو عائشہ بیگم نے سخت دلی دیکھا دی تھی ابی کو لیکن اب انہیں آبی کا دکھ آندر ہی اندر کھائیں جا رہا تھا۔

انسان کو کوئی چیز اتنا نہیں بدلتی ، جتنا اس کے دل پہ گزری ہوئی تکلیفیں اسے بدل دیتی ہیں

اور تکلیفیں بھی وہ جو اس نے تنہا جھیلی ہوں۔

ارش نے آبی کو تلاش کرنا چھوڑ دیا تھا واجد علی شاہ نے ارش کی کلاس لی تھی اس کے بعد سے ارش نے اپنا دل پھر سے بزنس میں لگا لیا تھا لیکن ارش نے اپنے بندے حازم کے پیچھے لگا دیئے تھے۔ ارش میٹنگ کے سلسلے میں دبئی جا رہا تھا۔ ارش اس لیے حویلی آیا تھا۔

ارش طاہرہ بیگم کی گود میں سر رکھ کر لیٹا تھا۔

جب طاہرہ بیگم بولی۔

ارش میری جان بیٹا وہ لڑکی کون ہے۔

کون سی لڑکی ماما۔

وہ ہی لڑکی بیٹا جس کے پیچھے آپ نے اپنا یہ حال بنا رکھا ہے۔

ماما کوئی نہیں ہے۔

بیٹا ماں ہو تمہاری تمہاری آنکھیں بتا رہی تم محبت کر بیٹھے ہو۔

نہیں ماما میں نہیں مانتا محبت کو۔

بیٹا کس سے جھوٹ بول رہے مجھ سے یہ خود سے۔
 ماما وہ مجھ سے نفرت کرتی۔

اور مجھ سے بہت چھوٹی بھی ہے۔ میں اس سے کیسے پیار کر سکتا۔
 ماما مجھے بس اس سے معافی مانگی اور کچھ نہیں۔
 کیوں بیٹا معافی کیوں مانگنی ہے۔
 ماما۔

ارش نے ساری داستان سنا دی۔ طاہرہ بیگم کو۔
 ارش میں نے یہ طریت تو نہیں کی تھی تمھاری۔
 ماں اس نے مجھے روڈ پر سب کے سامنے تھپڑ مارا تھا کیا تھا۔
 بیٹا وہ چھوٹی تھی اور غلطی تمھاری تھی۔
 نہیں میری کوئی غلطی نہیں تھی۔
 تو پھر اب کیوں اسے ڈھونڈ رہے ہوں۔
 میں اپنے روم میں جا رہا۔ بیٹا میری بات تو سنو۔
 ارش بنا سننے اپنے کمرے میں چلا گیا اور طاہرہ بیگم افسوس کرتی رہے گی۔

ارش کو دبئی گے دو دن ہو گئے تھے۔ حازم جانتا تھا کہ ارش کے بندے حازم کے پیچھے اس لیے حازم بہت احتیاط سے اپنا کام کر رہا تھا۔ حازم کو آبی کا پتا لگ گیا تھا۔ حازم ارش کے جانے کا انتظار کر رہا تھا۔ اج حازم نے آبی کو ملنے جانا تھا۔

آبی کی آج اسکول کی چھٹی تھی۔ آبی بیٹھی اپنا ٹیسٹ یاد کر رہی تھی۔ اماں حویلی گی تھی کام پر۔ آبی بیٹھی یاد کر رہی تھی جب دروازہ بجا۔ اس ٹائم کون ہے۔ آبی سوچتی ہوئی دروازے کے پاس گی۔ کون ہے۔ آبی نے جیسے دروازہ کھولا آبی کا رنگ زرد پڑ گیا۔ حازم کو دیکھ کر اپنے آپ پر بیتی ساری کہانی یاد آپ آگی۔ تم۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی میری زندگی برباد کر کے سکون نہیں ملا کیا۔ انابہ میری بات سنو پلیز ایک بار میری بات سن لو۔ کیا سنو ہاں کیا سنو سنے کو رہے کیا گیا ہے تمہارے اس سر کی وجہ سے میں برباد ہوگی۔ مجھے میرے اپنوں نے چھوڑ دیا۔ آبی اونچی آواز میں ڈھاڑ رہی تھی۔

جب اچانک حازم نے آبی کے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا۔

میں جانتا ہوں میں تمہارا گناہ گار ہوں۔ میں مافی مانگنے آیا ہو تم سے تم نہیں جانتی تمہارے جانے کے بعد تمہیں کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا میں نے۔ میں جانتا ہوں میرے معافی مانگنے سے سب کچھ پہلے جیسا نہیں ہو گا۔ حازم بول رہا تھا جب آبی نے اشارہ کیا کہ منہ سے ہاتھ ہٹائیے۔ ٹھیک ہے میں ہاتھ ہٹا رہا لیکن تم شور نہیں کرو گی پہلے میری بات سنو گی۔

حزم کی آنکھوں سے آنسوؤں دیکھ کر آبی نرم پڑ گئی۔

میں اپنے کیے کی معافی مانگتا ہو پلیز مجھے معاف کر دو میں نے یہ سب صرف ارش سر کے کہنے پہ کیا تھا۔

میں تمہاری مدد کرو گا تمہارے گھر والوں کو سب سچ بتاؤ گا پلیز ایک بار معاف کر دو۔
نہیں مجھے اب گھر نہیں جانا۔

بس اب تم سب مجھے میرے حال پر چھوڑ دو اتنا احسان کر دو۔

نہیں میں تمہیں اس حال میں نہیں چھوڑ سکتا یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے نہ اب اسے ٹھیک بھی میں ہی کرو گا بس مجھے ایک موقع دے دو۔

میں اپنی کی گئی غلطی کا مداوا کرو گا سب پہلے جیسا کر دو گا مجھے معاف کر دو پلیز بس ایک بار میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔

آبی کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

تم میری مدد کرنا چاہتے نہ تو بس مجھے کسی دوسرے ملک بھی دو۔ میں نے تمہیں معاف کیا یہ سب میرے نصیب میں لکھا تھا۔

ٹھیک ہے میں تمہیں باہر کسی بھی ملک بھیج دو گا لیکن تمہیں اس کے لیے اک شرط مانی ہوگی۔

تمہیں لگتا کہ میں تمہاری کوئی شرط مانو گی۔ ایک طرف معافی بھی مانگ رہے مدد بھی کرنا چاہتے اور شرط بھی رکھ رہے۔ تم یہاں اپنے فائدے کے لیے آئے ہوں۔
بتاؤ کیا شرط ہے۔

تمہیں مجھ سے نکاح کرنا ہو گا۔

کیا آبی اونچی آواز میں بولی۔

کیا بکواس کر رہے میں تم سے نکاح۔ کیوں میری میری زندگی مجھ پر تنگ کر رہے۔

دیکھو تمہارا نکاح ضروری ہے ارش تمہیں ڈھونڈ رہا وہ بھی تم سے نکاح کرنا چاہتا وہ تمہیں جلد ہی ڈھونڈ لے گا اس لیے تمہارے لیے ضروری ہے۔

نہیں میں پھر بھی نہیں کرو گی کچھ بھی ہو جائے۔

مجھے بس اس ملک سے باہر جانا۔

ٹھیک ہے میں تمہیں باہر بھیج دوں گا لیکن تمہیں مجھ سے رابطے میں رہنا ہو گا کوئی بھی مدد چاہیے ہو گئی تم مجھے بتاؤ گی۔

ٹھیک ہے لیکن ارش۔۔

ارش کو میں دیکھ لو گا تم تیاری کرو میں کل کی فلیٹ بک کروتا ہوں۔

لیکن اتنی جلدی کیسے۔۔

وہ میں سب دیکھ لو گا تمہارا یہاں سے نکلنا ضروری ہے جلدی نہیں تو ارش تمہیں ڈھونڈ لے گا۔

ٹھیک ہے میں کرتی ہوں تیاری۔۔۔

نوابزادی

ارش میٹنگ کر کے واپس آ رہا تھا دو مہینے ہو گئے تھے آبی کو غائب ہوئے لیکن ارش آبی کو بھلا نہیں پا رہا تھا۔ ارش نے اپنے بندے کو کال کی۔

کچھ پتا لگا حازم کیا کرتا پھر رہا۔

نہیں سر نظر ان پر ہی ہے لیکن وہ کچھ نہیں کر رہے۔
 ارش نے کال سنتے فون بند کر دیا۔
 ایسے کیسے حازم ٹھنڈا ہو ہے کہیں نہ کہیں کچھ گڑ بڑ ہے۔
 ارش سوچتے ہو اپنی گاڑی کی طرف چل دیا۔

حازم آبی کے گھر آیا تھا آبی کو لینے آج آبی کی فلیٹ تھیں۔
 آبی نے اماں سے بات کر لی تھی اور انہوں نے اسے جانے کی اجازت دے دی تھی۔
 جلدی چلوں اگر ارش کے بندوں نے دیکھ لیا تو ہم نہیں جا پائیں گے۔
 میرا دل نہیں کر رہا اماں کو چھوڑ کر جانے کا۔
 تم ابھی جاؤ وہاں سیٹل ہو جاؤ پھر میں اماں کو بھجوا دوں گا تمہارے پاس۔

آبی ایر پورٹ پہنچ گئیں تھیں دس منٹ بعد فلائٹ تھی
دھیان رکھنا اپنا وہاں تھیں میرا دوست لینے آئے گا اسی کے ساتھ تھیں رہنا ہے اس کی بیوی بھی
ہے وہ تمہارا آگے ایڈمیشن بھی کروادے گے۔

آپ کا بہت شکریہ آپ میری اتنی مدد کر رہے مشکل وقت میں جب مجھے میرے اپنوں نے چھوڑ دیا
۔ میں آپ کا احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گی۔

میں تم پہ کوئی احسان نہیں کر رہا اپنی غلطی کا مداوا کر رہا بس ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔

میں نے معاف کیا آپ کو شاید یہ ہی میرے نصیب میں لکھا تھا۔

چلو جاؤ فلائٹ کا ٹائم ہو گیا۔ کوئی بھی پریشانی ہو مجھے بتانا۔

ارش اب آبی کو ایک بار پھر ڈھونڈے کی کوشش شروع کر چکا تھا اور اس بار اس نے حازم کو نہیں بتایا تھا ارش کو خبر ملی تھی کہ آبی شہر چھوڑ کر کسی دوسرے شہر جا چکی ہیں ارش کو نہیں پتا تھا آبی کہا گی کون سے شہر میں اس لیے ارش نے پاکستان کے ہر شہر کی پولیس سے رابطا کیا یہاں تک کہ سی بی آئی اوفیسر سے بھی اور آج ارش کی سب سے میٹنگ تھی۔

ارش نے میٹنگ اسلام آباد کے سب سے بڑے ہوٹل Islamabad Serena Hotel میں میٹنگ رکھی تھی سب اوفیسر پہنچ گئے تھے۔ سب بیٹھے ارش کا انتظار کر رہے تھے۔

ارش ہوٹل پہنچ چکا تھا ارش نے اپنے سکریٹری سے پوچھا۔
اوفیسر پہنچ گئے۔؟

یس سر سارے اوفیسر پہنچ گئے بس آپ کا انتظار کر رہے۔

ارش پروتار چال چلتا میٹنگ روم میں جا رہا تھا چھ فٹ نکلتا قد سرخ و سفید رنگت گرے رنگ کی آنکھیں جن میں ہلکے سرخ رنگ کے ڈورے تھے چاکلیٹی سلکی بال جو جیل سے سیٹ ہوئے تھے،، بلیک رنگ کی تھری پیس سوٹ پہنے میٹنگ روم میں پہنچا۔
ارش کو دیکھ کر سب کھڑے ہو گئے تھے۔

ارش چلتا اپنی چیئر پر بیٹھا اپنے ہاتھ سے اشارے کرتے سب کو بیٹھنے کا بولا۔
آج آپ سب کو ایک ضروری کام کے لیے میں نے یہاں بلوایا ہے اور یہ کام آپ لوگ مجھے ہر حال میں کرے گے وہ بھی جلدی۔

ایک فوٹو میں نے گروپ میں سینڈ کی ہے کچھ بھی کرے اپنے اپنے شہر میں اسے ڈھونڈے اور جو مجھے جلدی یہ کال کر کے دے گا اس کا پر موشن میں کرواں گا اور یہ کام آپ لوگ خوفیہ طریقے سے کرے گے اس کی خبر میرے ڈیڈ یا میڈیا تک نہیں جانی چاہیے اگر گی تو پھر وہ اپنے حال کا خود ذمہ دار ہو گا۔

ڈنر کر کے جائیے گا خاص انتظام کروایا ہے آپ لوگوں کے لیے۔
ارش بات ختم کر کے روم سے باہر نکل گیا۔

گاڑی میں بیٹھے ہی اپنی سوچوں میں آبی سے مخاطب ہوا ڈھونڈ تو میں تمہیں ہر حال میں لو گا ایک تمہارے خاطر پورے ملک کی پولیس خرید لی ایک بار مل جاؤ پھر سب سے چھپا لو گا ہوا بھی تمہیں چھو نہیں پائیں گی۔

ارش جنونیت سے سوچتا اپنے فلیٹ کی طرف چل دیا۔

جتنا تم نے مجھے ستیا ہے نہ اس سے کہیں زیادہ تمہیں میں ستاؤ گا اپنے پیار میں پاگل نہ کر دے لٹل گرل تو مجھے ارش علی شاہ نہ کہنا۔۔۔

آبی لندن حازم کے دوست کے گھر پہنچ گئی تھی۔ حسام (حازم کا دوست) فلیٹ میں رہتا تھا آپنی بیوی کے ساتھ پانچ ماہ پہلے ہی اپنی پسند کی شادی کی تھی ارش سے حازم اور حسام کی دوستی ارش کی وجہ سے ہوئی تھی ارش حسام کا یونی فیلو تھا ارش نے حسام کو اپنی بہن کی شادی پر بلوایا تھا وہاں ہی حسام کی کافی گہری دوستی ہو گئی تھی ارش کے پاس ٹائم نہیں ہوتا تھا اس لیے حازم ہمیشہ ساتھ رہتا اور ان کی دوستی حسام کے لندن جانے کے بھی گہری دوستی ہے۔

نوابزادی

آبی بیٹا آپ یہاں آرام سے رہے سکتی ہے مجھے اپنا بڑا بھائی سمجھ کر اپنی پریشانی بتا سکتی ہے میری کوئی بہن نہیں مجھے بہت خواہش تھی بہن کی آج اللہ نے وہ بھی پوری کر دی۔

جی بھائی آپ کا بہت شکریہ۔

اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں بچے یہ تو ہر بھائی کا فرض ہوتا۔

اگر آپ دونوں بہن بھائی کو پیار ختم ہو گیا ہو تو میرا بھی تعارف کروا دو میری چھوٹی سی ند کو۔

جی جی ضرور انا بیہ ان سے ملوے میری وائف اروش

آپ چھوڑے میں خود بتاتی ہوں میں ہو اروش حسام ملک

حسام ملک کی وائف اروش نے پر جوش لہجے میں اپنا تعارف کروایا۔

کیسی ہو انا بیہ ماشاء اللہ بہت پیاری ہو۔

الحمد للہ بھابھی میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہے۔

الحمد للہ میں بھی ٹھیک ہو اور تم مجھے بالکل بھی بھا بھی نہیں بولوں گی کیونکہ کے مجھے نہیں پسند۔

آپی بول سکتی ہو

ٹھیک ہے آپی۔

ہی ہوئی نہ بات۔

اور بتاؤ سفر کیسا رہا۔

ٹھیک تھا

کیا تم باتوں میں لگ گئی پر نس تھک گئی ہوں گی سفر سے ایک کام کرو کھانا لگاؤ پھر پر نس آرام کرے گی۔

ٹھیک ہے میں لگاتی ہو کھانا تب تک آپ دونوں فریش ہو جائے۔

جاؤ گڑیا تم فریش ہو جاؤ روم میں ضرورت کا سارا سامان موجود ہے اگر پھر بھی کچھ چاہیے ہوا تو مجھے بتا دینا آج سے ہی تمہارا ہی گھر ہے۔

ٹھیک ہے آپ۔
گڈ میرا بچہ۔

کھانا کھا کر سب لائچ میں بیٹھے تھے اروش چائے تو بنا دو۔
اچھا جی۔
گڑیا تم کیا لو گی چاہے یا کوئی۔

آپی چائے۔
گلتا پرنس کو بھی میری طرح چائے پسند۔
جی بھائی۔

اچھا پرنس میں تمہارا ایڈمیشن کروا دیا ہے کالج میں کل میں تمہیں شاپنگ کے لیے لے جاؤ گا جو
جو چاہیے ہو گالی لینا۔

ٹھیک ہے بھائی۔

پریشان نہیں ہونا بچے سب ٹھیک ہو جائے گا اللہ سب بہتر کرنے والا ہے

جی بلکل۔

اللہ کی ذات سے مایوس نہیں ہوتے اللہ اپنے پیاروں کو آزمائش دیتا ہے

جی ..

ارش چھ ماہ سے ابی کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ابی ارش کو کہیں نہیں ملی سیکرٹ اوفیسر بھی ارش نے تلاش کے لیے لگائے تھے پھر بھی ابی کا پتا نہیں لگا ارش چھ ماہ میں بلکل بدل گیا تھا ہر وقت غصے سے بھرا ہوتا اب تو ملازم بھی ارش سے بات کرتے کانپنے تھے

حازم نے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا ابی سے۔

اسے شک تھا کہ ارش نے اس پر نظر رکھی ہو موبائل بھی ہیک کر رکھا ہے۔ اس لیے حازم نے کوئی رابطہ نہیں کیا۔

ارش چھ ماہ میں بزنس مین کافی ترقی کر گیا تھا بزنس ٹائیکون بن گیا تھا اب ارش کا نام انٹرنیشنل ناموں میں آتا تھا۔

ثانیہ ماں بننے والی تھی اسے یہ خبر دو دن پہلے پتا لگی تھی اس لیے آج ثانیہ صائم کے ساتھ حویلی آئی ہوئی تھی سب یہ نیوز سن کر بہت خوش تھے۔

حویلی میں آج ثانیہ اور صائم کی دعوت تھی۔ ثانیہ کی ماں بننے کی خوشی میں۔۔

اما جان۔

ناشتہ نے طاہرہ بیگم کو بلایا جو بیٹھی ارش کو کال ملا رہی تھی لیکن ارش کال اٹھا نہ رہا تھا ارش نے چھ ماہ سے حویلی چکر نہیں لگایا تھا طاہرہ بیگم بلاتی تھی لیکن ارش کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر ٹال دیتا۔

جی میری جان۔ ماما ارش بھائی کو کیا ہو گیا ہے وہ اتنے بدل کیوں گئے پہلے تو ایسے نہیں تھے۔

ماما ناشتہ سہی کہے رہی پہلے ارش مجھے ہفتہ مہینے بعد کال کر کے خریدتے تھے لیکن اب تو چھ مہینے ہو گئے اپنا منہ نہیں دیکھایا۔

کوئی مسئلہ ہے کیا ارش کا۔

نہیں بیٹا ایسی بات نہیں ارش ایک ساتھ دو بزنس چلا رہا ہے اس لیے ٹائم نہیں ہوتا اس کے پاس آج بھی میں نے بہت مشکل سے راضی کر کے حویلی بلایا ہے۔

ماما مجھے تو کوئی اور بات لگ رہی صائم بتا رہے تھے ایک بار وہ کسی کام سے ارش کے پاس گئے تھے لیکن اس ٹائم ارش کافی غصے میں تھا اور ملازم بھی ڈرے ڈرے تھے۔

صائم نہیں ارش کے وہاں کوئی بابا ارش کا جو خیال رکھتے ان سے پوچھا تھا تو انہوں نے بتایا کہ کچھ ٹائم سے ارش کا رویہ بدل گیا ہے پہلے ارش نے کبھی رات باہر نہیں گزاری تھی لیکن اب وہ ہفتوں ہفتوں اپنے فلیٹ نہیں اتا۔

نہیں بیٹا ایسی بات نہیں ارش اب زیادہ باہر ملک رہنے لگا ارش کی بہت مٹیگ ہوتی اس لیے وہ گھر نہیں ہوتا۔

اما آپ مانے یا نہ مانے مجھے دال میں کچھ کالا لگ رہا میں تو کہتی ہو آپ جلدی سے ارش کی شادی کر دے۔

آج میں بات کرتی ہو ارش سے۔

کتنا مزہ آئے گا نہ ارش بھائی کی شادی میں
ناتشہ جو کب سے بیٹھی ثانیہ اور طاہرہ بیگم کی باتیں سن رہی تھی اچانک سے بول پڑی۔

جی میرا بچہ چلو جاؤ دیکھو سب کچھ تیار ہو گیا کھانے کا۔
جی اما۔

اسلام و علیکم!

صائم حویلی میں آتے اونچی آواز میں سلام کیا طاہرہ بیگم اور ثانیہ کو۔
وعلیکم السلام۔

کیسے ہو بیٹا۔ شائستہ بیگم اور ابراہیم بھائی صاحب نہیں آئے؟
آنٹی ماما بابا آرہے ہیں۔ راستے میں ہو گئے۔
میں تو ابھی ہو سپیٹل سے آرہا۔

اور آنٹی سالے صاحب آرہے ہیں کے نہیں۔
بس بیٹا ارش بھی آنے والا ہو گا۔

سب باتوں میں لگے تھے جب واجد علی شاہ آئے۔
اسلام و علیکم بابا۔ سب سے پہلے ثانیہ نے سلام کیا۔

وعلیکم السلام۔

اسلام و علیکم آنکل۔

وعلیکم السلام بیٹا۔

کیا حال ہے میرا بچہ کیسے ہو تم دونوں۔

بہت بہت مبارک ہو تم دونوں کو اللہ تم دونوں ہمیشہ ایسے ہی خوش رکھے۔

خیر مبارک آپ کو بھی مبارک ہو آپ بھی تو نانائانی بنے والے۔
ہاں بھئی خیر مبارک۔ اور بھئی ہونے والے دادا دادی کہا ہے

لو یار تم نے نام لیا ہم حاضر ہیں۔

میرے یار۔

اسلام و علیکم۔

و علیکم السلام۔

بہت بہت مبارک ہو آپ دونوں کو طاہرہ بیگم بولی۔

خیر مبارک آپ لوگوں کو بھی مبارک ہو۔

اسلام و علیکم آنکل آنٹی۔ نانتہ جو کیچن سے نکل رہی تھی واجد علی شاہ کے دوست ابراہیم اور شائستہ بیگم کو دیکھ کر اونچی آواز میں سلام کیا۔
وعلیکم السلام بیٹا ماشاء اللہ کافی بڑی ہو گی نانتہ بھی۔

ہاں بھئی اور تم۔ لوگ سناؤ۔

سب ٹھیک اللہ کا شکر۔

ماجد شاہ اور ارش کہا ہے دیکھی نہیں دے رہے۔

ارش تو راستے میں ہے آ رہا ہو گا۔

اور ماجد ڈیرے پر تھا آتا ہو گا۔

سب اگئے تھے بس ارش کا انتظار کر رہے تھے جو نا جانے کہاں تھا کال بھی نہیں اٹھا رہا تھا۔

آپ دیکھ رہے اپنے صاحب زادے کو نہ ا رہا ہے اور نہ کال اٹھا رہا۔

ٹینشن نہیں لے بس آتا ہو گا کیوں اپنا بی پی ہائی کر رہی۔

ارش جو کب سے اوفس سے نکلا تھا گھر کے لیے راستے
میں ٹریفک میں پھنس گیا تھا اور ارش کا موبائل بھی سالیٹ پر تھا جس کی وجہ سے اسے کال کا پتا
نہیں لگا۔

آپ ایک بار پھر کال کریں۔

اچھا کرتا ہوں۔

واجد جو ابھی کال ملا رہے تھے اچانک گاڑی کی آواز سن کر رک گئے۔

لو آگے آپ کے صاحب زادے۔

اسلام و علیکم۔

وعلیکم السلام۔

کہا رہے گئے تھے تم کب سے کال ملا رہے تھے ہم۔

بندہ کال اٹینڈ کر لیتا ہے۔

سوری ماما کال کا پتا نہیں چلا اور راستے میں ٹریفک بہت تھا۔

کیسے ہو بیٹا ابراہیم صاحب نے پوچھا۔

الحمد للہ آنکل میں ٹھیک ہوں بہت مبارک ہو آپ کو۔

خیر مبارک بیٹا۔
مبارک ہو صائم۔
خیر مبارک سالے صاحب۔

سب کو مبارک ہو بھی کیا تم اب سب کو الگ الگ مبارک دے رہے۔
کیسی ہو گڑیا۔

ناتشہ جو چپ بیٹھی تھی ارش نے دیکھ کر پوچھا۔
ٹھیک ہو میں آپ کو کیا۔

آپ رہے بیزی۔

اچھا میری گڑیا ناراض ہیں۔
جی بلکل۔

سوری گڑیا میں بہت مصروف تھا۔

ارش بعد میں منالینا جو جلدی سے فریش ہو جاؤ جلدی کب سے سب انتظار کر رہے تھے تمہارا۔
اور اپنا یہ کیا حال بنایا ہوا۔

اوکے ماما میں آتا ہو فریش ہو کر سب سے پہلے اپنی گڑیا کو مناؤ گا۔

سب کھانا کھا چکے تھے آرام سے بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب ابراہیم صاحب بولے۔۔۔

شاہ اب چھوٹے شاہ کی بھی شادی کر دو یار۔

ماشاء اللہ سے انتیس سال کا ہو گیا ہے کیا ارادہ ہے بھی بڑا پھے میں شادی کرنی کیا۔

ارے نہیں ابراہیم میں تو کہتا ہو ارش کو لیکن ارش منا کر رہا پہلے تو چلو بزنس سیٹ کر رہا تھا سمجھ
آتی تھی تھی منا کرنے کی لیکن اب پتا نہیں کیوں منا کر رہا ہے جب بات کرو شادی کی غصے ہو جاتا۔

اور حویلی بھی اب بہت کم آتا ہے اس بار بھی پورے چھ مہینے بعد آیا۔۔

کیا بات بیٹا کیہیں شادی تو نہیں کر رکھی شہر میں۔ یا کوئی ہو معاملہ۔

نہیں آنکل ایسی بات نہیں جب شادی کرنی ہو گی بتا دو گا ابھی بہت تھکا ہوا آرام کرنے جا رہا آپ لوگ کریں باتیں۔

ارش سنجیدگی سے کہتا اپنے روم کی طرف چل دیا۔

دیکھا تم نے ایسے کرتا ہے۔

ثانیہ ناتشہ بھی بیٹھی باتیں سن رہی تھی جب مسز ابراہیم بولی۔

ثانیہ بیٹا جاؤ آپ آرام کرو بیٹھ کر تکھ گئی ہوں گی۔

جی ماما۔

اوناتشہ تم بھی سات چلو میں تمہیں پکس دیکھتی ہوں جو میں نے بنائی تھی۔

اوکے آپ۔۔

اب صرف لونچ میں ماجد شاہ واجد شاہ ، طاہرہ بیگم اور شائستہ بیگم، ابراہیم صاحب اور صائم بیٹھے تھے جب مریم نے طاہرہ بیگم کو مخاطب کیا۔

باہی ایک بات بولوں برا تو نہیں مانے گئی۔
ارے نہیں برا منانے والی کیا بات تم بولوں۔

ماشاء اللہ سے اب ناشتہ بھی بڑی ہو گی ہے اور کالج بھی ختم کر لیا تو آپ لوگ ناشتہ اور ارش کا کیوں نہیں سوچتے گھر کی بچی ہے گھر رہے جائے گی باہر کے لوگوں کا تو پتا نہیں کیسے ہو گے اور کیسے نہیں اور ارش سمجھتا بھی بہت ہے ناشتہ کو۔

لیکن بھابھی ناشتہ بہت چھوٹی ہے ارش سے پورے دس سال کا فرق دونوں میں اور ارش ناشتہ کو اپنی چھوٹی بہن مانتا ہے اور ناشتہ بھی ارش کو بھائی مانتی ہے۔

جی بھابھی آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن جب نکاح ہو گا تو دونوں کے جذبات بدل جائے گے۔

اب میں کیا کہے سکتی۔

ابراہیم صاحب بھی بولے۔ ہاں یار کیا کہتے ہو تم دونوں پھر۔

میں تو بہت خوش ہو گا اگر یہ ہو گیا تھا اور کیا چاہیے مجھے میری بیٹی میری آنکھوں کے سامنے رہے گی میری ایک اکلوتی بیٹی ہے۔

واجد شاہ بولے۔

ہاں بھئی بات تو ٹھیک کہی تم سب نے لیکن ارش کو راضی کرنا بہت مشکل ہے وہ مانے گا نہیں۔

واجد شاہ بولے۔

آپ فکر نہیں کرے میں بات کرتی ہو ارش سے پھر دیکھتے کیا ہوتا۔

ماہی کی شادی کو تین سال ہو گئے تھے اور ماہی کا ایک بیٹا تھا جو دو سال کا تھا ماہی اپنے گھر بہت خوش تھی۔

مائشہ کی بھی شادی ہو گئی تھی مائشہ کی شادی اپنی یونی فیلو سے ہوئی تھی اور اب دونوں خوش تھے۔

مہاویر نے اپنی تعلیم مکمل کر لی تھی (CSS) کیا تھا کراچی شہر میں اپنا فلیٹ لیا تھا عائشہ بیگم کے ساتھ فلیٹ میں رہتا تھا عائشہ بیگم بہت بیمار ہو گئی تھی انہوں نے مہاویر کو کہا تھا شادی کر لے لیکن مہاویر مان نہیں رہا تھا۔

مہاویر نے عائشہ بیگم کے لیے نرس رکھی ہوئی تھی جو ان کا خیال رکھتی ہیں۔

مہاویر ابھی ڈیوٹی سے آیا تھا عائشہ بیگم کے پاس بیٹھا تھا۔
مہاویر میرا بچہ اپنی خوشیاں دیکھا دے میں تیری خوشی دیکھے بغیر نہیں مرنا چاہتی۔

امی آپ پھر سے یہ بات لے کر بیٹھ گئی ہے۔

بیٹا مجھے معاف کر دو میں پہلے اپنی ایک اولاد کھو چکی ہو مجھے میری غلطی جب یاد آتی میرا دل پھٹتا ہے۔

مجھے میری آبی لا دو میں اس سے معافی مانگنا چاہتی تاکہ آرام سے مر سکو عائشہ بیگم یہ کہہ کر زور زور سے رونے لگی۔

امی آپ پریشان نہیں ہو میں تین سالوں سے ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا لیکن ہر بار ایک ہی خبر ملتی لیکن میرا دل نہیں مانتا کہ آبی اس دنیا میں نہیں آپ دعا کیا کرے جلدی مل جائے۔

آپ پلیز رونا بند کرے۔

آ۔ ا۔ ا۔ ب۔ ب۔ ابی امی آپ کی طبیعت خراب ہو رہی چلے ڈاکٹر کے پاس۔

آبی مل جائے گی۔

بیٹا ا۔ ب۔ بی ابی سے کہنا اپنی ماں کو معاف کر دے۔

عائشہ بیگم کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں۔

امی امی آٹھے نہ آپ مجھے اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتی۔ مہاویر روتے ہوئے انہوں اپنی باہوں میں اٹھا کر ہو سپیٹل لے گیا۔

آج عائشہ بیگم کو گئے ہوئے دس دن ہو گئے تھے دو دن پہلے ہی ماہی اور مائزہ گھر گئی تھی۔
مہاویر کا ٹاسفر کراچی سے اسلام آباد ہو گیا تھا اور آج مہاویر کی اسلام آباد کی فلائیٹ تھیں۔

لاؤنچ میں بیٹھے ماجد شاہ اور واجد شاہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

اگلے ہفتے الیکشن ہے ساری تیاری مکمل ہے نا ماجد شاہ۔
جی بھائی جان ساری تیاری مکمل ہے اس بار بھی ہم ہی جیتے گے۔

انشاء اللہ۔

اور ہمارے یہاں کا اسسٹنٹ کمشنر بدلی ہو رہا ہے اور آج رات اسے ملنے بھی بلایا ہے۔

اچھا کیا بلا لیا جب آئے تو بتنا ہمارے خاص مہمان ہیں اور اچھے سے مہماں نوازی کرنا کسی چیز کی کمی نہیں رہنی چاہیے۔

جی بھائی جان جیسا آپ کہے۔

بھائی جان آپ نے بات کی پھر ارش سے۔

نہیں ہوئی بات ابھی آج کل پتا نہیں کن چکروں میں ہے یہ لڑکا۔

چلے پھر آپ بات کر لیجیے گا لیکن بھائی جان پلیز کوئی زبردستی نہیں کرنا آخری ہماری اکلوتی بیٹی کا سوال ہے۔

تم ٹیشن نہ لو اللہ سب بہتر کرے گا۔
انشاء اللہ۔۔۔

مہاویر اسلام آباد پہنچ چکا تھا اور اسے دعوت مل چکی تھی حویلی سے۔

اما آج خیر ہے جو اتنی تیاری ہو رہی۔

جی میری جان آج آپ کے بابا جان کے کو مہمان آرہے ہیں ان کی لیے خاص اہتمام کر رہے۔

اچھا جی ویسے وہ اکیوں رہے۔

اسلام آباد کانپو اسٹنٹ کمشنر ہے بیٹے جی۔

او اچھا جی پھر تو مجھے بھی دیکھنا ہے کہ وہ کیسے دیکھتے ہیں۔

بری بات بیٹا آپ اپنی یونی کی تیاری کرو جاؤ میرا بچہ۔

او کے جا رہی۔

طاہرہ بیگم ملازموں کو کام سمجھنے میں بیزی ہو گئی۔

دیکھ تو میں لوگی ہمارے نیو اسسٹنٹ کمشنر کو۔

نتاشہ چلا کی سے سوچتی اپنے روم میں چلی گئی۔

نوابزادی

برخوردار کیسے ہو۔

جی سر میں ٹھیک۔

ماشاء اللہ سے اب ہمارے شہر تم اوفیسر ہو۔

جی سر۔

آپ بتائیں آپ نے کیوں بلوایا ہے۔

دیکھو بیٹا دو دن بعد ہمارے الیکشن ہے اور اس کی زمینداری ہم تمہیں دیتے ہیں ہمیں امید ہے تم سب سبھال لو گے۔

جی آنکل انشاء اللہ میں اپنی زمینداری باخوبی نبھاؤ گا۔

چلو اچھی بات ہے اور سناؤ گھر میں کون کون ہے۔

جی بس میں اکیلا ہی ہو ابھی بہنوں کی شادی ہو گئی اور کچھ ٹائم پہلے ہی امی کا انتقال ہوا۔

افسوس ہوا بیٹا سن کر اللہ تمہاری والدہ کے درجات بلند فرمائے آمین۔

مہاویر اور ماجد صاحب بات کر رہے تھے جب واجد شاہ آئے۔

ان سے ملوں یہ میرا چھوٹا بھائی ہے اور ان سے تم رابطے میں رہو گے کوئی بھی کام ہو بلا جھجک کہے دینا۔

چلے کھانا لگ گیا ہے آؤ برخوردار۔
نہیں سر اس کی ضرورت نہیں ہے مجھے ضروری کام سے جانا۔

نہیں بیٹا کھانا لگ گیا ہے اب تم کھا کر جانا ہو گا
آؤ۔

نوابزادی

سنو وہ جو اب بابا کے مہمان آئے کہاں ہے۔

نتاشہ نے ملازمہ سے پوچھا۔

بی بی جی وہ تو کھانا کھا رہے ہیں۔
ٹھیک ہے تم جاؤ۔

برخوردار اچھے سے کھاؤ۔
نہیں بس سر کافی ہے اپ کی مہمان نوازی کا شکریہ۔

شکریہ کی کیا بات تم بھی میرے بیٹے جیسے ہو۔

اپ کا بیٹا کہاں ہے سر۔

وہ شہر میں اپنا بزنس سنبھالتا تو کام کی وجہ سے کم ہی آتا ہے۔

اچھا سہی۔

اوکے اب مجھے اجازت دیں میں چلتا ہوں۔

بہت شکریہ برخوردار تم آئے۔

مہاویر ماجد شاہ اور واجد شاہ سے گلے ملتا باہر کی طرف چل دیا۔

ناتشہ اپنے دھیان میں چلتی اچانک کسی فلاد جیسی چیز سے ٹکرائی۔
گرانے لگی تھی جب کسی نے اپنے باہوں میں پکڑا۔

مس آنکھیں کھول لیے نہیں گری آپ بچا لیا ہے آپ کو۔

ناتشہ نے جلد سے آنکھیں کھلی۔

مہاویر نے ناتشہ کو کھڑا کیا۔

آپ کون ہیں اور آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگنے کی۔

پہلی بات مس کے میں نے ہاتھ نہیں لگایا آپ کو گرنے لگیں تھیں آپ۔

تو آپ کو گرنے سے بچایا ہے۔

شکریہ ادا کرنے کے بجائے باتیں سن رہی۔

آپ ہے کون۔۔

میں جو بھی ہو مس آپ آپ آنکھیں کھول کر چلا کرے۔

سہر د لہجے میں مہاویر کہتا نکل گیا۔

اف کتنا اجیب بندہ ہوں سڑا ہوا۔

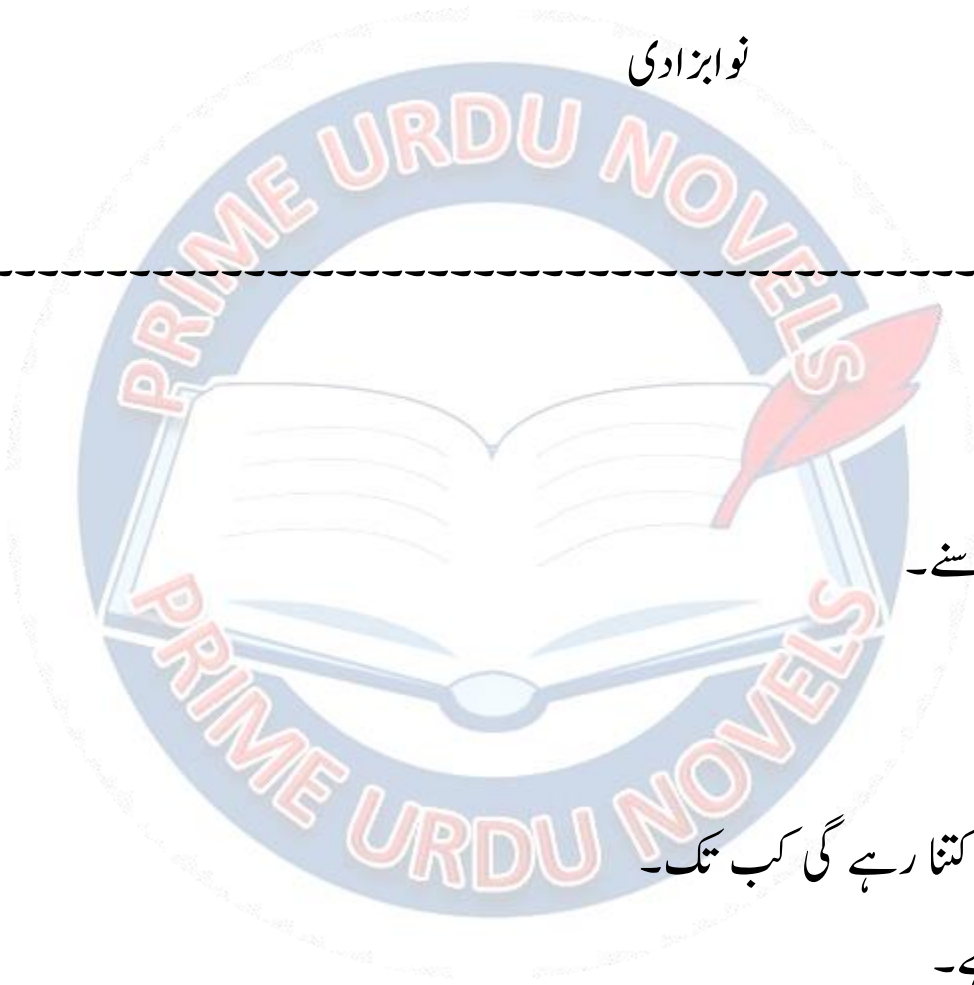
ایا بڑا۔

ویسے تھا تو بہت ہیڈ سم۔

او کہیں یہ وہ اوفیسر تو نہیں ہاے اللہ یہ تو بہت ہیڈسم اروینگ ہے۔
خیر مجھے کیا۔

نتاشہ ایک ادا سے کہتی اپنے روم میں چلی گئی۔

نوابزادی



حسام میری بات سنے۔
جی بولے۔

یہ انابیہ یہاں اور کتنا رہے گی کب تک۔
کیوں کیا ہو گیا ہے۔

ہوا کچھ نہیں ہے تہن سال سے وہ یہاں رہے رہی ہے اب تو وہ گریجویشن کے دوسرے سمسٹر میں
ہے۔
ہاں تو۔

بس حسام میں اب تھک گئی ہوں اور نہیں کر سکتی برداشت۔
کچھ بھی کرے اور اسے کہی اور شفٹ کرے۔

کیا ہو گیا تمہیں اروش انابیہ کا سارا خرچہ تو حازم دیتا ہے پھر کیوں تمہیں تکلیف ہو رہی۔

بس مجھے نہیں پتا حزم کو کہوں اس کا کہیں اور بندوبست کرے۔
اچھا بولتا ہو۔

انابیہ کچن میں پانی پینے جا رہی تھی کہ اچانک اروش کی آواز سنی انابیہ نے ساری باتیں سن لیں تھی۔

اپنے روم میں آکر انابیہ نے اپنا سارا سامان پیک کیا۔
آخر میں کب تک لوگوں کے اسارے رہو گی اللہ پلینز میں مدد کرنا اللہ جیسے اب تک مجھے اکیلا نہیں
چھوڑا پلینز ایسے ہی آگے بھی ساتھ دینا میں جانتی ہو دنیا کہ سہارے وقتی ہے۔

انابیہ اپنے دھیان میں بیٹھی موبائل کی رگن ٹون نے دھیان اپنی طرف کیا انابیہ نے بنا دیکھے فون
اٹھایا شاید وہ جانتی تھی کہ فون کرنے والا کون ہے ..

اسلام علیکم۔

کال کی دوسری طرف انابیہ کی دوست تھی جو کالج میں بنی تھی زل بہت بولتی ہے زل جب کہ انابیہ چپ کر کے صرف سنتی ہے دوستی بھی زل نے زبردستی کی تھی۔

وعلیکم السلام۔

کیسی ہو آبی۔

میں ٹھیک ہو تم سناؤ کہاں غائب ہو۔

یار میں بھی ٹھیک ہو بہت بے وفا ہو تم میں دو دن یونیورسٹی نہیں آئی تو تم تو مجھے بھول ہی گئی بندہ کال کر کے پوچھ ہی لیتا ہے یار کہ میں کہاں ہو کیوں نہیں آرہی۔

سوری۔

انابیہ نے سوری کر کے بات ختم کی جیسے۔

کیا ہو آبی تمہیں کیوں اتنی خاموش ہو آج۔

کچھ نہیں ہوا میں تو ہمیشہ سے ہی ایسی ہو۔

نہیں آج کچھ الگ ہے تمہاری آواز میں جیسے بہت اداس ہو ناراض ہو۔

ہاں میں ناراض ہو زندگی سے۔

تم ایسی کیوں ہو آبی اج بتا ہی دو یار۔

پتا نہیں یار میں نہیں جانتی کہ میں ایسی کیوں ہوں..."؟

کہ اگر بولوں تو میرے جتنی کسی کی زبان نہ چلے، چپ رہوں تو میرے جتنی خاموش کوئی نہیں، میں خود کو فراموش کر دوں تو میرے جتنی بد صورت کوئی نہیں، میں اپنا خیال رکھوں تو میرے جتنی خوش کوئی نہیں اور اگر میں خود کو اکیلا چھوڑ دوں تو میرے آنسوؤں کا کوئی حال نہ رہے، میں اخلاق میں سب سے اچھی ہوں مگر میرے جتنی بد تمیز بھی کوئی نہیں، میں رشتہ نبھاؤں تو میرے جیسی دوست کوئی نہیں، اکیلے رہنا چاہوں تو مہینوں کسی سے بات نہ کروں، نہیں جانتی کہ ایسی کیوں ہوں مگر ہاں میں ایسی ہی ہوں میں بُری نہیں ہوں، بس تھوڑی جذباتی ہوں، میں دل میں میل نہیں رکھتی، ہاں بہت غصہ کرتی ہوں، کوئی سمجھ نہیں سکتا ایسی ہوں میں، میں پیار بھی بہت کرتی ہوں، کبھی کبھی تو لوگ مجھے پتھر دل بھی کہتے ہیں، پر میرا اللہ جانتا ہے کتنی موم ہوں میں کیونکہ میں بڑی بڑی باتیں سہہ کر چھوٹی چھوٹی باتوں پہ رو لیتی ہوں، میں اندر سے اُداس ہو کر بھی دوسروں کو خوش دکھائی دیتی ہوں، میں اکثر راتیں جاگ کر گزارتی ہوں، میں کہیں بھی جاؤں تو اکثر خاموش رہتی ہوں، مجھے اکثر لوگ مغرور کہتے ہیں، مگر میں کسی کو دکھ میں دیکھ کر خود بھی دل ہی دل میں روتی ہوں میں بُری نہیں ہوں بس تھوڑی جذباتی ہوں

انابیہ ایک ہی سانس میں اپنا حال سنا گئی۔

یار تم بہت فلسفی باتیں کرتی ہوں تمہاری باتیں تمہاری عمر سے بہت بڑی ہوتی۔

اچھا چلو میں رکھتی ہو اور ہاں شاید میں کچھ دن یونیورسٹی نہیں آؤ گی۔

کیوں نہیں آؤ گی۔

وہ میں تمہیں بعد میں بتاؤ گی۔

کوئی مسئلہ ہے تو بتاؤ یار میں تمہاری مدد کرو گئی کوئی بات ہے تو بولوں۔

نہیں کچھ نہیں اوکے اللہ حافظ۔

انابیہ نے بات سنے بنا کال کاٹ دی۔

نوابزادی

مہاویر اپنے فلیٹ میں آیا تھا مہاویر کو شک تھا کی اس نے ماجد شاہ اور واجد شاہ سے ملتے شخص کو کہیں دیکھا ہے پر اسے یاد نہیں تھا نہ ہی مہاویر جانتا تھا کہ ماجد شاہ اور واجد شاہ کا تعلق ارش شاہ سے ہے فلیٹ آتے سب سے پہلے لپٹ کھول کر گوگل کیا۔

اچھا تو میرا شک سہی نکلا دشمن جنہیں میں باہر ڈھونڈ رہا تھا وہ تو مجھے خود ہی مل گئے۔

ارش علی شاہ تم نے ٹھیک نہیں کیا ہمیں برباد کر کے اب میں بتاؤ گا اپنوں کا دور جانا کتنا تکلیف دے ہوتا۔

مہاویر کرب سے سوچتے ارش کو مخاطب ہوا تھبی اچانک نازک سراپا آنکھوں کے سامنے آیا۔

اب آئے گا مزہ ارش علی شاہ مہاویر مغروریت سے سوچتے ہسنا۔

نوابزادی

ایکشن ہو چکے تھے اور پہلی پوزیشن حاصل کر کے جیتے تھے ماجد شاہ۔۔۔
ایکشن جیتنے کی خوشی میں پورے علاقے کی دعوت رکھی تھی۔

چلے سر آپ کو بہت مبارک ہو جیت۔
بس بیٹا اللہ کا کرم ہے۔

تمہارا بہت شکریہ برخوردار تم نے سب کچھ بہت اچھے سے دیکھا۔
شکریہ کی کوئی بات نہیں سر یہ سب میری ڈیوٹی تھی۔
اوکے سر میں چلتا ہوں۔

برخوردار کل ضرور انا دعوت پہ ہمارا بیٹا بھی آرہا ہے تمہیں اس سے ملواؤں گا۔

جی ضرور۔

مہاویر موبائل پر دیکھتا جا رہا تھا اچانک ویٹر سے جوس گر گیا مہاویر کے دریس پر۔

سوری سر غلطی سے گر گیا۔

کوئی بات نہیں واش روم کہاں ہے۔

آئے سر میں اپ کو دیکھاؤ۔

کیا ہو بیٹا کہاں جا رہے۔

طاہرہ بیگم نے مہاویر کو جاتے دیکھا تو پاس آکر پوچھنے لگیں۔

آنٹی جوس گر گیا ہے بس اسے ہی صاف کرنے جا رہا۔

آؤ بیٹا میں اپ کو دوسرا دریس دیتی ہو اپ چینج کر لو۔

نہیں انٹی اس کی ضرورت نہیں ہے بس میں صاف کر لیتا۔

اوکے بیٹا جیسے آپ کی مرضی۔

سر آگے سے رائٹ ہینڈ پر روم میں چلے جائیں۔
اوکے۔

مہاویر نے روم میں اتے ہی اپنی شرٹ اتاری
اور واش روم میں صاف کرنے چلا گیا۔

ماما میری چارجنگ نہیں مل رہی آپ کو پتا ہے کہاں ہے۔

جی بیٹے آپ کے بابا کی چارجنگ ڈیرے پر رہے گی تھی تو انہوں نے اپ کالے لیا جو روم میں ہے
اپ بابا کے۔

اوکے ماما۔۔۔

نتاشہ روم آئی واش روم سے آواز ارہی تھی پانی کی

لگتا ہے بابا روم میں ہی ہے۔

پتا نہیں کہا رکھ دی ہے بابا نے۔
کبڈ میں دیکھتی ہوں۔

یہاں بھی نہیں ہے۔

مہاویر شرٹ صاف کر کے باہر آیا نتاشہ کو کبڈ میں کچھ ڈھونڈتے دیکھا تو نتاشہ کے پاس آیا۔

مس اپ یہاں کیا کر رہی۔
اچانک اپنے پیچھے سے آواز سنتے نتاشہ کو لگا کوئی جن ہے نتاشہ نے چیخے مارنا شروع کر دی۔

مہاویر نے جلدی سے نتاشہ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔
نتاشہ کی آنکھیں بند تھی اسے لیے اسے پتا نہیں لگا روم میں کون ہے۔

Miss open your eyes

نتاشہ نے جانی پہچانی آواز سنی تو جلدی سے آنکھیں کھول لی۔

لیکن مہاویر کو شرٹ لس کے دیکھتے ہی پھر سے آنکھیں بند کر دی۔

پھر سے آنکھیں بند کر دی کیوں۔

مہاویر نے اپنی حالت دیکھی تو جلدی سے ہاتھ ہٹا کر شرٹ پہنی۔

مس اپ کی عادت ہے کیا آنکھیں بند کر کے کام کرنا۔

جلدی سے شرٹ پہنتے سوال کیا۔

اپ میں تمیز نہیں ہے کیا بنا شرٹ کے کون کسی کر روم میں جاتا۔

نتاشہ اونچی آواز میں بات کرتے پوچھ رہی تھی۔

مہاویر نے جلدی سے ہاتھ رکھ دیا۔

نتاشہ کی آنکھیں پھیل گئی مہاویر کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر نروس ہونے لگی۔

پہلی بات مس کے روم میں پہلے میں آیا تھا۔ اور وہ بھی اپنی شرٹ صاف کرنے اور دوسری بات اج تو اپ نے اونچی آواز میں مجھے سے سوال کر لیا اگلی بار نہیں کرنا اس بار معاف کر رہے اگی بار نہیں کرو گا مہاویر سہر د لہجے میں بولا مہاویر۔

نتاشہ نے اشارے سے مہاویر کو ہاتھ ہٹنے کو کہاں۔

اوکے میں ہاتھ ہٹا رہا لیکن اپ اب آواز نہیں کرے گی۔

شکر ہے ہاتھ ہٹایا لگتا ہے اپ کو ارادہ میں جان لینے کا تھا۔

تھا تو نہیں پر ہے ضرور۔

کیا؟

ویسے بہت ہی عجیب ہے آپ۔

اپ یہاں کیوں آئی تھی بتنا پسند کرے گی۔

نہیں بلکل نہیں میرا گھر میری مرضی جو مرضی کرو جہا مرضی جاؤ اپ کون ہوتے ہیں پوچھنے والے۔

ابھی آپ سے کہا نہ اونچی آواز نہیں مہاویر نے روعب سے کہاں اور کون ہوتا ہوں بہت جلد بتاؤ گا۔

حسام آبی کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گیا حسام کو نہیں ملی اور نہ حسام کو حازم کا کوئی فون آیا حسام نے حازم کو فون کرنے کا سوچا دو تین بار فون کرنے پر جب کوئی جواب نہ ملا۔

تو اروش بولی۔

حسام نہیں اٹھا رہا فون حازم تو بعد میں کر لیجیے گا ابھی آپ فریش ہو جائے اور کھانا کھالے اپ نے دو دن سے کیا حال بنا رکھا ہے اپنا۔

ٹھیک تم لگاؤ کھانا میں آیا فریش ہو کر۔

ارش ابھی آپ نے روم میں آیا آرام کرنے حازم نے اب تک کچھ نہیں بتایا ارش کو حازم کو ڈر تھا اگر بتا دیا تو ارش آبی کر لے گا اور حازم پھر اکیلا رہے جائے گا۔

ارش اپنا موبائل چارج پر لگاتے اچانک نظر حازم کے موبائل پر پڑی۔
یہ حسام کیوں اتنا فون کر رہا حسام کو کیا کام حازم سے۔
ارش سوچتے ہی حسام کو فون کرنے لگا۔

حسام جو ابھی کھانا کھا کر آرام کرنے لگا تا حازم کا فون اٹھاتے بولنے لگا۔

ہیلو حازم یار معاف کر دے تیری امانت نہیں سنبھال سکا میں یار انا بیہ نہیں ملی میں نے پولیس میں بھی کمپلین کی ہے اور خود بھی بہت ڈھونڈا پر اب تک اس کی کوئی خبر نہیں ملی نہ اس کی کوئی دوست تھی جو ہم اس سے پوچھے۔

ارش جو صدمے کی کیفیت سے بس سن رہا تھا آبی کے غائب ہونے کی خبر سنتے بول پڑا اس کے تو وہموں گمان میں بھی نہیں تھا کہ آبی وہاں بھی ہو سکتی ہے۔
ہیلو کہاں گئی وہ اور کب سے غائب ہے

تم کون ہو۔

میں ارش بات کر رہا بتاؤ وہ کہاں کب سے نہیں مل رہی۔

تم ارش کیا حال ہے تمہارا حازم کا موبائل تمہارے پاس کیا کر رہا۔

میں جو پوچھ رہا اس کا جواب دو مجھے کہاں گئی وہ۔

تم کیسے جانتے ہو اسے۔

تم مجھے بتاؤ تم کیسے جانتے اور کب سے۔

حسام نے شروع سے لے کر آخر تک ساری بات بتا دی ارش کو ارش جیسے جیسے سنتا گیا ارش کی غصے رگے تن گی۔

تم لوگوں سے ایک لڑکی نہیں سنبھالی گئی اتنے بڑے شہر میں وہ اکیلے کہاں جا سکتی وہ۔

کہیں حازم نے تو اسے کہیں اور تو نہیں بھیج دیا۔

نہیں وہ اور کہاں بھیجے گا اسے تو پتا بھی نہیں ہے وہ خود مجھ پر اتنا غصہ ہو رہا تھا اس نے تو مجھے جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی اگر میں نے آبی کو نہیں ڈھونڈا۔

اچھا میں دو دن میں وہاں آرہا ہوں تب تک تم مجھے اپڈیٹ کرتے رہنا۔
ٹھیک ہے۔

ارش نے فون بند کرتے ہی اپنے مینیجر کو کال کی۔

میری جتنی بھی میٹنگ ہے اُن سب کو دو دن میں رکھاؤ اور لندن کی فلائٹ بک کرواؤ دو دن بعد کی

اوکے سر۔

نوابزادی

آج دعوت تھی ماجد شاہ کی جیت کی خوشی میں۔ ثنائیہ بیٹھی طاہرہ بیگم کی ساتھ باتیں کر رہی تھی۔

مہاویر ملنے آیا طاہرہ بیگم کو اسلام و علیکم انٹی کیسی ہے آپ۔

وعلیکم السلام بیٹا۔

الحمد للہ میں بالکل ٹھیک ہو۔

آپ کیسے ہو۔

جی آنٹی الحمد للہ میں بھی ٹھیک ہو۔

میں سر سے مل لو پھر مجھے جانا ہے۔

کیوں بیٹا کھانا کھا کر جانا ایسے کیسے چکے جاؤ گے کھانا کھائے بغیر۔

نہیں انٹی میری میٹنگ ہے مجھے جانس ضروری ہے۔
او کے بیٹا۔

مہاویر کے آتے ہی ثانیہ چلی گئی تھی شاہ فیملی کی خواتین غیر مردوں کے سامنے نہیں جاتی جس کی وجہ ماجد شاہ لگی سخت تھے مہاویر کے جاتے ہی ثانیہ واپس آگئی۔

ماما یہ کون تھا اور اسے کس نے اجازت دی جہاں آنے کی آپ جانتی ہے نہ بابا کتنا غصہ کرتے اگر دیکھ لیتے اور آپ مزے سے حال وال پوچھ رہی تھی۔

ہاں بیٹا میں جانتی ہوں تمہارے بابا کو نہیں پسند لیکن انہوں نے ہی اجازت دی ہے اسے اور یہ مہاویر ہے ماشاء اللہ بہت پیارا بچہ ہے اور اگر آج تمہارے بابا جیتے ہیں نہ تو وہ مہاویر کی وجہ سے مہاویر یہ ہمارے یہاں کا نیو اسٹنٹ کمشنر ہے۔

او اچھا ماما تبھی میں کہوں کوئی کیسے اندر اسکتا۔

اچھا ماما یہ بتائیں اپ نے ارش سے بات کی ہے۔

کی تھی لیکن وہ تو ایسے غصے کرنے لگا جیسے ہم نے رشتہ طہ کر دیا ہو اس کا اور ماما نتاشہ۔

نہیں بیٹا اس سے تو بات نہیں کی ارش نے سختی سے منع کیا ہے نتاشہ سے بات کرنے سے ارش نے کہا ہے اب اس بارے میں کوئی بات نہ کرے نہیں تو وہ حویلی آنا چھوڑ دے گا۔ ماما یہ کیا بات ہوئی۔

اور بابا نے کیا کہا اس بارے میں انہوں نے کہا ہے ٹھیک جیسے ارش کی مرضی۔

تو کیا مطلب ماما اب نتاشہ باہر جائے گی۔

جو نصیب ہو گا وہ مل جائے گا
ٹھیک کہا آپ نے اور یہ ارش اب تک آیا کیوں نہیں۔

آتا ہو گا آپنی مرضی کا مالک ہے کیا کہہ سکتے۔

نوابزادی

سر آپ کا بیٹا کہاں ہے آپ نے ملوانا تھا نہ اس سے
اب تک شہر سے آیا ہی نہیں بیٹا پتا نہیں کہاں رہیں گیا یہ لڑکا۔ چلے سر میں پھر کبھی مل لو گا ابھی
میری ایک ضروری میٹنگ ہے۔

نہیں کھانا تو کھا کر جاؤ بیٹا نہیں سر پھر کبھی سہی اب تو ویسے بھی آنا جانا لگا رہنا۔ مہاویر زو معنی بات
کرتے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

ہاں کیوں نہیں تم میرے بیٹے جیسے ہو۔

جی جی سر کیوں نہیں چلے میں چلتا ہوا۔
اوکے بیٹا اللہ حافظ۔

ماجد شاہ ارش کو فون کرنے اور مہاویر اپنی گاڑی کی طرف چل دیا۔

نتاشہ جو طاہرہ بیگم گگ کہنے پر گاڑی سے موبائل اٹھانے جا رہا تھا اچانک مہاویر پر نظر پڑتے چھپنے لگی مہاویر نے دیکھ کی نظر نتاشہ پر پڑی جو چھپ رہی تھی گاڑی کے پیچھے مہاویر آرام آرام سے چلتا گاڑی کے پیچھے گیا اور اونچی آواز میں بولا ارے مس اپ یہاں کیا کر رہی۔

نتاشہ جو مہاویر کے جانے کا انتظار کر رہی تھی اپنے پیچھے مہاویر کی آواز سنتے نتاشہ کی دل کی دھڑکن تیز ہوئی جو بانو بی مہاویر سن سکتا تھا۔

آ آ آپ یہاں کیا کر رہے۔ نتاشہ اٹک اٹک کر بولی۔ ارے مس اپ ڈر کیوں رہی ہے اور یہ آپ میرے آتے نگاہیں کیوں نیچے کر لیتی ہے دیکھتی ہی نہیں مجھے ماشاء اللہ میں بہت خوبصورت ہوں۔

نتاشہ جو نروس ہو رہی تھیں مہاویر کی باتیں سن کر اور نروس ہونے لگی۔
یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہم آپ کو کیوں دیکھیں گے ہمارے یہاں اچھا نہیں سمجھتے اور آپ ہمارے نامحرم ہے اگر کسی نے آپ کو دیکھ لیا تو پھر آپ کو نہیں چھوڑے گے۔

تو محرم بنالے کس نے منع کیا مہاویر کے بولتے ہی نتاشہ نے نظریں اٹھا کر دیکھا جو دیکھنے میں بلاشبہ بہت حسین تھا بھوری آنکھیں کھڑی ناک گوڑی رنگت کالے بال جو جیل سے سیٹ کیے ہوئے تھے

ہلکی ہلکی داڑھی جو چہرے کو مزید پرکشش بنا رہی تھی چھ فٹ قد پھیلا ہوا جسم جو شاید جیم کرنے کی وجہ سے تھا۔

مس اگر آپ نے اتنے غور سے دیکھ لیا ہو تو کچھ بولے۔

اچانک مہاویر کے بولنے سے نتاشہ نے جلدی سے نظریں نیچے کی اپنی چوڑی پکڑے جانے پر کو ملامت کرنے لگی۔

اپنے منہ میاں مٹھو۔

کیا کیا بولا آپ نے یہ بات کرنے کی وجہ۔

نہیں کچھ نہیں ہمیں جانے دے ہمارا راستہ چھوڑیں...

پہلے بتائیے یہ کیوں کہاں۔۔

وہ آپ اپنی تعریف کر رہے تھے نے اس لیے کہا۔ تو کیا مطلب میں خوبصورت نہیں ہو

ہم نے ایسا کچھ نہیں کہا۔ کہنے کا مطلب تو یہ ہی ہے۔ کتنی لڑکیاں مجھے حسرت کی نگاہوں سے دیکھتی ہے اور آپ ایسے بول رہی۔

خیر چھوڑیں میں چلتا ہوں مجھے دیر ہو رہی۔ ویسے آپ کا نام کیا ہے۔ کیوں آپ کو میرا نام کا کیا کرنا نتاشہ جلدی سے بولی۔

نتاشہ۔۔

مہاویر ابھی جواب دیتا اس سے پہلے پیچھے سے کسی نے نتاشہ کو پکارا۔

ارش بھائی آپ۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو اور یہ کون ہے۔

بھائی میں موبائل لینے آئی تھی گاڑی میں رہے گیا تھا اچھا تم جاؤ میں لے کر اتا۔ اسلام و علیکم ارش۔

وعلیکم السلام کون میں نے پہچانا نہیں تمہیں۔

میں یہاں کا نیا اسٹنٹ کمشنر مہاویر۔

او اچھا کیسے ہو۔

الحمد للہ میں ٹھیک ہو آپ بتائیں۔

میں بھی ٹھیک۔

کہاں جارہے ہو ابھی تو شاید کھانا بھی نہیں لگا۔

نہیں بس میں چلتا ہو میں ضروری میٹنگ ہے۔

اچھا چلو ویسے مجھے لگ رہا میں پہلے تم سے کہیں مل چکا ہوں۔ نہیں میں تو نہیں ملا آپ سے پہلے کبھی
- کیا پتا آپ نیوز میں دیکھا ہو مجھے۔

ہاں شاید ہو سکتا۔

چلے میں نکالتا ہوں پھر کو تفصیل سے ملاقات۔

ہاں ضرور کیوں نہیں۔

نوابزادی

اسلام و علیکم۔

ارش نے آتے اونچی آواز میں سب کو سلام کیا۔

والیکم السلام۔ بیٹا اتنی دیر طاہرہ بیگم بولی۔ ماما کم زیادہ تھا اس لیے دیر ہو گئی۔ اچھا کوئی بات نہیں دیکھوں کام کر کر کے کتنے کمزور ہو گئے ہو کیا حال بنا لیا ہے اپنا تم نے۔ اب میں ٹھیک ہو جاؤ گا آپ ٹینشن نہیں لے اب مجھے پھر سے میری چیز ملنے والی ماما۔

ماشاء اللہ میرا بیٹا بہت دنوں بعد اتنا خوش دیکھی دے رہا کیا بات ہے ایسی جس سے تمہارے چہرہ اتنا چمک رہا ماما ابھی نہیں بتا سکتا بہت جلد آپ کو ملاؤ گا بس آپ دعا کرے وہ مجھے مل جائے۔ انشاء اللہ بیٹا کیوں نہیں۔

اگر آپ دونوں ماں بیٹے کی باتیں ہو گئی ہو تو ارش باپ سے بھی مل لو۔ جی کیوں نہیں بابا سائیں۔ کیا بات آج بہت خوش لگ رہے اور تم اتنی دیر سے کیوں آئے تمہیں آج میں نے مہاویر سے ملوانا تھا۔ بابا سائیں میں مل چکا ہو مہاویر سے اور خوش تو میں بہت ہو پر ابھی وجہ نہیں بتا سکتا وقت آنے پر بتاؤ گا۔ تم۔ کہاں ملے مہاویر سے۔ وہ بابا سائیں نیچے ملا ہو۔ اچھا اچھا چلو جاؤ فریش ہو کر آؤ پھر سب سے ملواتا ہوں۔ ٹھیک ہے بابا سائیں۔ جلدی آؤ میں تمہارا انتظار کر رہا باہر۔

ماما نتاشہ کہا گی آبی تو میں نے اسے اندر بھیجا تھا۔ وہ بیٹا اندر ثانیہ کے پاس وہ اسے بلا رہی تھی۔ اچھا چلے میں وہاں مل لیتا۔

ارش چلتا ثانیہ کے روم میں گیا جہاں نتاشہ اور ثانیہ بیٹھی بے بی کے کپڑے دیکھ رہی تھی مہاویر سے ملنے کے بعد نتاشہ کافی نروس ہو رہی تھی ثانیہ نے شوپک کی تھی بے بی کی نتاشہ کو فری دیکھ اپنے پاس شوپک دیکھنے کے لیے بلا لیا۔

اسلام و علیکم۔

والعلیکم السلام۔ ارش تم آگے کب سے ہم۔ تمہارا انتظار کر رہے تھے۔ کیا حال ہے آپ کا۔ اور میرا بچہ کیسا ہے۔

میں ٹھیک ہو ثانیہ بولی۔

میں ٹھیک ہو بھائی۔ آپ۔ کیسے ہے میں بھی ٹھیک ہو مرا بچہ ناراض تو نہیں ہو۔ نہیں بھائی مجھے پتا ہے آپ مصروف ہوتے۔ جی میرا بچہ بس تھوڑا ٹائم اور پھر میں تم لوگوں اپنے ساتھ لے کر جاؤ گا شوپک کروانے۔ پکا بھائی ہاں جی۔

اور صائم کہاں ہے وہ بابا کے ساتھ ہے۔ اچھا میں فریش ہو جاؤ پھر ملاقات کرتا ہو۔

نوابزادی

حازم دو دن سے بھوکا پیاسا پھر بھی آبی کی فکر میں تھا تبھی اسے ایک گارڈ کی آواز سنائی دی۔

بوس تو لندن جا رہے ہیں سنا ہے آج کل بہت خوش ہے اور کہے رہے جو چاہیے تھا مل گیا ہے اب پتا نہیں کیا لینے کا رہے اور آج کل ہے بھی بہت خوش غصہ بھی نہیں کرتے۔

چلو اللہ کرے آگے بھی ایسے رہے گارڈ باتیں کرتے آگے چلے گئے۔ پیچے حازم کو کسی خطرے کا احساس ہوا۔ حازم کو اب جلد سے جلد یہاں سے نکلنا تھا اور ارش سے پہلے لندن پہنچنا تھا حازم نے اس پاس نظریں گھمائی لیکن کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس سے حازم کو مدد ہوتی۔ حازم کرسی گھسیٹتا تھوڑا آگے گیا جہاں حازم کو گلاس ملا شیشے کا حازم نے وہ پاؤں سے اٹھاتے زمین پر توڑا اور اس کا ایک حصہ لے کر اپنی رسی کاٹنے لگا رسی کاٹتے کہیں بار حازم کے ہاتھ پر لگا جیسے حازم نظر انداز کرتا رہا صرف آبی کے لیے اسے بس کسی طرح جلد سے جلد آبی کے پاس جانا تھا۔ آبی خوش نصیب تھی جیسے اتنے چاہنے والا۔ مرد ملا تھا اب دیکھنا یہ تھا آبی کی قسمت کس کے ساتھ کڑی ہے۔

دنیا کا خوبصورت ترین شخص وہ ہے
جسے مشکل میں آواز دینا آسان ہو۔

حازم رسی کھولتے چھوٹی کھڑکی کی طرف گیا وہاں سے شیشے لگے تھے جلدی سے انہیں ہٹاتے بہت مشکل سے باہر نکالا کیوں کہ کھڑی حازم کے لحاظ سے بہت چھوٹی تھی حازم ایک خوبصورت مرد تھا دیکھنے میں بھی اور قد میں مشکل سے باہر نکلتے ہی حازم کو چکر آنے لگے دو دن سے کچھ نہ کھانے پینے کی وجہ سے آج حازم کو احساس ہو رہا تھا آبی کا کہ وہ مرد کو کمزور ہو گیا اس ٹائم تو آبی چھوٹی تھی اس نے کیسے بھوک پیاس برداشت کی خیر سب تو جو ہونا تھا ہو گیا۔

حازم نکالتے کسی سے موبائل مانگا حازم کی حالت قابلِ رحم تھی کپڑے جگہ جگہ پھٹے ہوئے اور منہ پر خون کے نشانات جو اور زخم تھے۔

موبائل ملتے حازم نے دوست کو کال کی۔

نوابزادی

ارش لندن کے لے نکل چکا تھا فلائٹ میں بیٹھا آبی کو اپنے خیالوں میں تصور کرتے چہرے مر پرکشش مسکراہٹ کے بیٹا ہر لڑکی کا دل دھڑکا رہا تھا۔
ارش لندن پہنچ چکا تھا حسام کے گھر پہنچتے ہی ارش نے آبی کا پوچھا۔

آبی کہاں ہے اور اس نے کیوں گھر چھوڑا جب تین سالوں سے یہاں رہے رہی تھی اچانک ایسا کیا ہوا کہ گھر چھوڑ دیا اس نے بتاؤ سچ سچ بتاؤ نہیں تو میں نے تمہارا حشر نشر کر دینا۔

یار میں سچ کہے رہا مجھے نہیں پتا وہ کہاں گئی اور کیوں میں نہیں جانتا پچھلے چار دنوں سے میں اس کے پیچھے خوار ہو رہا حازم نے دھمکیاں اتنی دی مجھے خود پتا نہیں کہاں گیا اس دن کے بعد سے کوئی رابطہ ہی نہیں رکھا۔

ٹھیک ہے میں یہاں کے اوفیسر سے رابطہ کرتا ہوں یہ دیکھوں ایسی ہی دیکھتی ہے ابھی بھی ارش نے جلدی سے اپنے جیب سے آبی کی فوٹو نکلا کر دیکھائی۔

نہیں یار بہت بدل گئی ہے پہلے سے ایسی نہیں اب۔ اچھا تو کوئی فوٹو ہو گئی اس۔ نہیں ہم نے کبھی لی نہیں اگر بولتے بھی تو وہ منع کر دیتی..

اچھا چلو میں خود کھچ کرتا ہو میں جا رہا اوفیسر سے ملنے وہ میرے دوست ہے تم بھی ڈھونڈو اگر کچھ پتا لگتا تو بتانا۔ ٹھیک ہے۔

نوابزادی

حازم نے اپنے دوست کو بول کر اپنی ٹکٹ لندن کی بک کر وئی اور ارش سے پہلے لندن پہنچ چکا تھا لندن پہنچتے آبی کو کال کی لیکن آبی نہیں اٹھائی حازم پریشان ہونے لگا اسے آبی کی فکر ستائے جا رہی تھی کہی ارش کو مل تو نہیں گئی تبھی حازم کے دماغ میں زمل کا خیال آیا جلدی سے زمل کو کال کی۔ پہلے تو زمل نے انجان نمبر دیکھ کر اگنور کیا پھر دوسری بیل پر اٹھا لیا موبائل سے جانی پہچانی آواز سن کر زمل نے ہیلو کی۔

زمل میں حازم بات کر رہا۔ اوچھا آپ یہ کس ک نمبر ہے اور آپ کا نمبر کیوں ہے۔ اور حازم بھائی کیسے ہے آپ خیریت اتنے دنوں بعد کال کی آپ کو ابی پریشان ہو رہی تھی آپ کے لیے۔

وہ میں بعد میں بتاؤ گا سب جی ٹیھک ہو میں یہ بتاؤ آبی کہاں ہے میری بات کرواؤ وہ میرا فون نہیں اٹھا رہی۔ وہ تو گھر ہی نہیں ہے۔ کیوں کہاں گئی وہ ہے بھائی اس نے تو جو ب کرنا شروع کر دی ہے اب تو وہ ریسٹورینٹ گئی ہے۔ کون سے ریسٹورینٹ نام بتاؤ۔ اوکے میں آپ جو کولیشن سینڈ کرتی اس کی آپ کیا لندن میں ہے۔ ہاں جی میں ابھی آیا ہو بس مجھے جلدی سے دو۔

کیا ہوا بھائی کو پروہلم ہے کیا۔ تم مجھے جلدی دو ساری باتیں بعد میں بتاؤ گا۔ اوکے۔
 حازم نے جلدی سے لوکیشن دیکھتے ہی ریسٹورنٹ پہنچا پھتے ہی آگے جو دیکھنے کو ملا اس سے حازم کا خون کھول اٹھا رگے تن کی آنکھیں وحشت زد ہونے لگی جیسے ہی وہ لڑکے آبی پر ہاتھ اٹھانے لگے حازم نے وہ ہاتھ پیچے میں ہی روک دیئے۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی میری آبی پر ہاتھ اٹھانے کی تم لوگوں نے اسے نظر اٹھا کر بھی کیسے دیکھا۔

آبی کو اپنے آگے جانی پہچانی آواز سنائی آبی نے جلدی سے آنکھیں کھولی اپنے آگے حازم کو دیکھ کر ابی کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔

حازم غصے سے پاگل ہوتا لڑکوں کو مارنے لگا اسے دیکھ کر کسی کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کی جو حازم کو روکتا حازم پر تو جیسے جنون سوار تھا ان لڑکوں کو جان سے مارنے کا۔

آبی نے ان کی حالت دیکھتے حازم کو روکنے کی کوشش کی حازم پلیرز انہیں چھوڑ دیں وہ مر جائے گے۔ ان جیسے خبیثوں کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے ان کی ہمت بھی کیسے ہوئی تمہیں ہاتھ لگنے کی۔

سارہ جلدی سے بوس کو بلا کر لائی بوس نے حازم کو دور کیا ان لڑکوں سے دیکھے آپ جو کوئی بھی ہے چھوڑے انہیں یہ ہمارا معاملہ ہے۔

یہ تمہارا معاملہ نہیں ہے ان کی ہمت کیسے ہوئی آبی کو ہاتھ لگانے کی۔ پلیرز ہمیں چھوڑ دو جانے دو ہم معافی مانگتے حازم پلیرز چھوڑ دے انہیں آپ کو میری قسم آبی کی قسم ملتے ہی حازم پیچھے ہوا۔

انابیہ جائیں انہیں گھر لے جائیے جی سر۔
چلے حازم۔

آبی حازم کو لے کر زل کے گھر آئی آپ کو کیا ضرورت مند تھی انہیں اتنا مارنے کی اگر وہ مر جاتے تو ہم کیا کرتے۔ کچھ نہیں ہوتا۔

زل جلدی سے پانی لائی یہ لے بھائی پانی پیئیں۔

آپ اتنی جلدی یہاں کیسے اور آپ کے چہرے پر اتنے زخم کیوں ہے۔

تم یہ بتاؤ تم نے نوکری کیوں کی کسی چیز کی کمی تھی تو مجھے بتاتی اور گھر ہی کیوں چھوڑا تم نے تم جانتی ہو میرا کیا حال تھا۔

ارش کو پتا لگ گیا ہے تم یہاں ہو اور یہ زخم بھی اسے کے دیے ہوئے ہیں۔ کیا پر کیسے۔ وہ میں نہیں جانتا لیکن وہ اب تمہیں جلدی ڈھونڈ لے گا۔

پر وہ میرے پیچھے کیوں پرا ہے مجھے برباد تو کر دیا اور کیا چاہتا ہے کیوں میری جان نہیں چھوڑ دیتا۔ تم پریشان نہیں ہو میں کچھ کرتا ہو وہ تم سے نکاح کرنا چاہتا ہے اسے تم سے محبت ہو گئی ہے حازم نے لب بھینچ کر کہا۔

یہ کیسی محبت ہے کہ وہ مجھے برباد کر دیا۔ میں نے سوچ لیا ہے سب مجھے آگے کیا کرنا۔ کیا کرنا ہے تم نے کیا سوچ لیا۔ میں آپ سے نکاح کرنے کے لیے تیار ہوں اور نکاح ابھی اسی وقت ہو گا کیا آپ میرا ساتھ دے گئے۔

کیا سچ تم سچ کہہ رہی۔ جی میں سچ بول رہی ٹھیک ہے میں نکاح خواں کا بندوبست کرتا ہوں تم تیاری کرو۔

حازم نکاح کی تیاری کے کے نکل گیا

آبی آج بار سوچ لو تم کہیں کچھ غلط نہ ہو جائے کچھ تمہارے ساتھ۔ نہیں حازم میرا محافظ ہے حازم نے ہمیشہ میری حفاظت کی ہے اور ایک لڑکی کیا چاہیے گئی ایک لڑکے سے میں تو پھر بہت خوش نصیب ہوں مجھے اتنا چاہنے والا مرد ملا ہے مرد کسی کے سامنے نہیں جھکتا اور جب جھکتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ کمزور ہے وہ اس لیے جھکتا ہے کہ وہ اسے چاہتا ہے پیار کرتا ہے عزت کرتا ہے اور وہ عورت خوش نصیب ہیں جس کے لیے مرد اپنا غصہ اپنی آنا ختم کرتا ہے اور میں وہ خوش نصیب ہوں ..

نوابزادی

ارش اوفیسر سے مل کر ہوٹل میں اگیا تھا تبھی ارش کو حازم کا خیال آیا چار دن سے ارش نے حازم کی خبر نہیں لی ارش نے فون کیا اپنے گارڈ کو جاؤ حازم کو کھانا پانی دو اسے کچھ ہونا نہیں چاہئے کھانا کھلا کر مجھے بتاؤ اوکے سر سر حازم سر تو ہے نہیں یہاں۔

کیا مطلب نہیں ہے کہاں ہے اگر وہاں نہیں تو کہاں گیا تم لوگوں سے ایک کام نہیں ہوتا کب سے غائب ہے جلدی پتا کر کے بتاؤ۔

نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا اگر حازم مجھے سے پہلے آبی کے پاس چلا گیا ارش غصے سے پاگل ہوتا چلانے لگا پورے کمرے کا کا حشر نشر کر دیا دو منٹ میں تبھی ارش کو اوفیسر کی کال آئی۔

ہیلو کیا ایسے نہیں ہو سکتا ٹھیک ہے جلدی پہنچو میں بھی آرہا۔

نوابزادی

حازم اور ابی کا نکاح زمل کے گھر ہی تھا نکاح میں زمل کے بابا اور ان کے کچھ دوست گواہ کے طور پر انہیں بلایا تھا حازم نے وائٹ شلوار قمیض پہنی گھنی داڑھی حازم پر بہت جج رہی تھی بل بکھرے بکھرے سلکی بال حازم مغرور سی چال چلتا اپنی پوری وجاہت کے ساتھ صوفے پر بیٹھا مولوی صاحب سے کچھ کہنے لگا۔

آبی جو زمل نے تیار کیا تھا وہ بھی بہت مشکل سے آبی راضی نہیں تھی تیار ہونے کے لیے زمل نے اپنا نیو وائٹ کلر کا فورک دیا آبی پہنے کے لیے آبی سادگی میں بھی نظر لگ جانے تک پیاری لگ رہی تھی بڑی بڑی پلکھے جن پر مسکارا لگا کر اور بڑا کیا تھا بہت لائٹ لپسٹک۔

ماشاء اللہ یار بہت پیاری لگ رہی نظر نہ لگے۔ چلو میں باہر دیکھ کر آئی حازم بھائی کو وہ کیسے لگ رہے۔

زمل باہر رہی تھی جب اس کی ماما نے پوچھا بیٹا انابیہ تیار ہو گئی۔ جی ماما ہوگی اچھا جاؤ اسے باہر لے آؤ۔ اوکے ماما۔ زمل چلتی۔ آبی کے پاس گی چلو باہر سے بلوا آیا آپ کا۔

آبی زمل کے ہمراہ چلتی باہر آئی زمل نے آبی کو حازم کے ساتھ بیٹھیا آبی کا چہرے پر ڈپٹا تھا جس کی وجہ سے حازم دیکھ نہیں پایا۔

مولوی صاحب نکاح شروع کریں۔

انابیہ ولد نواب آپ کا نکاح حازم علی ولد ہاشم علی سے سکھ رائج الوقت دس لاکھ روپے طہ پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔

نکاح کے الفاظ سنتے آبی کو اپنے بچپن سے لے کر آج تک ساری زندگی کسی فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے دیکھائی دی آبی کہ آنکھوں سے آنسوؤں نکلا اور اپنی ماں کو یاد کرتے بولی کاش آپ نے مجھ پر اعتبار کیا ہوتا یوں اکیلا نہ چھوڑا ہوتا یہ کاش پیدا ہوتے مار دیا ہوتا آج اتنی اذیت نہ سہنی پڑتی آبی خیالوں میں تبھی زل کی ماما نے ابی کہ سر پر ہاتھ رکھ کر حوصلا دیا۔

مولوی صاحب پھر بولے تبھی زور دار گولی کی آواز سنائی دی۔ ٹھا۔۔
رکے مولوی صاحب اتنی بھی کیا جلدی نکاح کی۔۔

ارش رش ڈراویگ کرتے نا جانے کتنی بار اکیسڈٹ ہوتے ہوتے رہے گیا دوسری طرف ارش کا دوست بھی پہنچ چکا تھا زل کے گھر ارش کو آتا دیکھ کر دونوں مل کر اندر گے وہاں نکاح ہوتا دیکھ کر ارش نے گولی چلا دی اور آبی قبول ہے بولتی ارش بول پڑا۔

ارش کی آواز سنتے ہی آبی حواس کھو بیٹھی اور حازم کا بھی یہی حال تھا انہوں نے تو سوچا ہی نہیں تھا کہ ارش اتنی جلدی پہنچ جائے گا۔۔

کون ہو تم اور یہ کیا بد تمیزی ہے۔

میں کون ہو یہ تو آپ جا کر حازم سے پوچھے۔

تو حازم کیسا لگا میرا سر پرانز۔ تم نے کیا سوچا کی تم چپکے سے مجھ سے میری آبی لے جاؤ گے اتنا آسان نہیں مجھ سے میری محبت دوڑ کر دو گے اور میں بیٹھا دیکھتا رہے جاؤ گا۔ تم تو نمک حرام نکلے۔

مولوی صاحب نکاح شروع کریں آبی بولی۔

ارش کی جب نظر آبی پر گئی تو وہ دیکھتا ہی رہے گیا پہلے سے بہت بدل گئی تھی قد بھی تھوڑا بڑھ گیا تھا لیکن معصومیت اب بھی ویسی تھی۔

نکاح ہو گا ضرور ہو گا لیکن حازم سے نہیں مجھ سے آخر اتنے سال تڑپا ہو تمہارے لے۔۔

تمہیں سکون نہیں ملا مجھے برباد کر کے جو پھر سے اگئے ہو میری خوشیاں برباد کرنے کیوں مجھے خوش نہیں ہونے دیتے آبی اونچی آواز میں بولتی رونے لگی۔۔

میں تمہاری خوشیاں برباد کرنے نہیں آیا میں تو تمہیں خوشیاں دینے آیا ہوں میں تم سے عشق کرتا میں نہیں رہے سکتا تمہارے بنا تم نہیں جانتی یہ تین سال میں نے کیسے گزارے تمہیں کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا صرف تمہارے پیچھے میں نے پوری ملک کی فوج لگائی تمہارے پیچھے کیا کیا نہیں کیا اور تم کہتی ہو میں تمہاری خوشیاں برباد کر رہا۔

تم اب صرف یہ بتاؤ کیا چاہتے ہو کیوں آئے ہوں یہاں۔

میں یہاں تمہیں لینے آیا ہوں۔ کیوں مجھے کیوں لینے آئے ہوں۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن میں نہیں کرتی تم سے محبت نہ ہی تم سے نکاح کرنا چاہتی ہوں میں حازم سے نکاح کرنا چاہتی ہوں اس سے محبت نہیں محبت نہیں بلکہ عشق کرتی ہوں۔

آبی کے منہ سے حازم کے لیے اظہار عشق سن کر حازم تو جیسے آسمانوں میں اڑنے لگا اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا اس نے تو اپنے کبھی خیالوں میں بھی نہیں سوچا تھا کہ آبی کو کبھی اس سے کبھی محبت بھی ہو گئی اور دوسری طرف ارش کا تو سارا خون آنکھوں میں آگیا آبی کے منہ سے حازم کے لیے اظہار سن کر ارش جو تو بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ دنیا تباہی کر دے یا حازم کی جان لے۔

ارش ایک دم آبی کے قریب گیا ارش کی آنکھیں میں وحشت دیکھ کر آبی ڈر گئی ابی کو بازو سے ڈبوچتے دھاڑا۔ مجھ میں کیا کمی ہے بتاؤ اس میں ایسا کیا ہے جو مجھے میں نہیں بتاؤ اس سے زیادہ خوبصورت ہوں امیر ہو سب سے بھر کر تم سے عشق کرتا ہوں اور کیا چاہیے تمہیں۔ اچھا تو تمہیں نکاح کرنا حازم سے مطلب تم ایسے نہیں مانو گی جب حازم زندہ ہی نہیں رہے گا تو نکاح کیسے کرو گئی ارش بولتے پستول نکالتے حازم کی طرف کر گیا۔ حازم کے سر پر پستول دیکھتے آبی نے چیخ ماری۔

دوسری طرف زل کا بھی یہی حال تھا زل کی حالت خراب دیکھتے زل کی ماما سے روم میں لے گی اب صرف مرد رگ گے تھے وہاں۔

ارش پلیر ایسا نہیں کرو دیکھوں وہ تمہارا دوست بھی ہے تم اسے نہیں کر سکتے پلیر نیچے کرو اسے۔
نہیں پہلے تم مجھ سے آپ کر کے بات کرو۔

ٹھیک ہے پلیر آپ اسے نیچے کرے اسے لگ جائے گی۔ ہاں حازم سب بتاؤ تمہیں کیا لگا تم وہاں سے بھاگ جاؤ گے اور نکاح کر لو گے مجھے پتا نہیں لگے گا ارش آبی کی بات انور کرتے حازم سے مخاطب ہوا۔ چلو اب تم مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ اور آبی کی ٹیشن نہیں لینا میں اسے تم سے زیادہ پیار کرو گا اور خوش رکھوں گا۔

چلو باے باے۔

نہیں ارش آپ ایسا نہیں کر سکتے اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں نکاح نہیں کرو گی آپ سے بھی پلیر اسے چھوڑ دے۔ اگر حازم کو کچھ ہو گیا تو میں بھی زندہ نہیں رہوں گی حازم سے ہی آبی ہے میری سانسیں حازم سے جاری جس دن حازم جو کچھ ہوا اس دن میں بھی نہیں رو ہو گئی یاد رکھنا ان نکاح تو کر لے گے مجھ سے لیکن کبھی ہمیں الگ نہیں کر پائے گے کیوں ہماری روحیں ایک دوسرے سے ملی ہے۔۔

ٹھیک ہے چھوڑ دو گا لیکن پہلے تمہیں مجھ سے نکاح کرنا ہو گا۔ نہیں آبی تم میری جان کی پرواہ نہیں کرو مجھے کچھ نہیں ہو گا تم نکاح نہیں کرو گی اس سے اگر میں گولی سے نہیں مرا لیکن تمہیں کسی اور کا ہوتا دیکھ کر ضرور کر جاؤ گا۔

مجھے معاف کر دینا آپ حازم ماما سچ کہتی تھی میں منہوس ہو دیکھوں آج میری وجہ سے آپ کی جان خطرے میں۔ نہیں آبی تم نہیں کرو گی نکاح۔ میں تیار ہو نکاح کے لے۔ یہ ہوئی نہ بات چلے مولوی صاحب نکاح کی تیاری کرے حق مہر میں دس کروڑ لکھے۔

ایک منٹ پہلے میری کچھ شرائط سن لے۔ بتا مجھے تمہاری ہر شرط قبول ہے۔ آپ اپنی ساری جائیداد میرے نام کرے گے۔ بس اتنی سی بات پاکستان جاتے ہی کر دو گا سب کچھ تمہارا ہی ہے میں پاکستان نہیں جاؤ گی ابھی پہلے اپنی پڑھائی مکمل کرو گی ٹھیک ہے۔ اور آپ یہاں نہیں رہی گے آپ واپس جائے گے پاکستان۔ یہ کیا بات ہوئی اتنی منت مرادوں کے بعد ملو گی اور تم دور جانے کی بات کر رہی۔ اگر آپ کو یہ سب منظور ہے تو میں تیار ہو نکاح کے لیے۔ ٹھیک ہے منظور ہے۔

اب پیلز اسے ہٹا دے۔ لو ہٹا دیا۔ آبی ایسا نہیں کرو میں مر جاؤ گا تمہیں کسی اور کا ہوتے نہیں دیکھ سکتا حازم پھوٹ پھوٹ کر روتا زمین پر بیٹھ گیا حازم کی یہ دیکھ کر ابی کا دل کٹ گیا وہاں کھڑے ہر

انسان کی آنکھوں میں آنسوں تھا حازم۔ کو دیکھ کر آج کوئی حازم۔ سے پوچھا مل کر کھو دینے کا دکھ کیا ہوتا اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتے دیکھتے روح کے نکل جانے سے زیادہ تکلیف دے ہوتا

"وہ شخص مجھ کو جیت کر ہارا ہے اور بس! اتنا سا زندگی کا خسارہ ہے اور بس!۔"

آبی دل میں ارش کا بربادی کا منصوبہ سوچنے لگی۔ ارش یاد رکھنا جیسے تم نے مجھے برباد کیا کہیں کا نہیں چھوڑ میں بھی تمہیں برباد کر دو گی کہیں کا نہیں چھوڑو گی تمہیں مجھے حاصل کر کے بھی تم کبھی حاصل نہیں کر پاؤں گے ہمیشہ لا حاصل رہو گی تمہارے کے جس طرح تم نے میرے حازم کو تڑپایا ہے تم بھی تڑپو گے جب تک تمہیں سمجھ آئے گی تم سب کچھ کھو بیٹھو گے اور اس ٹائم تمہارے پاس صرف پچھتاوا کرنے سوا کچھ نہیں کر سکو گے میرا تم سے وعدہ ہے آبی اگر حازم کی نہیں تو ارش کی بھی نہیں ہو گی یہ نکاح صرف ایک کاغزی رشتہ ہو گا۔

دوسری طرف ارش خوشی سے جھوم رہا تھا ارش کا بس نہیں چل رہا کے وہ بگڑا دال لے بچپن سے لے کر آج تک اس نے جو چاہا جیسا چاہا آپ حاصل کیا بچے منہ سے کی چیخ کے کر پیدا ہوتے لیکن ارش پورا سونے کا بن کر پیدا ہوا پورے خاندان کا اکلوتا وارث لیکن ارش آنے والے وقت سے نہ واقف اب آگے وقت نے کیا کھیل کھیلنا تھا یہ تو وقت ہی بتائے گا۔

مولوی صاحب نکاح شروع کریں چلو آبی بیٹھو۔ آبی کھڑی مورت بنے حازم جو دیکھ رہی جس کے روتے روتے آنسو ختم ہو چکے تھے اب وہ خاموش بیٹھا اپنی قسمت کا ماتم کر رہا تھا۔ جب خواہشیں مردہ ہونے لگیں تو انسان چپ ہوتا ہے انسانوں سے کٹ جاتا ہے ،

دل ، دل نہیں رہتا قبرستان ہو جاتا ہے ،

اور قبرستانوں میں کیا ہوتا ہے ؟؟؟؟

گہرا سناٹا ، خاموشی اور جانتے ہو ؟

خاموشی شکوہ نہیں ، خاموشی تو بے بس ہوتی ہے انسان کو اپنے نہ ہونے کا گمان ہونے لگتا ہے۔

آبی ارش کے پاس جانے کے بجائے حازم کے پاس آئی۔ حازم مجھے معاف کر دے میں نہیں ہو آپ کے قابل لیکن میرا دل میں صرف آپ رہے گے بے شک آج ہم الگ ہوئے لیکن ایک دن ضرور ساتھ ہو گئے اللہ پر بھروسہ رکھنا اس کی ذات سے نہ امید نہ ہونا اگر آج برا وقت تو کل اچھا وقت ضرور آئے گا۔

انسان اُمیدوں سے بندھا ایک ضدی پرندہ ہے جو گھائل بھی اُمیدوں سے ہے اور زندہ بھی اُمیدوں پر ہے...

آبی میں مر جاؤں گا تمہارے بنا آج تک صرف اسی امید پہ زندہ تھا کی ایک نہ ایک دن تم مجھے ضرور ملو گی۔

پتہ ہے میں سیاہ بخت ہوں

جو چیز بھی پسند آئے بہت جلد بہت آسانی سے مجھ سے چھین لی جاتی ہے

آپ ٹیشن نہیں لے ہم نے مل کر پر بچھڑ ہی جانا تھا اس لے ابھی سہی لیکن جب اگلی بار ملے گے تو کبھی الگ نہیں ہو گے۔ اپنے ساتھ کچھ پتا مت کرنا۔ آپ کو میری قسم ہے ابی ابھی بات کر رہی تھی ارش غصے سے آبی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے گیا اور مولوی کو نکاح شروع کرنے کا کہاں۔۔

میں سمجھتی ہوں کہ آخر میں سب کچھ جانے دینے کا نام پی زندگی ہے، پر سب سے زیادہ تکلیف تب ہوتی ہے

جب آپ کو الوداع کہنے کا موقع نہیں ملتا۔

نوابزادی

جاری ہے۔۔۔۔

